آن مالک الملک لایزالی است :: در سلک تجشش فتح علی است :: اور وہ حضرت اولاد
جناب غوث ربانی قطب صمدانی محبوب رحمانی موصوف بصفات سبحانی مظہر ذات سلطانی
قطب الاقطاب غوث الاعظم شاہ محی الملۃ والدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی رضی اللہ
تعالے عنہ و قدس اللہ اسرارہ و نور اللہ مرقدہ کے ہین بسبب دامن گیر ہونے برادران طریق کے
الہامات رضی اللہ عنہ کو اکثر کتب مشہورہ سے جمع کر کے بساعت مدد فیض سبحانی اور مدد غوث
صمدانی کے ترجمہ اسکا زبان اردو مین کیا تا عام اور خاص اس سے بہرہ مند ہون پس نام اس
مختصر کا کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ رکھا گیا شرف ہی اس شخص کو کہ وجود اسکا زیر سایہ
لوائے احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اور کیا سعادت ہی اس شخص کی کہ سر اسکا زیر قدم قدمی
علی رقاب کل اولیاء اللہ قادری کے ہوا ہی عزیزا ولد جزء لابیہ ہذا ولد شریعت عین لابیہ
فی اتباع الاقوال والافعال والاحوال یعنی ہر ولد جزء ہوتا ہی باپ کا اور یہ سلطان الاولیا
عین باپ ہی اتباع کرنے مین اقوال اور افعال اور احوال کے اور اکثر اولیا مرتبہ غوثیت
اور قطبیت کا رکھتے ہین اور آن حضرت رضی اللہ تعالے عنہ بلاشک و شبہ مرتبہ محبوبیت کا
رکھتے ہین بیت چہ حد سے من بود مدحت بگویم :: کہ عاجز گشت ہمہ مردان شناسائے :: چہ وصفت
تو کنند عاجز دل من :: تو خود در وصف کس سر گز نیائے :: الٰہی اگر نیک ہون یا بد دنیا اور آخرت
مین زمرہ مین سگان آن حضرت رضی اللہ عنہ کے بنسا کر رکھ بیت شنیدہ ایم کہ سگان را قلادہ
می بندند :: چرا بگردن حافظ نمیکشد رسنے :: امید سالکان طریق سے یہ ہی کہ نظر صنعت عبارت
پر نہ کرین کیونکہ غرض اس طائفہ عالیہ کی حصول معانی ہی نہ حسن عبارت اور سہو اور خطا
سے درگزرین العفو عند کرام الناس مقبول

آغاز رسالہ

قال غوث الاعظم رضی اللہ عنہ المستوحش عن غیر اللہ فھو المستانس باللہ فرمایا غوث اعظم نے جس شخص نے
وحشت اختیار کی غیر حق سبحانہ سے اسنے انس اور محبت حاصل کیا ساتھ حق کے یعنی جسنے تمام
توہمات اور تصورات اور تخیلات کو اپنے سے دور کیا اور غیر اور سوی سے فانی ہوا اور ساتھ
ذات احدیت کے یگانہ اور خودی سے اپنے بیگانہ ہو الیس اسنے دریائے احدیت مین غوطہ لگایا

اور ساتھ ہویت مطلق کے موانست پیدا کی یعنی معرفت حاصل کی وقد یعدم شی من حیث الوجود

فقد کان وجود شی موجود یہ و معدوم بہ لفسہ بیت ما حجاب خودیم در ہمہ حال :: کی بود کین حجاب

بروہ خیزد :: چون حجاب بصفت نہانی شد :: قطرہ با بحر خود در آمیزد دید

دیگر ۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم قلت لبیک یا رب الغوث قال کل طور بین الناسوت والملکوت

فہی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فہی طریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاہوت فہی

حقیقۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہا مین نے لبیک فرمایا جو طور کہ درمیان ناسوت اور ملکوت

کے ہی وہ شریعت ہی اور جو طور کہ درمیان ملکوت اور جبروت کے ہی وہ طریقت ہی اور جو طور

کہ درمیان جبروت اور لاہوت کے ہی وہ حقیقت ہی ای عزیز عالم ظاہر کو عالم ناسوت اور

عالم محسوس اور عالم ملک[1] اور عالم فرشتہ کو عالم ملکوت اور عالم ارواح کو عالم جبروت

اور عالم معقولات اور جو عالم کہ سوا اُسکے ہی عالم لاہوت کہتے ہین نظم فیض اول زعالم

لاہوت :: میرساند بعالم جبروت :: بر مراتب گذر کند آن گاہ :: ہمچنین بعالم ملکوت :: عالم

ملک ظاہر بر آن :: اسم کردند عالم ناسوت :: یعنی لاہوت ذات اور جبروت صفات اور

ملکوت فعل اور ناسوت اثر ہی ای عزیز ناسوت سے جبروت تک تمام اقوال اور افعال ہین الشریعۃ

اقوالی والطریقۃ افعالی اور جب جبروت سے گذرا تو تمام حال ہی کہ الحقیقۃ احوالی یعنی شریعت

عمل کرنا ہی اوپر گفتار میری کے اور طریقت عمل کرنا ہی اوپر کردار میرے کے اور حقیقت عمل کرنا ہی

اوپر احوال میرے کے پس درمیان ناسوت اور ملکوت کے شریعت اور درمیان ملکوت اور

جبروت کے طریقت اور درمیان جبروت اور لاہوت کے حقیقت ہی یعنی حال کہ لا الخبر بالمقال

نہ اس جا گفتار ہی اور نہ کردار ای عزیز تن تیرا مرتبہ مین ناسوت کے اور دل تیرا مرتبہ مین ملکوت

کے اور روح تیری مرتبہ مین جبروت کے اور سر تیرا مرتبہ مین لاہوت کے ہی جب ناسوت سے

گذر لیگا تو ملکوت کو پہونچیگا اور جب ملکوت کو چھوڑے جبروت سے ملے اور جب جبروت

سے رہائی پاوے لاہوت کو پہونچے ای عزیز ذکر زبان کا ذکر ناسوتی لا الہ الا اللہ ہی

اور ذکر دل کا ذکر ملکوتی اللہ اللہ ہی اور ذکر روح کا ذکر جبروتی ہو ہو ہی اور ذکر سر کا ذکر لاہوتی

[1] ای عزیز ناسوت کو عالم بہائم اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح بھی کہتے ہین اور ملکوت کو عالم [illegible] اور عالم معقولات اور عالم قلب اور عالم [illegible]

انا ہی اور یہ آگے اسکے نہ کوئی مرتبہ قابل اشارہ کے ہی اور نہ لائق عبارت کے ہی ای عزیز لاہوت محیط ہی اوپر جبروت کے اور جبروت اوپر ملکوت کے اور ملکوت اوپر ناسوت کے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُحِیط یعنی لاہوت باطن ہی اور جبروت ظاہر اور جبروت باطن ہی ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن ہی ناسوت ظاہر پس جو ارادہ کہ لاہوت مین پیدا ہوتا ہی جبروت مین منقش دکھاتا ہی اور جبروت سے ملکوت مین اور ملکوت سے ناسوت مین ظاہر ہوتا ہی لاتتحرک شیئاً الا باذن اللہ ای عزیز لاہوت مانند تخم کے ہی اور جبروت ملکوت ناسوت مانند شاخ اور برگ اور گل کے ہی پیش از ظہور کے درخت تخم مین پوشیدہ تھا نہ اسم ظاہر تھا نہ رسم اور بعد ظہور کے تخم درخت مین نہان ہوا نہ نام تخم کا ہی نہ نشان پس قبل از ظہور خلق کے حق ظاہر تھا اور خلق باطن اور بعد ظہور خلق کے حق باطن ہوا اور خلق ظاہر فہم بن فہم ای عزیز یہ خطاب حق سبحانہ کا طرف محبوب کے ہی کہ یہ تمام تجھ مین ہی یعنی شریعت قول تیرا ہی اور طریقت فعل تیرا اور حقیقت حال تیرا ایس جیسا کہ انبیا علیہم السلام مین انسان اکمل حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلواۃ والسلام ہین ایسی قادر تمام اولیا متقدمین اور متاخرین مین ذات پاک سلطان الاولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی

دیگر ۴۲

قال عز و جل یا غوث الاعظم ما ظہرت فی شیٔ کظہوری فی الانسان یعنی نہین ہی ظہور میرا کسی چیز مین جیسا کہ ظہور میرا انسان مین ہی کیونکہ انسان مجموعہ غیب اور شہادت اور ظاہر اور باطن کا ہی اس لیے انسان کو مرآت حضرتین کہتے ہین اور قابل صفتین سبھی نام رکھتے ہین یعنی ایک حضرت وجوب دوسرا حضرت امکان یا ایک صفت جمال دوسری صفت جلال قال علیہ السلام الانسان سر اللہ فی الارض بیت عشق چون بنیاد در صحرا نہادہ ؛ شور و شر اندر نہاد ما نہادہ ؛ چون صنوبر قلب انسان راست کردہ ؛ منزل آنجا کردہ درخت انجا نہادہ ؛ اور سوا اسکے انسان موصوف ہی سبع صفات حق سبحانہ سے یعنی سمیع ہی اور بصیر اور علیم اور کلیم اور حی اور قیوم اور قائم بلکہ موصوف ہی تمام صفتون سے آگی جیسا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص موصوف ہووے ساتھ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ بہشتی ہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہل فی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کلہا فیک پس معلوم ہوا کہ

کے ہی لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یعنی کل موجودات وجود سے تیری ظہور مین آئے اگر تو نہوتا کوئی
شئی ظاہر نہوتی کون خدا کہتا اور کس پر خدائی ظاہر ہوتی ای عزیز جب نور احد کا تنزل فرما کر
احمد ہوا پس معلوم ہوا کہ اشارہ انا احمد بلا میم سے طرف حقیقت کے ہی ای عزیز یہ خطاب طرف
محبوب کے ہی کہ ظاہر اور باطن تیرا نور احمدی ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور تو انسان کامل ہی و تمام
کو نور سے تیرے پیدا کیا اور تجکو نور سے اپنے فافہم والسلام رباعی مظہر خاص بود انسان
نیک دریاب اگر تو ئی عاقل ❊ غیر او نیست ہر چہ می بینی ❊ ہست انسان و جملگی فاضل

دیگر

قال اللہ عز وجل یا غوث الاعظم جعلت الانسان مطیتی وجعلت سائر الاکوان مطیۃ الانسان
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کیا مین انسان کو مطیہ اپنا اور کیا مین تمام خلق کو مطیہ انسان کا
یعنی مظہر خاص سیر انسان ہی اور ظہور سیر انسان مین ہی اور انسان مظہر خاص تمام خلق (یعنی سوا آدمی کے)
کا ہی اور ظہور اسکا تمام خلق مین ہی پس انسان مربوب ہی اور حق سبحانہ رب اور تمام خلق مربوب
ہی اور انسان رب جیسا کہ حدیث قدسی مین وارد ہی خلقت العالم لاجلک وخلقتک لاجلی
رباعی چون ذات خود را در اسما نہاد ❊ سر خود بر آدم و حوا نہاد ❊ ہر چہ باطن بود از وے
شد پدید ❊ ظاہر او را ذکر اسما نہاد ❊ ای عزیز انسان امیر ہی اور باقی اسیر اور انسان حاکم
ہی اور باقی محکوم لسان الامیر لسان اللہ والانسان ظل اللہ فی الارض اور انسان خلیفہ حق
کا ہی انی جاعل فی الارض خلیفہ بیت ❊ مسجود ملائک آدم آمد ❊ کہ نور پاک در وے بود مدغم
اگر این نکتہ دانستی عزازیل ❊ ہزاران سجدہ آوردی دمادم ❊ ای عزیز عالم کبریٰ مین حضرت
حق مانند شخص کے اور انسان مانند سایہ کے ہی اور عالم صغریٰ مین انسان مانند شخص کے
اور تمام عالم مانند سایہ کے ہی پس حرکت اور سکون اور قیام اور قعود انسان کا سوا اسکے
حضرت حق کے نہین ہو الحی القیوم الذی لا تتحرک شئی الا باذن اللہ بیت چون دانستی کہ ظل
کیستی ❊ فارغی ور مردی و ور زیستی ❊ ای عزیز فرمان بردار اسکو کہتے ہین کہ کسی طرح منحرف
نہو جیسا کہ سایہ کہ بالکل مطیع اور فرمان بردار انسان کا ہی ای عزیز یہ راز اور خطاب حضرت
حق کا طرف محبوب کے ہی کہ ای غوث تو انسان کامل ہی کہ قیام اور قعود اور حرکت اور سکون

تیرا محبوب ہے یہانتک کہ اقوال اور افعال اور احوال تیرے بعینہ اقوال اور افعال اور احوال
میرے ہین بیت جہان کہ بندہ از بندگان حضرت تست :: ازان فدای من آمد کہ من فدای تو ام ::

دیگر ۸

قال عز و جل یا غوث الاعظم نعم الطالب انا و نعم المطلوب الانسان و نعم الراکب الانسان و نعم
المرکوب لہ سایر الاکوان فرمایا حق سبحانہ نے کیا اچھا طالب میں ہون اور کیا اچھا مطلوب انسان
اور کیا اچھا سوار انسان ہی اور کیا اچھا مرکوب واسطے اسکے تمام خلق رہا یعنی راکب و مرکوب
بایکدیگر یار آمدند :: ہر یکے در کار خود ہشیار بیدار آمدند :: گر نباشد مظہر خاص خدا راکب خدا است ::
اندرین اکوان چرا سیر دو نمودار آمدند :: ای عزیز جب مجنون عاشق لیلی کا ہوا تمام شی میں ظہور
لیلی کا دیکھا یہانتک کہ سگ لیلی کو بھی بجاے لیلی کے سمجھا پس جب حق سبحانہ جمال محمدی اور
نور احمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر عاشق اور شیدا ہوا حکم فرمایا یحبہم و یحبونہ اور واسطے فرمان برداروں
کے ارشاد ہوا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ بیت تا کہ از جانب معشوق نباشد کششی ::
کوشش عاشق بیچارہ بجاے نرسد :: ای عزیز یہ خطاب ہی طرف محبوب کے کہ ای غوث کیا اچھا
مطلوب ہی تو اور کیا اچھا طالب میں کیونکہ تو انسان کامل ہی اور میں حضرت حق اور جو کہ طالب
تیرے ہین وہ بھی بطفیل تیرے محبوب میرے ہین بیت عاشقان ہرچند مشتاق جمال دلبر اند ::
دلبران بر عاشقان از عاشقان عاشق تر اند :: عشق مے بازد بہین و حسن می نازد بعشق :: آری
آری این دو معنی عاشق یکدیگر اند :: اگر تو حقیقت پر نظر کرے خود طالب ہی اور خود مطلوب اور
خود عاشق ہی اور خود معشوق بیت عاشق حسن خود است آن بے نظیر :: حسن خود را خود تماشا میکند ::

دیگر ۹

قال عز و جل یا غوث الاعظم الانسان سری و انا سرہ لو عرفت الانسان منزلتہ عندی لقال فی کل
نفس من الانفاس لمن الملک الیوم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم انسان بھید میرا ہی اور میں بھید
انسان کا اگر پہچانتا انسان مرتبہ کو اپنے جو نزدیک میرے ہی البتہ کہتا ہر دم دمون سے اپنے کہ
میں مالک ہون اور کسی کو بھی بادشاہی آج کے روز نہین ہی واسطے کسی کے سواے میرے
یعنی انسان سر اللہ ہی کہ ظہور ذات کا اوس صفت میں کامل ہی اور جب ذات اس مظہر میں ظاہر ہوئی

کماکان فی الازل ہوجاتا ہی پس جبکہ سالک حجاب نفسانی اور صفات بشریت سے درگذرا
اور ہستی اور خودی کو اپنی چھوڑ کر ساتھ نیستی اور بیخودی کے ملا نہین رہتا ہی حجاب درمیان
اُسکے اور درمیان حق سبحانہ کے کس واسطے کہ حجاب انسان کا یہی ہستی اُسکی ہی رباعی ماجا
خودیم در ہمہ حال ٭ کی بود کین حجاب برخیزد ٭ چون حجاب صفات فانی شد ٭ قطرہ با بحر
ہمہ در آمیزد ٭ ای عزیز مراد فقر اور فاقہ سے نزدیک صوفیہ کرام کے نیست اور نابود ہونا ہی
خودی اور ہستی سے اپنی اذا تم الفقر ہو اللہ سے مراد یہی ہی اور مقصود الفقیر لا یحتاج الی
اللہ و لا الی نفسہ سے یہی ہی ای عزیز نیستی صفت عبودیت کی ہی اور ہستی صفت ربوبیت کی
اللہ غنی و انتم الفقراء جبتک کہ سالک صفت عبودیت سے نہ گذریگا ساتھ صفت ربوبیت کے
نہ پہونچیگا یعنی جب نیست مطلق ہوگا اُسوقت ہست مطلق ہوجائیگا ای عزیز جبکہ درویش نے
اپنے کو ساتھ آتش فقر کے جلایا نور مطلق ہوگیا یعنی جب آلایش خودی اور دوئی کی
آتش فقر سے جل گئی اس صورت مین حجاب درمیان مین نہین رہتا اور یگانگی اور قرب
حقیقی ظاہر ہوتی ہی فافہم ای عزیز یہ راز ساتھ محبوب کے ہی فرمایا کہ ای غوث نزدیکی تیری
عین نزدیکی میری ہی اور عبودیت اور خدمت تیری عین عبودیت اور خدمت میری ہی
یعنی تو سو مین اور مین سو تو لا حجاب بینی و بینک جیسا کہ جب لوہا آتش مین ڈالین لوہا
رنگ اور صورت اور صفت آتش کی لیتا ہی اور تمام آتش ہوجاتا ہی اور نہین فرق رہتا
درمیان آتش اور لوہے کے ای عزیز یہ وہ فقر ہی کہ فخر کیا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
الفقر فخری اور یہ خاص پیشہ سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جیسا کہ فرمایا لکل نبی
حرفۃ و لی حرفتان الفقر والجہاد ای عزیز مراتب فقر کے بہت اعلی اہین اور نشان اُسکا
بے نشان ہی من لم یذق لم یدر

دیگر ۱۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم ان لی عبادا لا تاکل طعاما و لا تشرب شرابا و لا تنم نومۃ الا عندی
فما اکلت طعاما و لا شربت شرابا و لا نمت نومۃ الا القلب حاضر و العین ناظر عند ربی فرمایا حق سبحانہ
ای غوث اعظم تحقیق کہ واسطے میرے بندے ہین کہ نہین کھاتے طعام اور نہین پیتے پانی اور نہین

سوتے خواب مگر نزدیک میرے پس نہین کھایا مین نے طعام اور نہ پیا مین نے پانی اور نہ کیا
مین نے خواب مگر ساتھ دل حاضر اور چشم ناظر کے نزدیک پروردگار اپنے کے ای عزیز واسطے
حق سبحانہ کے بندگانِ خاص ہین کہ جب انھون نے معرفت حاصل کرکے اپنے کو مہلکات سہائمی سے
نکالا ہے اور مرتبۂ انسانیت سے درگذر کر مرتبۂ ملکیت کو پہونچے ہین اور عالم وحدت سے
آشنا ہو کر حضرت بے نیازی سے الفت پکڑی ہے اسوقت کھانا اور پینا اور سونا انکا ساتھ
حق سبحانہ کے ہوتا ہے جیسا کہ قول بایزید بسطامی قدس سرہ کا ہے انا اقول وانا اسمع وہل فی
الدارین غیری اور جیسا فرمایا شیخ ابوداؤد دکی نے لافرق بینی وبین ربی الا انی تقدمت
بالعبودیۃ رباعی چون ہمہ ہرچہ ہست او باشد ، اول وآخرش یقین باشد ، ذات او دان
ہرچہ می بینی ، ہمچو آبے کہ در بحر باشد ، ای عزیز نیت اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کی نیت
واسطے تقرب حق سبحانہ کے ہے پس کھانا اور سونا انکا مانند دوسرونکا نہین بلکہ کھانا اور سونا
انکا ساتھ دوست کے ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیت عند ربی وھو
یطعمنی ویسقینی بلکہ کھانا انکا ذوق اور شوق حضرت حق کا ہے بیت کرشمۂ وبناش بخواب
ندیدم ، نہ ہی مراتب خوابی کہ بہ ز بیداری است ، ای عزیز یہ وہ طعام اور شراب اور
خواب ہے کہ اگر ایک ذرہ اس طعام سے اور ایک قطرہ اس شراب سے اور ایک لمحہ اس خواب سے
تجکو عطا کرین نظر کونین پر نہ ڈالیگا تو اور چشم ہمت ہمیشہ حور اور قصور پر نہ کھولیگا پس مازاغ
البصر وماطغی تقدیر وقت تیرا ہو جائیگا اور بسبب اس طعام اور شراب کے ہر دو جہان نظر
مین تیرے نہ ہی تا تل دکھائی دیگا ای عزیز یہ طعام اور شراب حصہ انبیاء اولوالعزم اور خاص الخاص
اولیاؤنکا ہے بعضونکو سال مین اور بعضونکو مہینے مین اور بعضونکو ہفتہ مین اور بعضونکو ہر روز
اور جناب سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالے عنہ کو ہمیشہ تھا یہانتک کہ زندگی انکی ساتھ اس طعام
اور شراب کے اور راحت انکی ساتھ اس خواب کے تھی

دیگر ۱۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم من حرم عن سفر الباطن ابتلی بالسفر الظاهر ولم یزد منه الا بعدا عنی
فی السفر الظاهر فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ محروم کیا گیا سفر باطن سے

جبر نہین بلکہ وہ پوشیدہ کرنے والا حال کا ہی کہ الفقر من الستر پس حال نام جاذبہ حق کا ہی کہ سالک کا
جاذبہ سے عالم مشاہدات کو سوپچتے ہین جیسا کہ فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے الجذبۃ من جذبات
الحق یوازی من عمل الثقلین ای عزیز جو زمانہ کہ گذرا اُسکو ماضی کہتے ہین اور زمانہ آئیندہ کو
مستقبل اور زمانۂ موجود کو حال اور حال بیان ہین نہین آتا مگر ساتھ رمز اور اشارہ کے پس
حال بغیر حال کے معلوم نہین ہوتا رباعی حال را در قال نتوان داشتن :: تخم اندر شورہ
نتوان کاشتن :: حال صوفی را کسے منکر شود :: خاک اندر دیدۂ اش انباشتن :: ای عزیز
شرح اور بیان اس سخن کا دراز ہی بجز حال کے درست نہوگا اور حلول اور اتحاد مذہب مین سنت
وجماعت کے منع کیا گیا ہی کس واسطے کہ ذات حق سبحانہ کی پاک اور منزہ ہی حلول اور اتحاد سے
کیونکہ حلول داخل ہوتا ایک شی کا دوسری شی مین ہی اور اتحاد ملنا ایک شی کا ساتھ دوسری
شی کے ہی پس حق سبحانہ ہر دو سے مبرا ہی اور مذہب حلول اور اتحاد کا باطل ہی اسی واسطے عاجز
اس سخن کا بیان کرتا ہی کہ معنی اتحاد کے حال ہین چنانچہ فرمایا الاتحاد حال اور بیان اسکا
عقل اور صاحب عقل سے درست نہ آئیگا کیونکہ شریعت گفتار ہی الشریعۃ اقوالی اور حجت
شریعت کی واسطے صاحب عقل کے ہی اور واسطے عاشق اور صاحب حال کے نہین کہ ان
اللہ لا یواخذ العشاق بما صدر منہم کس واسطے کہ صاحب حال دیوانہ ہی اور دیوانے پر حد شرع
جاری نہین بیت ہر چہ از دیوانہ آید در وجود :: عفو فرمایند از ان دیوانہ زود :: ای عزیز
تعلق زبان کا ساتھ خلق کے ہی اور تعلق دل اور سر کا ساتھ حق کے پس لازم ہی کہ زبان
ساتھ خلق کے رکھے اور دل حق کو سونپے تا بر خورداری پاوے ای عزیز یہ حلول اور اتحاد
سر تا پہ قبول کا ہی اور پیوستگی باطن کا اور نہین ہی حلول اور اتحاد ظاہر کا تعالے اللہ عن ذلک
علوا کبیرا اگر ایک ذرہ اس اتحاد کا تجھ مین ظاہر ہو ہستی سے تیری رہائی دے اور یگانگی باطن
کی پیدا کرے فرمایا عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ کہ بعضے علماء نادان اس حال کو حلول
اور اتحاد جانتے ہین پس جان تیری فدا اس حلول اور اتحاد کے کیونکہ یہ حلول اور اتحاد
دوسرا ہی اور وہ دوسرا اسکو ساتھ اُسکے کچھ نسبت نہین اور معلوم ہو کہ اگر عکس آفتاب کا
پانی مین دیکھا جاوے وہ عکس عین آفتاب نہین اور اگر جمال معشوق کا آئینہ مین دیکھا جاوے

یعنیہ وہ جمال معشوق کا نہین بلکہ ظہور صورت آفتاب کا پانی مین اور جمال معشوق کا آئینہ مین ہوتا ہی
اسی طور جب عارف اور عاشق دل کو نہی صفائی دے جمال معشوق حقیقی کا اسمین ظاہر
ہوتا ہی تعالے اللہ عن ذلک علوا کبیرا اور اگر کوئی شخص سنکر اس حال اور اتحاد کا ہوگا وہ
کافر ہی کس واسطے کہ یہ حال اور اتحاد تمام انبیا اور اولیا خاص کو تھا اور انکار کرنا حال سے
انبیا اور اولیا کے کفر ہی ای عزیز معلوم ہو کہ یعنی من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ
العظیم کے یہ ہین کہ دوری حق سبحانہ سے بیگانگی ہی اور وصول ساتھ حق سبحانہ کے
یگانگی پس یگانگی مین متوجہ طرف بیگانگی کے ہونا محض شرک ہی مصرع سلطان کہ بر جا
خیمہ زد غوغا نماند عام را :: خودی مین آنا محض شرک ہی کیونکہ خود بین خدا بین نہین ہوتا
بیت سعدی بخویشتن نتوان رفت سوے دوست :: کاینجا طریق نیست کہ اغیار بگذرد ::
قول شیخ فریدالدین عطار کا ہی بیت تو در و گم شو کمال انیست و بس :: گم شدن گم کن وصال
انیست و بس :: خودی سے اپنے گم ہونا کمال ہی اور شعور سے اپنے گذرنا وصال ہی جب اپنے سے
اور شعور سے اپنے در گذرا اور سجانہ عبادت ہی نہ بندگی نہ عابد ہی نہ معبود پس ارادہ عبادت
کا اس مقام مین شرک ہی فافہم ای عزیز اگر کوئی سوال کرے کہ عبادت زینت اور لباس اولیا
اور انبیا علیہم السلام کا ہی اور کسی نے واسطے ترک کرنے عبادت کے خبر نہ دیا اسکے دو جواب ہین
اول جواب یہ ہی کہ فرمایا سلطان الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل پس وقت مین وصال حق کے متوجہ طرف عبادت کے ہونا اور ارادہ عبادت
کا کرنا محض شرک ہی کیونکہ اسوقت اور اس حالات مین اگر جبریل علیہ السلام بار ہوتے اغیار
ہو جاتے اور خودی سے اپنے بیزار چنانچہ اگر اس حالت مین جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے حضرت
فرماتے من انت روایت ہی کہ ایک روز ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا داخل
دروازہ حجرہ شریف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوئین اسوقت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اسی مراقبہ مین تھے حضرت نے فرمایا من انت عائیشہ صدیقہ نے عرض کی بنت صدیق حضرت نے
فرمایا من صدیق عائیشہ صدیقہ نے عرض کی صدیق محمد حضرت نے فرمایا من محمد فسکت عائیشہ
رضی اللہ عنہا و تحیرت و عادت پس خاموش ہوئین عائشہ رضی اللہ عنہا اور متحیر ہوکر درپیش ہوئین

پس اس حالت مین کہان ہی عبادت دوسرا جواب یہ ہی کہ بعد وصول کے عبادت اُنکی مانند
عبادت دوسرونکے نہین کیونکہ اس مقام مین خود عابد اپنے سے اور شعور سے اپنے فانی ہی پس
اگر عبادت اپنے سے جانے یا طالب اجرت کا ہو یا نجات اپنی اس عبادت سے طلب کرے یا
خودی پر اپنی نظر پڑے مشرک ہوتا ہی جیسا کہ شیخ شبلی قدس سرہ وقت نماز کے فرماتے ان
صلیت فاشرکت وان لم اصل فکفرت اے عزیز یہ وہ مقام ہی کہ جب رسول صلے اللہ علیہ وسلم
مقام مین قاب قوسین کے پہونچے رب العزت سے فرمان ہوا کہ قف فان اللہ یصلی زیادہ اس سے
زبان کو طاقت بیان کی نہین حال چاہیے نہ قال

دیگر ۱۰

قال عزوجل یا غوث الاعظم من سعد بسعادت الازلی قطوبی لہ لم یکن مخذولا ابدا بعد ذالک
قط ومن شقی بشقاوت الازلی فویل لہ لم یکن مقبولا ابدا بعد ذالک قط فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم
جو شخص کہ نیک بخت ہی ساتھ نیک بختی ازل کے پس خوشی ہووے اُسکو کہ نہو گا مردود ہمیشہ
بعد اُسکے اور جو شخص کہ بد بخت ہی ساتھ بدبختی ازل کے پس دوزخ ہی واسطے اُسکے اور نہو گا
مقبول بعد اُسکے ہرگز یعنی جو شخص کہ ازل مین ہیئت ذاتی پایا جسکو ہیئت اللہ کہتے ہین پس
وہ شخص مرتبۂ جہالت سے نکلا اور حقیقت کو پہونچا اور معرفت کو حاصل کیا اور اُسکو سعادت
ازلی میسر ہوئی اور مقبول بارگاہ ہوا ہرگز مردود نہوگا اور جو شخص کہ اس قلب کو صابون
انابت سے غسل نہ دیا اور استعداد اور قابلیت کو حاصل نہین کیا اور توہمات اور تخیلات
اور تصورات غیر اور سوائے مین رہکر لذات دنیوی مین مشغول رہا اور مقام ملکوتی کو فراموش
کیا اور معرفت الٰہی سے دور رہا پس وہ شخص مردود ہوا اور جہالت سے ملا اور شقاوت
ازلی مین پہونچا اور مقام اصلی سے دور ہوا ہرگز مقبول نہوگا اور زمرہ مین حیوانون کے رہا
شیخ محی الدین عربی قدس سرہ فرماتے ہین الحمد للہ الذی خلق الحمار علی صورۃ البشر نظم
سیاہ عارف وجاہل زسوزی ہست گردانی :: یکے از معرفت نازد یکے سوزد ز نادانی ::
رہاکن وہم ہستی را کہ این غیر وسوسے آرد :: بیا بنشین بہ آگہ تا این رمز برخوانی :: بیا در
عالم وحدت کہ تا مقبول حق گردی :: اگر تو یا نیابی کنون بمردودی فرومانی :: اے عزیز مراد یکہ

کہ کوئی شخص اعتماد اوپر طاعت اور عبادت اپنی کے نہ کرے اور نظر اوپر فضل حق سبحانہ کے رکھے
اور ایمان اوپر علم ازلی کے لاوے اور نجات دینے والا اور ہلاک کرنے والا حق کو جانے نہ غیر کو
پس اگر قلم ارادہ حق سبحانہ کا اوپر سعادت اسکے جاری ہوا ہے وہ شخص مسعود اور نیک بخت
ہے اور اگر قلم ارادہ حق سبحانہ کا اوپر شقاوت اسکے چلا ہے وہ شخص شقی اور بدبخت ہے اور یہ
خیال نہ کرے کہ عبادت میری سبب سعادت کا ہے اور گناہ میرا باعث شقاوت کا ہے
کیونکہ سعادت اور شقاوت اسوقت سے ہے کہ نہ یہ شخص تھا اور نہ گناہ اور نہ طاعت پس
مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہے بیت ز ہمت بچہ کار آید اگر رانده درگاہی ۔ ز کفرت چہ زیان
دارد چو خوانده درگاہی ۔ ای عزیز کافروں کو ہر وقت گمراہی دوسری ہے اور مومنوں کو
ہر وقت ہدایت دوسری یضل من یشاء ویہدی من یشاء جلال اور جمال یہ دو صفت
حق سبحانہ کے ہیں اور حجاب ذات کی یعنی حق سبحانہ نے ذات کو اپنی ظہور میں جلال اور جمال
کے پوشیدہ کیا ورنہ ارنا الاشیاء کماہی طلب نہ کرتے اور حق سبحانہ نے آدم اور ابلیس کو
موسی اور فرعون کو ابراہیم اور نمرود کو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوجہل کو
ضد ایک دوسرے کا پیدا کیا اسم اور ظہور میں فرق ہے حقیقت میں ایک خود آپ ساتھ
ان صورتوں اور شکلوں مختلف کے جلوہ فرما ہوا ہے بیت در ہر صورتے حسنے کہ ہست
از جمال اوست ۔ در نقاب معنوی آن شاہد مستور ہست ۔ ای عزیز کام حق سبحانہ کے ساتھ
سبب کے نہیں جسکو چاہتا ہے بغیر سبب کے بلاتا ہے اور مقبول فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے
بے سبب نکالتا ہے اور رانده درگاہ کرتا ہے اور جو کچھ کہ چاہتا ہے اور جانتا ہے کرتا ہے محتاج
کسی چیز کا نہیں اور نہیں اندیشہ کرتا کسی چیز سے اور بے نیاز مطلق ہے ماضی اور مستقبل
اور حال نزدیک اسکے یکسان جو چاہا کیا اور جو چاہیگا کریگا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید
وما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن رباعی آنرا کشی از صومعہ در دیر گبران افگنی ۔
این را کشی از بتکدہ در حلقہ ابدال کنی ۔ چون و چرا در کار تو عقل زبون را کے رسد ۔
فرمان دہ حضرت توئی حکمے کہ خواہی آن کنی ۔ عزازیل کہ عابد ساٹھ لاکھ برس کا تھا اور
معلم اور پیشوا کو صومعہ قدس اور سجادہ قرب سے باہر نکالا اور حضرت ابوبکر رضی

عثمان رضی اللہ عنہما کو بتکدہ لات اور عزیٰ سے خارج کر کے سر حلقہ اولیا اور اصفیا کا کیا یعنی
جبکہ زنجیر شقاوت ازل کی گردن مین اُس لعین کی تھی عبادت ظاہر کی اُسکو کچھ فائدہ نہ دی
اور جبکہ رشتہ سعادت ازل کا گردن مین اُن مسعودون کے تھا بت پرستی اُنکو کچھ نقصان نکی

دیگر ۱۷

قال عزوجل یا غوث الاعظم جعلت الفقر والفاقۃ مطیتین الانسان من رکبھا فقد بلغ المنزل قبل ان یقطع المفازات والبوادی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم گردانا مین فقر اور فاقہ کو مرکب خاص واسطے انسان کے پس جو شخص کہ سوار ہوا اُس دونون مرکب پر پس تحقیق کہ پہونچا وہ شخص منزل کو انہی پیش از قطع کرنے سے منزلون اور جنگلون کے ای عزیز مراد فقر سے محتاج ہونا بندہ کا ہی طرف حق سبحانہ کے اور وہ فقر تجرید چاہتا ہی واسطے پہونچنے منزلگاہ مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے اور مراد فاقہ سے خودی اور ہستی اپنی سے باہر آنا ہی یا مراد فقر سے الفقر فخری کا ہی اور مراد فاقہ سے مازاغ البصر وما طغیٰ ہی بیت ما جان فدا لے خنجر تسلیم کردہ ایم ❊ خواہی بدار و خواہ بکش رائے رائے تست ❊ پس فقیر وہ شخص ہی کہ طرف حق سبحانہ کے محتاج ہی اور صاحب فاقہ وہ شخص ہی کہ جبتک کہ مقصود کو اپنے نہ دیکھے تجلی جلالی اور جمالی پر نظر نہ کرے اور چشم روح کو ہمیشہ گرسنہ اور تشنہ واسطے جمال دوست کے رکھے اور واردات اور کشوفات سے منھ پھیرے اور ساتھ غیر حق سبحانہ کے سکون نہ کرے پس واسطے ایسے شخص کے رعایت حق سبحانہ کی ہی اگرچہ بوادی اور منازل قطع نہ کیا ہو یعنی موت اور قبر اور سوال اور حساب اور حشر اور صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ کو ای عزیز اگر چاہتا ہی تو کہ اس دریائے عمیق اور صحرا ہلاک سے گذرے اور کنارہ مراد کو پہونچی لازم ہی کہ اوپر کشتی یا مرکب فقر اور فاقہ کے سوار ہووے تو پس یقین کر کہ واسطے قطع کرنے اُن منزلون کے بہتر اس مرکب سے مرکب دوسرا نہین کیونکہ حجاب اس راہ کا اور بند اس گذرگاہ کا تعلقات ہین بیت تعلق حجاب است و بیحاصلی ❊ چو پیوند ہا بگسلی واصلی ❊ پس تعلق نہین دور ہوتا ہی اور پیوند نہین ٹوٹتا ہی مگر ساتھ فقر اور فاقہ کے کس واسطے کہ مراد فقر سے نیست ہونا ہی اور مراد فاقہ سے توڑنا خواہشات نفسانی کا ہی جبتک

اپنی کو نیست نہ کرے گے خواہشات کو دور نہ کریگا ساتھ دوست کے نہ پہونچیگا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تجوع ترانی شیخ بایزید کو فرمان ہوا کہ دع نفسک وتعال اور فرمایا سلطان الانبیا علیہ السلام نے اجیعوا البطونکم واعدوا اجبادکم واظمئوا اکبادکم لعل تردن اللہ جہرۃ ای عزیز لازم ہی تجکو کہ واسطے وصول محبوب کے زاد اور راحلہ فقر کا تیار کرے تا بسبب اس توشہ کے پہونچے کیونکہ ابتدا مین تجرید اور انتہا مین تفرید شرط ہی اور تجرید وتفرید حاصل نہین ہوتی مگر ساتھ فقر اور فاقہ کے ای عزیز مراد فقر سے نیستی اور فنا اور محویت ہی اور مراد فاقہ سے خودی اور پندار اور دوئی ہی جبتک کہ سالک کو نیستی اور فنا حاصل اور میسر نہو لقا اور ہستی دوست کی ظاہر اور حاصل نہین ہوتی اور جبتک کہ روزہ خودی اور دوئی کا نہ رکھے افطار اسکا ساتھ دوست کے نہین ہوتا ابیت عند ربی وہو یطعمنی ویسقینی ای عزیز مراد روزہ سے پرہیز کرنا غیر سے اور خواہشات اور لذات نفسانی اور جسمانی سے ہی اور مراد افطار سے وصال اور مشاہدہ جمال حق کا ہی ساتھ شوق اور ذوق سر اور روح کے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ پس روزہ انفصال ہی اور افطار اتصال فافہم

دیگر ۱۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم لو علم الانسان ما کان لہ بعد الموت ما تمنی الحیواۃ فی الدنیا فیقول بین یدی اللہ فی کل لمحۃ ولحظۃ یارب امتنی امتنی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر جانیگا انسان اُس چیز کو کہ بعد موت کے ہی واسطے انسان کے ہرگز آرزو نہ کریگا زندگی کی دنیا مین پس کہیگا وہ انسان ہر لحظہ اور لمحہ کہ ای پروردگار میرے جلد موت دے مجکو ای عزیز عشق مانند سونے کے اور معشوق مانند چاندی کے اور عاشق مانند سنگ کے ہی العشق کالذہب والمعشوق کالفضۃ والعاشق کالحجر پس چاندی اور سونا ہر دو سنگ مین پوشیدہ ہین اور جبتک کہ پوشیدہ ہین قیمت انکی مانند قیمت سنگ کے ہی اور جب استاد کامل اسباب جمع کرکے انکو سنگ سے باہر نکالے ایک مثقال سونا صد بار اس سنگ کی قیمت پیدا کرتا ہی اور ہر ایک زبان حال سے کہتا ہی انا الذہب وانا الفضۃ وانا الحجر اسی طرح سالک مانند سنگ کے ہی جبتک شد کامل بھی ریاضت مین اسکو نہ ڈالے عشق پیدا نہوگا اور جب عشق پیدا ہوا طالب معشوق کا ہوگا ساتھ معرفت پیدا کرنا یا بی تو اُس نے کرتہ کارت جمالی

گرد تباہ ؛ چاہ زندان است دنیا ای عزیز ؛ سعی کن تا خود برون آئی زچاہ ؛ ہر کہ در چاہ ضلالت ماند شد
کارہائش جملگی گرد تباہ ؛ آن زمان باشد بعذر پیش حق ؛ با شرار واندر قیامت رو سیاہ ؛
یکے بگذشت از تقاضائے عام ؛ راہ تحقیقش نماے یا اللہ ؛ ای عزیز دنیا قید خانہ ہی واسطے مومنون کے
الدنیا سجن المومنین لیس قید خانہ مین کسی طرح کا آرام اور آسایش نہین ہوتا بعضون نے فرمایا
الدنیا راحۃ لیس فیہا راحۃ اور بعضون نے کہا الدنیا کنیف الادم ای عزیز جاے مکروہ مین ہرگز
(یعنی کنف دست ...)
راحت نہین ہوتی مگر شخص مکروہ جاے مکروہ مین قرار اور آرام پاتا ہی جیسا کہ کرم نجاست کا
بجز نجاست کے خوش نہین ہوتا اور قرار نہین پاتا ای عزیز تمام نعمتین اور راحتین آخرت مین
ہین اگر دنیا مین ہوتین کوئی انبیا اور اولیا علیہم السلام سے رحلت نفرماتا اور سفر آخرت کا
اختیار نہ کرتا لیس وعدہ دیدار حق سبحانہ کا بھی اسی جا مقرر اور ثابت ہی الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب یعنی موت پل ہی پہونچاتا ہی دوست کو طرف دوست کے جبتک کہ اس پل
پر سے گذر نہ کریگا ساتھ محبوب کے نہ پہونچیگا ای عزیز معلوم ہو کہ موت دو قسم ہی ایک موت
صوری دوسری معنوی موت صوری اختیار سے نہین ہوتی جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا
اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون اور موت معنوی اختیاری ہوتی ہی جیسا کہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موتوا قبل ان تموتوا جسکو کہ یہ موت حاصل ہوئی مقصود کو
اپنے پہونچا بیت ؛ ہر کہ در عشق بمیرد ہمہ تن جان باشد ؛ ہر کہ او جان بدہد زندہ بجانان باشد ؛
اور موت اختیاری یہ ہی کہ تمام خواہشات اور لذات شیطانی اور نفسانی سے پاک ہووے اور صفات ذمیمہ
اور صفات بشریہ سے باہر آوے اور کسی چیز پر ارادہ اسکا باقی نہ ہی جیسا کہ مردہ قصد کسی چیز کا نہین کرتا ہی
اور اپنی کو ساتھ حق سبحانہ کے سپرد کردے اور اپنے تصرف اور حرکت پر نظر نہ کرے جیسا کہ مردہ ہاتھ مین غسال
کے افوض امری الی اللہ اور یہ موت حصہ انبیا اور اولیا علیہم السلام کا ہی ای عزیز اس موت سے
مرنا کام مردون کا ہی جو کہ اس موت معنوی سے مر مقصود کو پہونچا بیت ؛ جان بجانان دہ گرنہ
از تو بستاند اجل ؛ خود تو منصف باش آخر این نکو یا آن نکو بیت ؛ چو دزدے بہ بیچارگی جان
دہی ؛ ہمان بہ کہ در پاے جانان دہی ؛ کیونکہ سالک کو بعد فنا کے بقا ہی پس فانی ہونا
کیون نچاہیئے کاش واسطے کہ جبتک زندگی دنیا سے باہر نہ آئیگا ساتھ زندگی ابد کے نہ پہونچیگا

فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بالیقین رب محمد لم یخلق محمداً کیونکہ درمیان بندہ اور خدا کے یہی قالب مزاحم ہے جب قفس قالب سے نجات پایا حق کو پہونچا اور جو شخص کہ تمنا اس زندگانی صوری کا کرے ہرگز حق سے نہیں ملتا من کان میتاً فاحییناہ یعنی فرمایا حق سبحانہ نے جو شخص کہ فانی ہو ساتھ موت معنوی کے پس زندہ کرتے ہیں ہم اسکو ساتھ رویت اپنی کے یعنی جسکہ دیکھا مجکو زندہ ہوا ساتھ ایسی زندگی کے کہ نہیں ہے موت بعد اسکے شاید خضر علیہ السلام کو یہی آبحیات میسر ہوا ہو بیت مردیم ہمہ تشنہ بہہات :: ناخشک لب و تو در آبحیات :: نحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون بیت جان زتنم تو سیری مرکب رہانہ درمیان :: رونما کو جان بیرون کن بہانہ را :: ای عزیز یہ موت وہ ہے کہ فرمایا حق سبحانہ نے فتمنوا الموت ان کنتم صادقین و گرنہ آرزو کرنا موت ظاہری کی منع ہے اور آرزو کرنا موت معنوی کی فرض پس جو شخص کہ ساتھ اس موت کے مراوہ ہمیشہ زندہ ہے نظم وقت مردن اگرم شربت دیدار رسد :: وہ چہ شیرین بود آن تلخی جان کندن :: در شوق تو عاشقان جیان جان ہید ہند :: کانجا ملک الموت نگنجی ہرگز ای عزیز یہ اشارہ ہے طرف محبوب کے اے غوث اگر عام اور خاص مرتبہ کو تیرے معلوم کریں کہ جو پردہ غیب میں ہے البتہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ موت اپنی چاہینگے پروردگار سے لینے

نمبر ۱۹

قال عز وجل یا غوث الاعظم حجۃ الخالق عندی یوم القیامۃ الصم والبکم والعمی ثم التحیر والبکا وفی البصر کذلک فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم حجت خالق کی نزدیک میرے روز قیامت میں بہرا ہونا ہے اور گونگا ہونا اور اندھا ہونا اور بعد اسکے حیرت ہے اور گریہ اور زاری اور بینائی میں ہے اسی طرح ای عزیز حق سبحانہ نے روز قیامت خالق سے سوال کریگا ان نعمتوں سے کہ عطا کی گئیں تھیں دنیا میں شنوائی اور بینائی اور گویائی سے کہ کیا شکر اس نعمت کا بجا لائے تھے اگر کوئی سوال کرے کہ حیوانات کو بھی یہ نعمت مرحمت ہوئی ہے اسنے کیوں نہیں سوال ہوتا جواب اسکا یہ ہے کہ گویائی اور بینائی اور شنوائی انسان کی دوسری ہے اور حیوان کی دوسری کیونکہ یہ نعمت انسان کی تعلق ساتھ روح کے کہ کہتی ہے نفخت فیہ من روحی اور یہ روح نیز تو حق کا ہے پس اگر گویائی اور شنوائی انسان اور حیوان کی

برابر ہادتی حیوان سے بھی سوال کیا جاتا یہ وہ سماعت ہی کہ سامع کلام حق کی ہی اور یہ وہ
بصارت ہی کہ ناظر کمال حق کی ہی اور یہ وہ کلام ہی کہ ذاکر حق کا ہی پس روز قیامت نادم اور
شرمندہ ہونگے اور افسوس کرینگے کہ کان سے کلام حق کا سنا عمل نہ کیے اور زبان سے حرف
ذکر حق کے مشغول نہ ہووے اور انکھ سے مشاہدہ آیات حق کا نہ کرکے مستغرق نہ ہووے پس جبتک
تعشیق اللسان سے دور ہو جائنگی اسوقت معلوم ہوگا اور نہایت گریہ اور زاری کرینگے اور
متحیر اور بیہوش ہو جائینگے کہ کس واسطے شکر اس نعمت کا بجا نہ لائے اور حق ادا نہ کیے النعمۃ اذا
فقدت عرفت اور یہ الہام دوسری روایت سے ایسا ہی قال لی یا غوث الاعظم حجۃ الخلائق
علی عند القیام والصم والبکم والعمی فتحیر ویکی قال الفقیر آپ فرمایا حق سبحانہ نے واسطے میرے
ای غوث اعظم حجت خلائق کی اوپر میرے ہی نزدیک قائم کرنے نماز کے اور وقت خاموشی کے
اور وقت بہرا ہونے اور گریہ اور زاری کرنے کے اور وقت نابینا کرنے انکے پس متحیر ہوے
غوث اور گریہ کیا فرمایا حق سبحانہ نے کہ قبر واسطے تیرے ہی یعنی فرمایا حق سبحانہ نے کہ حجت
آدمیون کی اوپر میرے چہار چیز سے ہی اگر بجا لاوین اور ادا کرین اول نماز اور نماز کے تین مرتبہ
ہین پہلا قیام یہ مرتبہ نباتات کا ہی کہ ثواب تمام عبادتون نباتات کا اس مرتبہ مین ملیگا پس
پس لازم ہی کہ اس مرتبہ قیام مین ترک کرنا ہوا اور ہوس اور لذات اور خواہشات نفسانی
کا کرے دوسرا مرتبہ رکوع یہ مرتبہ حیوانات کا ہی کہ ثواب عبادتون تمام حیوانات کا اس مرتبہ مین
حاصل ہوتا ہی پس لازم ہی کہ اس مرتبہ مین ترک کرنا وہم اور خیال اور تصور اور فخر اور مفاخرت
کا کرے تیسرا مرتبہ قعود یہ مرتبہ جمادات کا ہی کہ ثواب عبادتون تمام جمادات کا اس مرتبہ
مین حاصل ہوتا ہی پس لازم ہی کہ ترک کرنا انانیت اور تکبر اور فخر کا کرے اس مرتبہ مین اور
دوسری ان چہار چیز سے کا بکم ہی یعنی خاموشی سخن ناشائستہ اور ناصواب سے جیسا کہ فحش
اور کذب اور غیبت اور بہتان اور سخن چینی وغیرہ قال علیہ السلام من سکت سلم ومن سلم نجی
تیسرا ان چہار کا صمم ہی یعنی بہرا ہونا سننے سے کلام غیر حق کے پس لازم ہی کہ گریہ اور زاری
کرے اقوال بد اور افعال ناپسندیدہ سے جیسا کہ کہتے ہین لاہل الخاص بکاء کثیرۃ وضحکۃ
قلیلۃ بموجب فرمان حق سبحانہ کے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا چوتھا ان چہار کا عمی ہی یعنی

نظر کو اپنی دیکھنے سے عیب مومنون کے ڈھانکے اور دیکھنے سے عیب اپنی کے بنیا کرے تاقبر مین اسکے
راحت پیدا ہو نظم اگر تو عاقلی و مرد ہشیار ؛ ز عیب دیگران خود را نگا ہدار ؛ بعیب خویشتن خود دیدہ
بکشا ؛ اگر ہستی درین رہ مرد دانا ؛

دیگر ۲۰

قال عز و جل یا غوث الاعظم المحبۃ حجاب بین المحب والمحبوب فاذا فنی المحب عن المحبۃ فقد وصل
الی المحبوب فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم محبت حجاب ہی درمیان عاشق اور معشوق کے
پس جب فانی ہوا عاشق محبت سے پس تحقیق کہ پہونچا وہ ساتھ معشوق کے یعنی واصل ہوا ای
عزیز نسیم محبت کی پردہ ہی درمیان احمد اور احد کے جب یہ پردہ درمیان سے اٹھ جاے احمد واصل
ہوگا ساتھ احد کے یعنی صورت قالب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حجاب ہی درمیان صورت احمد
اور احد کے جب یہ قالب درمیان سے اٹھ جاے احمد واصل ہوگا احد مین پس قالب انسان کا
محبت ہی کیونکہ حق سبحانہ نے محبت سے اپنے پیدا کیا اور روح نور اُس قالب کا ہی اور محب
اور عاشق ہی اور حق سبحانہ محبوب اور معشوق ہی پس روح جب قالب سے جدا ہو وے
ساتھ حق سبحانہ کے واصل ہوتی ہی یعنی قطرہ دریا مین گم ہوتا ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ
یہی قالب حجاب ہی جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا وجودک حجاب بینی وبینک ای عزیز محبت
عشق کو کہتے ہین اور محب عاشق کو اور محبوب معشوق کو پس محبت مرتبہ وحدت کا ہی اور اسکو
برزخیۃ الکبری کہتے ہین اور یہ محبت اور وحدت حجاب ہی درمیان احدیت اور واحدیت کے اور
جبتک کہ مرتبہ وحدت سے نہ گذریگا مرتبہ احدیت کو نہ پہونچیگا اور معلوم ہو کہ احدیت ذات
کو کہتے ہین اور وحدت صفات کو اور واحدیت اسمار اور اکوان اور افعال کو جیسا کہ صاحب
قوت القلوب نے فرمایا حجاب الذات بالصفات وحجاب الصفات بالاسمار وحجاب الاسمار
بالافعال پس جبتک کہ افعال سے نہ گذریگا ساتھ اسمار کے نہ پہونچیگا اور جبتک کہ اسما سے
نہ گذریگا ساتھ صفات کے نہ پہونچیگا اور جبتک کہ صفات سے نہ گذریگا ساتھ ذات کے
نہ پہونچیگا اور مطلوب حاصل نہوگا بیت اگر تو بگذری از بحر اسما ؛ کنی در عالم وحدت تماشا
بیت حجاب ذات میدان کز صفات است ؛ رسیدن در صفت از ممکنات است ؛

ای عزیز ایک دائرہ کھینچ اور درمیان اُسکے ایک خط سیدھا کر دو قوس ظاہر ہو نگے پس ایک قوس کو عاشق اور دوسرے کو معشوق تصور کر اور خط درمیان کا محبت جیسا کہ یہ ہی پس جبوقت خط محبت کا درمیان سے دور ہو جاوے ہر دو قوس ایک دائرہ ہو جائیگا تمیز درمیان عاشق اور معشوق کے نہ رہیگا فافہم ای محبوب نظر محبت سے اُٹھا اور شعور اپنا کھو اور محب اور محبوب ہر دو کو از روے حقیقت کے ایک جان کردن المحب لون محبوبہ

دیگر ۱۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم رایت الارواح کلہا تیر قصون فی قوالبہم بعد قول الست بربکم الی یوم القیامۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم دیکھا تو نے ارواح عاشقون کو کہ تمام رقص کرتی ہین قالبون مین اپنے بعد فرمان الست بربکم کے روز قیامت تک ای عزیز غوث اعظم آئینہ مین ارواحوان کے بجز ذات حق سبحانہ کے نہین دیکھتے جیسا کہ فرمایا سید الطایفہ نے تیس برس گذرے کہ مین ساتھ حق سبحانہ کے کلام کرتا ہون اور خلق جانتی ہی کہ جنید ساتھ ہمارے سخن کرتا ہی ای عزیز عالم اور صاحب شریعت جب وجود انسان پر نظر کرتا ہی سوے ہاتھ اور پاؤن اور قالب کے کچھ نہین دیکھتا اور جب اہل طریقت نظر کرتا ہی صورت ظاہر اور سیرت باطن ہر دو کو دیکھتا ہی اور جب محقق نظر کرتا ہی تمام نور اور روح کو دیکھتا ہی اور جب عارف نظر کرتا ہی سوے حق کے نہین دیکھتا اور غیر حق سے کلام نہین کرتا جیسا کہ اگر عالم سر قبر پر کھڑا ہو نظر مین اُسکے سواے خشت اور گل کے نہین آتا اور جب محقق قبر پر موجود ہوا اگر میت جلالی ہی تجلی جلال دیکھتا ہی اور اگر میت جمالی ہی تجلی جمال دیکھتا ہی اور جب عارف قبر پر نظر کرے صورت روح کی دیکھتا ہی بلکہ آئینہ مین روح کے حق کو دیکھتا ہی اور مقام عاشق کا وہ ہی کہ خشت اور گل اور استخوان اور روح تمامون کو بجز حق اور معشوق حقیقی کے نہین جانتا اور نہین دیکھتا پس دیکھنا تیرا دوسرا اور دیکھنا عاشق کا دوسرا ای عزیز مرتبہ عالم ارواح کا عالم ملکوت ہی کہ تمام ارواح مستر لص ہین جیسا کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے الارواح جنود مجندۃ فمن تعارف منہا ائتلف ومن تناکر منہا اختلف ای عزیز ارواح عاشقون کی ہمیشہ وجد مین ہین سکون اور قرار اُنپر حرام ہی کہ السکون حرام علی قلوب اولیاء اللہ یعنی حرکت کرنا وجود کا حرکت کرنے سے روح کے ہی اور حرکت روح کی سننے سے آواز الست بربکم کے اگر کوئی شبہ کرے

کہ آواز الست کا ازل مین تھا اب بیان رقص اور وجد مین آنا روحون کا کس سبب سے ہی
اسکے دو جواب ہین اول یہ ہی کہ کلام حق سبحانہ کا ایسا لطیف اور شریف ہی کہ جب سے آواز اسکا
گوش جان مین پہونچا لذت اسکی روز قیامت تک باقی ہی بسبب اسکے ارواح ہمیشہ رقص اور حرکت
مین ہین اور باعث اسی لذت کے استغراق اور محویت انکو حاصل ہی اور ہر لحظہ صدا اس آواز
کی کان مین موجود ہی دوسرا جواب یہ ہی کہ جیسا ذات حضرت حق کو نہایت نہین ہی کلام کو
اسکے بھی انقطاع اور نہایت نہین پس جب کلام حق کو نہایت نہین حرکت اور وجد ارواح عاشقون
کو بھی سکون اور قرار نہین فافہم ای عزیز حرکت ظاہری نتیجہ حرکت معنوی کا ہی اور حرکت
روح کی علامت ذوق اور شوق کی ہی پس شوق روح کا قلب مین اثر کرتا ہی اور قلب سے
قالب مین آتا ہی اسوقت تمام اعضا حرکت مین آتے ہین اور مرغ روح ارادہ پرواز کا کرتا ہی
اور چاہتا ہی کہ قفس بدن سے باہر نکلے اور وطن اصلی کو پہونچے لاکن قفس دامنگیر ہوتا
رزقنا اللہ وایاکم ہذہ النعمۃ بلطفہ وکرمہ

دیگر ۲۲

قال عز وجل یا غوث الاعظم من سالنی عن الرویۃ بعد العلم فہو محجوب بعلم الرویۃ ومن ظن ان
الرویۃ غیر العلم فہو مغرور برویۃ الرب فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ سوال کرے
مجھسے رویت کا بعد علم رویت کے پس وہ شخص محجوب ہی ساتھ علم رویت کے اور جو شخص
گمان کرے تحقیق کہ رویت علم سے ہی پس وہ شخص مغرور ہی ساتھ رویت رب کے ای عزیز
دیدار حق سبحانہ کا ایک طور پر نہین بعضون کو بہشت مین ہوگا جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم انکم سترون اللہ کما ترون القمر لیلۃ البدر اور بعضونکو خواب مین بصورت مرد صالح
اور متقی اور زاہد کے چہرہ نورانی سجادہ کاندھے پر اور تسبیح ہاتھ مین یا کسی عورت مخدرہ
مستورہ صاحب عصمت کو مصلے پر وردا ورد ذکر مین اور مانند اسکے ہوکیونکہ رویۃ اللہ فی المنام
جایزۃ اور بعضون کو دل مین کہ حق سبحانہ ایک دریچہ دل سے کشادہ کرتا ہی تا مومن
سالک اس آئینۂ دل مین جمال معشوق حقیقی کا معاینہ کرے اور بعضے مرید باطن مین بیرون
اسکے مشاہدہ حق کا کرتے ہین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی معاملہ شب معراج

گذرا چنانچہ فرمایا رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ فوضع یدیہ علی کتفی فوجدت بردہا فی
قلبی دوسری حدیث میں وارد ہے رایت ربی لیلۃ المعراج فی صورۃ امرد شاب اگر کوئی
سوال کرے کہ لا یری اللہ الا اللہ ثابت ہے پس غوث نے کس طرح فرمایا کہ دیکھا میں نے
پروردگار کو اپنے جواب اسکا یہ ہے کہ سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ سے تمام پردے خودی
اور ہستی کے اور حجاب ماسوی اللہ کے اٹھ گئے تھے اور نہیں باقی تھا سواے لا یری اللہ الا اللہ
کے لاکن بلحاظ شرع کے فرمایا دیکھا میں نے پروردگار کو اپنے ہو الآن مع اللہ کما کان
فی الازل اور ہی کنز المخفی اور یہ گیارہ نام خطاب خاص حضرت سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ
کے ہیں سلطان شیخ مخدوم پادشاہ فقیر درویش ولی غریب مولانا شیخ خواجہ یعنی مخدوم ہے
خلائق کا اور سلطان ہے عالم کا اور درویش ہے کامل اور فقیر ہے واصل اور شیخ ہے زندہ کرنے والا
دلوں کا اور مارنے والا نفسوں کا خواجہ ہے دو جہان کا پادشاہ ہے اس جہان کا شیخ ہے ولایت کا
غریب ہے الفقر فخری سے اور ولی ہے اللہ کا ہو الفانی فی اللہ والباقی باللہ والظاہر باسمآء
اللہ وصفاتہ اور متخلق ہے ساتھ اخلاق حق سبحانہ کے ای عزیز عارفان اور کاملان مشاہدہ
حق سبحانہ کا کرکے مریدوں اور خادموں کو خبر دیتے ہیں بعضے صورت میں امردوں کے دیکھتے ہیں
بلکہ یہ ارشاد ہے بعضے مرشدوں کا مریدوں کو کہ ایاکم النظر علی الامارد فان لہم لونا
کلون اللہ عارف وہ شخص ہے کہ جمال حق کا ہر ذرہ میں مشاہدہ کرے اور اسکو ہر شے پر
محیط جانے پس جسنے کہ اس جہان میں نہ دیکھا اس جہان میں بھی نہ دیکھیگا من کان فی ہذہ
اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی بعضوں نے کہا کہ دیکھا میں نے حق کو بام کعبہ پر اور زیارت اسکی کی
اور اسنے جبہ اور دستار مجکو پہنایا بایزید قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تمام حقیقت ہے ایک
کعبہ میں بجز حق کے نہیں دیکھا فما یکون مع اللہ غیر اللہ اور عاشق آئینہ میں ہر ذرہ کے جمال
معشوق کا دیکھتا ہے اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت نظر کرنے زینب زن زید کے
فرماتے اللہم ثبت قلبی اللہم ثبت قلبی پھر وہ سرور عاشقان فرماتے کہ جس ذاتکو شب معراج
میں فی احسن صورۃ دیکھا وہی آئینہ میں زینب کے پایا ای پروردگار ثابت رکھ دل کو میرے
اوپر دیکھنے زینب کے کیونکہ یہ وہ جمال اور کمال ہے کہ جسکا میں عاشق اور شیدا ہوں

لا تجلی اللہ فی صورۃ مرتین بالازل الی الابد بعد اسکے زینب کو حضرت اپنے نکاح میں لائے
اور رئیس الطائف جنید قدس سرہ نے حق کو اپنے میں پایا لیس فی جبتی سوے اللہ فرمایا
کیونکہ یکرنگی ہوئی تھی رنگ اپنا جبہ میں نہ دیکھی اور غوث رضی اللہ عنہ کا یہی حال تھا
لاکن اسکو پردہ میں شریعت کے ڈھانکا دیدار موسی علیہ السلام کا من الشجر تھا اور اس جا
من الغوث ہوا اور بیان بی ینطق ہی جیسا کہ الحق ینطق علی لسان عمر رضی اللہ عنہ ای عزیز
سنین سنا کہ جبتک ارنی ہی جواب اسکا لن ترانی ہی سے گذر حق کو دیکھ ای عزیز جسنے
حقیقت کو سمجھا اس نے دیکھا اور جانا بیت ای جہان صورت است و معنی دوست ؛؛ ور
بمعنی نظر کنی ہمہ اوست ؛؛ کیا فرمان عالیشان ہی کہ دیکھنا حضرت حق کا عین علم ہی اور
معرفت حق کی ساتھ حق کے ہی عرفت ربی بربی ای عزیز ذات حق کے معنی ہی اور صورت
اسکی صفات اور صفات معنی ہین اور صورت اسکی اسما اور اسما معنی ہین اور صورت
اسکی افعال یعنی لاہوت معنی ہی صورت اسکی جبروت اور جبروت معنی ہی صورت اسکی
ملکوت اور ملکوت معنی ہی صورت اسکی ناسوت پس اسقدر جاننا عین دیکھنا ہی ای عزیز
دیکھنے کو معنی کے دیدۂ معنوی چاہیے بیت دیدن روے ترا دیدۂ جان بین بایدہ ؛؛
وایں کجا مرتبہ چشم جہان بین است ؛؛ ای عزیز ذات دیکھی جاتی ہی ساتھ دیدہ صفات کے
اور صفات ساتھ دیدۂ اسمار کے اور اسمار ساتھ دیدۂ افعال کے پس دیدہ ظاہر سے
ناسوت دیکھا جاتا ہی اور ساتھ دیدۂ دل کے ملکوت اور دیدۂ روح سے جبروت اور
دیدۂ سر سے لاہوت یعنی دیدۂ ظاہر سے افعال اور دیدۂ باطن سے اسمار اور
دیدۂ روح سے صفات اور دیدہ سر سے ذات پس واسطے ہر مقام کے دیدہ علیحدہ ہی اور دیکھنا علیحدہ افافہم

دیگر ۲۳

قال عز وجل یا غوث الاعظم من رانی استغنی عن السوال فی کل الحال ومن لم یرانی فلا ینفعہ
السوال وھو محجوب عنہ بالمقال فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جسنے کہ دیکھا مجکو بے
پروا ہوا سوال سے ہر حال مین اور جسنے کہ نہ دیکھا مجکو پس نفع نہ دیگا اسکا سوال
اور وہ شخص محجوب ہی سوال سے بسبب گویائی کے ای عزیز حق سبحانہ نے فرمایا

کہ اگر آئینہ روح سالک مین عکس پڑے تو جمال ہمارا دیکھا پیدا ہوا جسنے دیکھا اور بے پردہ
ہوا تمام حال مین سوال کرنے سے ارنی کے اور جسنے کہ آئینہ روح مین اپنی پر تو جمال
ہمارا دیکھا نہ دیکھا اگرچہ تمام عمر ارنی ارنی کہتا ہے اسکو کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ ہمیشہ محجوب
ہے ساتھ گفتار کے ای عزیز سوال نہ کرنے کے چند سبب ہین اول یہ ہے کہ کوئی نعمت فاضل تر اور
بہتر زیادہ نعمت دیدار سے نہین پس جسکو کہ دیدار حاصل ہے محال ہے کہ طرف سوال کرنے کسی چیز
کے متوجہ ہو دوسرا یہ ہے کہ جو شخص حق کو پایا تمامون کو پایا اور ہر شی ملک اسکی ہو جاتی ہے
پس ہرگز اسکو سوال کرنے کی حاجت نہین ہوتی من له المولی فله الکل تیسرا یہ ہے کہ جسنے حضرت
حق کو دیکھا اور معرفت حاصل کیا پس وہ خودی سے اپنی رہائی پایا اور محو مطلق ہوا اور
طمع سے فارغ کیونکہ اس حال مین طمع پیدا ہونا دوئی ہے چوتھا یہ ہے کہ جسنے حضرت حق کو
دیکھا مقام مین حضور اور جمع الجمع کے پہونچا پس ایسی صورت مین خودی مین آنا اور متوجہ
سوال کے ہونا عین تفرقہ ہے اور تفرقہ شرک ہے اور نقصان کمال کا ہے فافہم اور جو شخص کہ حق
کو نہ دیکھا نفع نہ دیگا اسکو سوال کیونکہ وہ محجوب ہے بسبب سوال کے اور جو کوئی کہ حق سے محجوب
ہوا ہمیشہ یافت سے حضرت حق کے محروم اور بے نصیب رہا کسواسطے کہ سر تمام سعادتونکا اور
اصل تمام نعمتونکا دیدار اور معرفت حق کی ہے جسنے کہ حق کو نہ دیکھا اور نہ پایا کچھ نہ دیکھا اور کچھ نہ پایا
بیت دیدہ را فائدہ آنست کہ دلبر بیند ؛ ورنہ بیند چہ بود فائدہ بینائی را یعنی اگر وہ بردنا بینا
کے دو جہان کو پیش کرین کچھ فائدہ نہین پس سوال غیر حق کا نزدیک اہل معرفت کے باطل اور
گمراہی ہے کیونکہ غیر حق کو جمال اور کمال نہین بیت سر کش در تو حاجتی میخواہد ؛ من آمدہ ام از
تو ترا میخواہم ؛ پانچوان یہ ہے کہ جو شخص حضوری سے حق کی دور رہے اور معرفت سے بعید سوال
اسکا قبول نہو گا کس واسطے کہ مستجاب الدعوات اولیاء اللہ ہین پس سوال بغیر معرفت اور بغیر حضوری
کے نفع نہین دیتا چھٹا یہ ہے کہ جسنے حق کو دیکھا اور پہچانا وہ بے پروا تمام حاجتون سے اور مطلق
ہوا تمام قیدون سے اور گونگا ہوا تمام گفتگو سے اور فارغ ہوا تمام جہت وجوہ سے من عرف اللہ
کل لسانہ بیت چو بلبل روے گل بیند زبانش در حدیث آید ؛ مرا از دیدن رویت فرو بست است
گویائی ؛ اور جسنے حق کو نہ دیکھا اور نہ پہچانا سوال اور گفتگو اسکی کچھ نفع نہین دیتی اور جست جو

اسکی بیفایدہ کیونکہ وہ محجوب ہی بسبب گفتگو کے ای عزیز سوال مرتبہ دوئی کا ہی اور طالب مرتبہ
فرق کا پس جو شخص کہ ہستی سے اپنی گذرا اور ساتھ دوست کے واصل ہوا کچھ احتیاج باقی
نہین رہتی اسکو وہ مرتبہ مین اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے داخل ہوتا ہی یعنی جب عارف اور معروف
ہر دو کو ایک دیکھا کس سے سوال کرے اور یہ امر تمام صاحب عقل کے نزدیک ثابت ہی
کہ کوئی شخص واسطے اپنے سے سوال نہین کرتا اور اگر سوال کرے اسکو کچھ فایدہ حاصل
نہین ہوتا ما رایت شیئاً الا ورایت اللہ اور اگر کسی کو یہ مرتبہ میسر نہوا اور مقام شہود سے
محروم رہی پس وہ شخص مرتبہ مین دوئی کے ہی اور حجاب نفسانی نے راہ اسکی بندکی اور
غیر اور سوی مین مشغول ہوا اور نفس امارہ حاکم اسکا ہوا پس ایسا شخص اگر ہر روز ہزار
بار سوال کرے اسکو کچھ نفع نہ دیگا کیونکہ وہ محجوب اور شقاوت ازلی مین ہی ہمیشہ نظم
حرالیق اینجا بود سید طالب مرد ۞ اگر مطلوب تو باشد سوی الاحد ۞ ترا باید کہ ترک آری طلب را
کتا او ہر زمان باشد عجب را ۞ زادل دامن مرشد نگاہدار ۞ پس آنگاہی توانی کرد این کار ۞

دیگر ۲۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی من لیس لہ شی بل الفقیر الذی لہ امر فی کل
شی لو قال لشی کن فیکون فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہین ہی فقیر نزدیک میرے
وہ شخص کہ ہو نزدیک اسکے کچھ شی بلکہ فقیر وہ شخص ہی کہ اسکو امر ہو ہر چیز مین یعنی جو وقت کہے
کسی چیز کو ہو جا پس ہو جاوے وہ چیز اذا تم الفقر ہو اللہ یکون عیشہ کعیش اللہ ای عزیز
فقیر حقیقی اسکو کہتے ہین کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق حق سبحانہ کے تخلقوا باخلاق اللہ ای اتصفوا
باوصاف اللہ اور جو اقوال اور افعال کہ اس سے صادر ہو حق سے جانے وما ینطق عن الہوی
ان ہو الا وحی یوحی اور وہ محتاج نہو کسی چیز کا فرمایا جنید بغدادی قدس سرہ نے کہ الفقیر لا یحتاج
الی اللہ تعالے اور یہی قول بایزید بسطامی قدس سرہ کا ہی کہ الفقیر لا یحتاج الی کل شی اور وہ
فنا سے مقام مین بقا کے پہونچا ہوا اور صفات بشریت سے گذر کر ساتھ اوصاف لوہیت کے
موصوف ہوا ہو پس مقام فقر کا نیستی اور فنا یعنی اپنے سے فانی ہونا ہی اور صفات بشریت
سے گذرنا اور غیریت کو چھوڑنا ہی پس ایسے فقیر کو وہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے الفقر سواد تحقیق کل شی و بیاض الظہر کل شی اور جسکو یہ مرتبہ حاصل
نہیں اُسکو فقیر تقلیدی اور مجازی کہتے ہین رباعی ؎ ہر کو خرقہ پوشد او فقیر است ؞
فقیر آنست نفس او اسیر است ؞ کسی کو فقر تحقیقی بیاید ؞ یقین در ہر دو عالم او امیر است
ہر آنکس را کہ تقلید است در فقر ؞ اسیر است و اسیر است و اسیر است ؞ اے غوث تو وہ
فقیر ہی کہ مقام مین بقا کے پہونچا ہی اور صفات ربوبیت اور عنیبت کے حاصل کیا پس جیسا کہ
حکم سے میرے موجود معدوم اور معدوم موجود ہوتا ہی اسی قدر امر سے تیری ناپید پیدا ہوتی ہی
اور پیدا ناپید شرح اِس سخن کی دراز ہی عارف کو اشارہ کافی ہی

دیگر ۲۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم لا محبتہ ولا نعمتہ فی الجنان بعد ظہوری فیہا ولا وحشتہ ولا حرقتہ فی النیران
بعد خطابی لاہلہا فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم نہ الفت اور محبت ہوگی کسی کو کسی سے
اور نہ ذوق نعمت کا ہوگا کسیکو جنت مین بعد ظہور کرنے میرے کے اُس جنت مین اور نہ وحشت
رہیگی اور نہ سوزش آتش مین دوزخ کے بعد خطاب کرنے میرے کے واسطے اہل دوزخ کے
اے عزیز جنت عاشقون کی رویت اللہ ہی جب عارف اپنے مین حق کو پاوے اُسکو وہی
جنت اور الفت ہی کہ رویۃ المعشوق ہو الجنۃ اور فرمان حق کا ہی کہ الم تر الی ربک یعنی
نہین دیکھتا ہی تو طرف اُس ذات کے کہ پرتو اُسکا تجھمین پیدا ہی پس لازم ہی کہ مانند رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز مین اُس مرتبہ طرف اُسکے رجوع ہو اور گنتے سے انا الحق
اور سبحانی کے درگذر کر جیسا کہ بایزید بسطامی قدس سرہ کو جب وقت وفات کا پہونچا
حق سبحانہ کو عین اعیان اور بیمثال اور بے نیاز اور ورا پردہ وجود اپنی سے پایا اُس وقت
فرمایا کہ فانا الیوم کافر مجوسی اقطع زناری و اقول اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد
عبدہ و رسولہ اے عزیز عشق نہ صورت رکھتا ہی نہ معنی پس جب عاشق مین
مجرد عشق پیدا ہو معشوق حقیقی کو اپنے مین پاتا ہی بلکہ اپنی کو لباس مین معشوق کے دیکھتا ہی
سمجھا ہی جنت واسطے اُسکے اے عزیز رویت معشوق کی تخم ہی زمین مین ذات عاشق کے
جب وہ تخم ترقی اور کمال پکڑا شجرہ صمدیت کا پیدا ہوتا ہی رباعی در تنگنای صورت

معنی چگونہ گنجد :: در نگہ گدایان سلطان چہ کار دارد :: صورت پرست غافل یعنی چہ داند حرج
گویا جمال جانان پنہان چہ کار دارد :: پس اسجا قالب عاشق کا نہین رہتا کہ دار پر کھینچا جاوے
یا روح مجرد ہوجاوے اس صورت مین روح عاشق کی مغلوب اور حق سبحانہ غالب
ہوتا ہی اور الفت نہین رہتی مانند قول اللہ تعالے کے واللہ غالب علی امرہ اور امر روح
کو کہتے ہین قل الروح من امر ربی اور نہین رہیگی سوزش آتش جہنم مین بعد خطاب حق سبحانہ کے
واسطے اہل دوزخ کے کہ جو کچھ کیا مین نے کیا اور جو کچھ کہ کرتا ہون مین کرتا ہون اور ہی
آج کے روز ظہور تجلی جلال سیر یکا پس سوزش آتش کی اور وحشت اور خوف اہل دوزخ سے
یکطرف ہوجائیگا بیت ازان لذت کلام جہنم شود نعیم :: کفار را خبر نبود ز آتش جحیم :: لیکن
ز سوز فرقت و شوق فراق حق :: باشند در عذاب شدایہ مدام الیم :: یہ امر خاص واسطے امت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی کما قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم النصیب امتی من نار کنصیب
ابراہیم من نار نمرود اور یہ مرتبہ امت مرحومہ کا بسبب عظمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی
ای عزیز جب آفتاب طلوع ہوتا ہی ستارے کم ہوتے ہین اسی طور وقت ظہور کرنے رب العزت
کے بہشت بھی محو ہوگی اور مکان لامکان ہوجائیگا کیونکہ اگر اسوقت بہشت محو نہو ذات
حق کو حد اور مکان ہونا لازم آتا ہی تعالے اللہ عن ذلک علوًا کبیرًا اگر کوئی سوال کرے
کہ بہشت جاے باقی ہی محو ہونا اسکا ممکن نہین جواب اسکا یہ ہی کہ نعمت بہشت کی اگرچہ باقی ہی
لیکن بوقت تجلی ذات کے نہ اسم رہتا ہی نہ رسم اور نہ فعل رہتا ہی نہ اثر جیسا کہ بوقت مشاہدہ
جمال مجازی کے عاشق تمام چیزونکو محو دیکھتا اور جانتا ہی اور جیسا کہ بوقت چمکنے بجلی کے تمام
شئی نظر سے غایب ہوتی ہی بلکہ شعور اپنی ذات کا بھی نہین رہتا اور جیسا کہ بوقت غلبہ کرنے
پانی دریاے مطلق کے اوپر پانی حوض مقید کے مکان مقید لامکان اور پانی مقید پانی
مطلق ہوجاتا ہی اسی طرح ذات حضرت حق کی نامحدود اور نامتناہی ہی جس شئی محدود پر
پر غالب آوے اسکو بے حد اور مکان کو لامکان کر دیتی ہی من لم یذق لم یدر ای عزیز بہشت
اصل مین نام صفت جمال کا ہی اور کوئی نعمت بہشت کی بہتر نعمت دیدار سے نہین پس جب
بہشت مین آفتاب احدیت ذات مطلق کا مطلع عزت سے طلوع فرمائیگا تمام اجزا کل مین

واصل ہونگے مانند قطرہ کے دریا مین پس کل اجزا کو الفت اور نعمت باقی نہ رہیگی مصرع کل
کل در کل کا آت آمدہ اسوقت تمام جز کا کل ہو کر قطرہ دریا نما ہو جائیگا نظم قطرہ تا از بحر
می باشد جدا ہا باشد او را منزل خوف و رجا چون بہ بحر خویشتن پیوست باز وارہید است از نشیب
و از فراز اور معلوم ہو کہ دوزخ اصل مین تمام صفت جلال کا ہی لاکن جلال جمال نما ہی اور ہر ایک
صفت جلال اور جمال کی اپنی مقام مین فرحت رکھتی ہی مانند قول اللہ تعالے کے کل حزب
بما لدیہم فرحون پس جسوقت ذات مطلق پردہ غیب سے ساتھ صفت جلال کے اوپر اہل
دوزخ کے ظہور کریگی جزو ساتھ کل کے پیوستہ ہو جائیگا پس انکو سوختگی آتش سے اور وحشت سے
کچھ خبر نہ رہیگی اور تمام اجزا ایک ذات ہو جاتے کہ کچھ فرق باقی نہ رہیگا بیت ہزاران پرتو
از خورشید می تابد بہر جانب ولیکن جملہ یک نور است از ہمہ خورشید نورانی

دیگر ۴۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم انا اکرم من کل کریم و انا ارحم من کل رحیم و قال انی انا الکریم الرحیم
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث الاعظم مین سبھی زیادہ ہون تمام سخاوت کرنے والون سے ور مین
رحم کرنے والا زیادہ ہون تمام رحم کرنے والون سے اور فرمایا حق سبحانہ نے مجکو کہ مین کریم
اور رحیم ہون ای عزیز کریم اسکو کہتے ہین کہ اگر بندہ ہزار گناہ کرے تمام بخش دی اور بدلے مین
اس گناہ کے ہزار نیکی عنایت فرماوے اور رحیم اسکو کہتے ہین کہ ہرگز بدلا گناہ کا نہ کرے
اور تمام عذر قبول فرماوے اور اس قدر نعمتین عطا کرے کہ اسکا حساب نہو یہانتک کہ
اگر ایک کافر بد کردار کو تمام دنیا دیوے نزدیک اسکے کچھ مالیت اور حقیقت نہو اور اگر
ایک مومن گناہگار کو تمام نعمت آخرت کی عنایت کرے نزدیک اسکے کچھ مالیت نہو اور
اکرم اسکو کہتے ہین کہ اگر کوئی بندہ لاکھ گناہ کرے تمام بخش دے اور بجاے اسکے لاکھ نیکی عنایت
کرے پس فرمایا حق سبحانہ نے ای عارفان ای عاشقان ای صادقان ای صالحان مین کریم
اور رحیم ہون تمام مومنون اور کافرون پر دنیا مین اور مومن صالح اور فاجر پر آخرت
مین ای عزیز قلب کو عرش اعظم کہتے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی قلب المومن
عرش اللہ الاعظم اور کرم اور رحمت ازلی اور خزانہ حق سبحانہ کا قلب ہی حدیث قدسی مین

دار وہی قال اللہ تعالےٰ فی حدیث القدسی فیما نادیٰ داؤد علیہ السلام ربہ فقال الٰہی لکل
ملک خزانۃ فاین خزائنک قال اللہ سبحانہ وتعالےٰ خزائنی اعظم من العرش واوسع من الکرسی
واطیب من الجنۃ وازین من الملکوت الا فہی القلب فارضیہا المعرفۃ وسمائہا الایمان وشمسہا
الشوق وقمرہا المحبۃ ونجومہا الخلوص وسحابہا العقل ومطرہا الرحمۃ واشجارہا الطاعۃ واثمارہا
الخدمۃ وجدارہا الیقین ودیکاتہا الہمۃ ولہا اربعۃ ارکان التوکل والتفکر والذکر والانس ولہا
اربعۃ ابواب العلم والحلم والصبر والرضا **نظم** حدیث دل اگر گویم بصد دفتر نمی گنجد : کمالِ
وصفِ دل ہرگز بہ تحریرے سخن گنجد : بیا ای طالبِ صادق جمالِ ما یکے بنگر : کہ در عالمی
آمد کہ پا و سر نمی گنجد : ای عزیز حق سبحانہ نے الہام فرمایا کہ التوحش عن غیر اللہ ہو المستانس
باللہ یعنی ای غوث تو پرہیز کرنے والا غیر خدا سے اور انسیت پکڑنے والا خدا سے ہی اگر کوئی
سوال کرے کہ غیر کسکو کہتے ہین جواب اول یہ ہی کہ جو نام سوائے نام حق سبحانہ کے ہو وہ
غیر ہی اگرچہ وہ نام حق سبحانہ سے ہو لاکن عین حق نہین ہی **بیت** ابو العجب کاری ف
نادر راہ است : کین چو عین آن بود آن کے شود او : اگر تو عشق حقیقی سے خبردار نہین
عشق مجازی حاصل کرتا معلوم ہو کہ عاشق ساتھ غیر معشوق کے ہرگز آرام نہین پاتا جیسا
کہ حال مجنون کا تھا **بیت** نخواہم زیستن بے تو تن بیجان چہ کار آید : محال است این کہ
بے لیلیٰ دمی مجنون بیاساید : اور سنی تمام اسما کا ایک ہی جیسا کہ بزرگون اور کاملون نے
فرمایا لیس فی الدارین الا ربی وان الموجودات کلہا معدومۃ الا وجود تبارک وتعالےٰ
وما فی الوجود الا اللہ ولیس فی الدارین غیر اللہ پس ایک ایک عین ایک ہوتا ہی جواب
دوسرا یہ ہی ای سائل کلامک خارج من دائرۃ اہل الذوق لازم ہی تجکو کہ دائرہ وجود
موجودات سے گذر جا اور ستر ہزار حجاب حق سبحانہ سے بھی گذر تا اسوقت معلوم کریگا
کہ غیر کون ہی اور غیریت کیا چیز ہی اس حال سے وہ خاصان حق خوب خبردار ہین کہ خودی
اور ہستی اپنی سے گذرے ہین ای عزیز وجود تیرا غیر ہی اور ساتھ اپنے مشغول ہونا غیریت ہی
بیت تا کہ با خویشی عدو بینی ہمہ : چون شوی باقی احد بینی ہمہ ای عزیز یہ ستر ہزار صورت
نظر مین سالک کے آتی ہین پس یہ تمام صفات سالک کی ہین نہ ذات سالک کی اسی طرح

غوث اعظم رضی اللہ عنہ وحشت پکڑنے والے ہین صفات حق سبحانہ سے اور انسیت پیدا کرنے والے
ہین لقاء ذات حق سبحانہ سے اور متصف ہین ساتھ تخلقوا باخلاق اللہ کے اور تجلی مین ایک کے
ایک ہونا چاہتے ہین تا انس ساتھ حق کے پیدا ہو مصرع ع غم کنیم از اینکہ یا تو در یک پوست نہ ایم
اگرچہ آنحضرت عکس پر تو حق سبحانہ کا اپنے مین ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کے دیکھتے تھے
لاکن اس سے احتراز کیے کیونکہ غوث کامل تھے نہ مانند ناقصون کے کہ انھون نے انا الحق اور
سبحانی کہا اول کو دار پر کھینچا اور جلا کر دجلہ مین ڈالا اور دوسرے کو مرتبہ عالی سے نیچے اتارا
یہانتک کہ آخر بوقت وفات کے اس مدعی سے ہوشیار ہوکر فرمایا کہ الٰہی ان قلت یوما سبحانی
ما اعظم شانی ومن مثلی وہل فی الدارین غیری فانا الیوم کنت کافرا مجوسیا اقطع زناری واقول
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرتبہ غوث کا ان ہر دو مرتبون سے بلند تر تھا آئینہ مین اپنے
آفتاب اللہ نور السموات والارض کو مشاہدہ کرتے تھے لاکن لا انی تقدمت بالعبودیۃ کا
مذہب اختیار فرمایا جیسا کہ قول ابوبکر وراق کا ہی نور اللہ روحہ لیس بینی وبینہ فرق الا انی
تقدمت بالعبودیۃ ای عزیز عکس پر تو معشوق کو غیر کہتے ہین اور ساتھ اس عکس کے مشغول
ہونے کو غیریت نام رکھتے ہین ای عزیز صورت صفت ہی ذات نہین اور صفات حق سبحانہ
کے بے نہایت ہین پس حق سبحانہ کو جلالیت مین شکل دوسری ہی اور جمالیت مین صورت
دوسرے جیسا کہ قول ابلیس علیہ اللعنۃ کا ہی رایت ربی لیلۃ المرصاد فی اقبح صورۃ فقرع
رجلیہ علی صدری فوجدت حرہا فی نفسی پس لعنت حق سبحانہ کی نخدار ابلیس کی ہی اور عاشق
تجلی جلال مین عجیب لذت حاصل کرتا ہی کہ وہ نصیب دوسرے کو نہین اور محبوب رب العالمین
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجلی جمال سے خبر دی کہ رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ
فوضع یدیہ علی کتفی فوجدت بردہا فی قلبی پس غوث اعظم ان تشکلات اور تمثیلات سے
احتراز فرماتے تھے کیونکہ معاملہ اور مقام انکا ورا الورا تھا کہ الحق وراء من کل الوراء

دیگر ۲۷

قال عز وجل یا غوث الاعظم نم عندی لا کنوم العوام ترانی فقلت یا رب کیف انام عندک
قال بخمود الجسم عن الخطرات وخمود النفس عن الشہوات وخمود القلب عن الخطرات

وخمود الروح عن الخطیات وفنا رذاتک فی الذات فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم سو
نزدیک میرے نہ مانند سوتے عام خلایق کے پس دیکھیگا تو مجکو پھر عرض کیا مین نے
ای پروردگار کسطور ہوونگا مین نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے ساتھ آرام پانے تن کی لذتون سے
اور ساتھ آرام پانے نفس کی خواہشون سے اور ساتھ آرام پانے قلب اُنکے خطرات سے اور
ساتھ آرام پانے روح کے خطاؤن سے اور ساتھ فنا کرنے ذات اپنی کے ذات مین میری
ای عزیز خواب عوام کا ساتھ لذت اور شہوت اور آسایش تن اور آرزوے نفس کے ہوتا ہی
اور دل بھرا ہوا ساتھ کبر اور کینہ اور حسد اور حرص کے اور روح ساتھ خطیات کے پس
خواب اُنکا بے شعوری اور غفلت کا ہی النوم اخ الموت پس جسکا خواب ایسا ہو وہ مردہ سے
بھی بدتر ہی بلکہ جو تصور اور خیال شہوت اور لذت کا اُسکو بیداری مین ہوگا وہی خواب مین
دیکھیگا اور خواب خاصان حق کا ساتھ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ دل اور تجلیۂ روح اور سر کے
اور ساتھ لذت مشاہدہ اور آرزوے وصال اور انس جمال کے ہوتا ہی جیسا کہ حال بیداری
مین تھا پس اُسکو فنا اپنی ذات کا ذات حق مین حاصل ہوتا ہی کیونکہ حال بیداری اور خواب کا
نزدیک اُنکے یکسان ہی اور شعور اُنکا بے شعوری پس اُنکو النوم مع اللہ حاصل ہی اور اوپر
تخت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے آرام پاتے ہین مبیت من مست می عشقم ہشیار
نخواہم شد من خفتہ بمعشوقم بیدار نخواہم شد: ای عزیز معراج اولیاء اللہ کا یہ ہی کہ
جسوقت عروج باطنی اُنکو حاصل ہو شعور ظاہری سے بے شعور ہوجاتے ہین پس اصطلاح
مین اُنکے اس حالت کو خواب کہتے ہین مذہب اہل سنت جماعت کا ہی کہ حضرت حق کو خواب مین
دیکھنا جایز ہی پس مراد خواب سے یہی خواب اولیاء اللہ کی ہی کیونکہ عقل اور شعور اور خودی
مین یہ دعوی دیدار حق کا درست نہوگا اور حالت عشق اور بے شعوری اور بیخودی
مین محال نہین روایت ہی کہ بوقت نزول وحی کے چہرہ مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا
سُرخ ہوجاتا اور تمام اعضا حرکت اور جنبش مین آتے اور شعور سے بے شعوری پیدا ہوتی
اور خوشبو عنبر اور عود اور مشک اور کافور کی ظاہر ہوتی اُسوقت حق سبحانہ ساتھ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر آنحضرت کے کلام فرماتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم لسبب

رعب اُس حالت کے چشم بند کر لیتے اِس حالت کو علماء ظاہر خواب اور جنون اور بیشعوری کہتے ہین
اور علماء باطن بے شعوری اور معراج اور جمع الجمع نام رکھتے ہین پس اِس حالت مین اوپر
کہنے اور سننے اور دیکھنے اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کے ایمان لاتے ہین اور تصدیق دل
اور جان سے کرتے ہین ای عزیز جب انسان تمام افعال بد اپنے سے دور کیا اور ساتھ صفات
ملکی کے مشرف ہوا اور متصف ساتھ تخلقوا باخلاق اللہ کے ہوکر غیر اور سوا سے درگذرا
اور افعال پسندیدہ مین کوشش کر کے افعال ناپسندیدہ سے پرہیز کیا اور دریاے وحدت
مین غوطہ لگا کر بمقام اصلی اپنے سے ملا اور ہستی کو اپنے ہستی مین دوست کے محو کیا اور
الآن فی الابد کما کان فی الازل ہو گیا اِس صورت مین دوئی اُس سے دور ہوتی ہی اور بمنزلہ
مردہ کے ہو جاتا ہی جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے من اراد ان ینظر الی میت یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی وجہ ابن ابی قحافۃ اور تن اور نفس اور قلب اور روح سے مردہ
ہو جاتا ہی جب یہ صفت حاصل ہوئی مطابق حدیث شریف کے مرتبہ رایت ربی بعین ربی
اور مرتبہ لا یری اللہ الا اللہ کا میسر ہوتا ہی نظم چون وجود دوست کامل در وجود :: زان
سبب ذرات می آرد سجود :: ذات او ظاہر بود گر بنگری :: ہر چہ می آید ترا اندر شہود ::
در بیان اربعہ شد ہر چہ ہست :: غیر این ستی دگر چیزی نبود :: ای عزیز عالم نزدیک اہل
شریعت کے ماسوی اللہ کو کہتے ہین اور نزدیک اہل طریقت کے وجود ماسوی اللہ کو
کہتے ہین کہ اسکو عالم کہین قول صاحب فصوص کا ہی العالم ہو الحق المتجلی بجمیع صفاتہ
اور نزدیک اہل شرع کے العالم اسم لکل موجود سوی اللہ تعالےٰ ای عزیز مادر زادہ
اپنے کو اور اِس جہان کو دیکھتا ہی اور خود زادہ اُس جہان کو اور حق سبحانہ کو دیکھتا ہی پس
مادر اصلی تیری حقیقت تیری ہی اور وہ حقیقت تجھمین ہی اور تو اُس سے بیخبر اور معدوم ہی
اور وہ باقی پس جب تو حقیقت کو اپنی پہچانے اور ذات تیری صاف مانند آئینہ کے ہو جاوے
اُسوقت حق سبحانہ کو دیکھیگا تو کہ ساتھ تیری کیا کرتا ہی اور کس نام سے پکارتا ہی جیسا کہ
قول کسی بزرگ کامل کا ہی قال ادخلنی ربی جنۃ القدس وتجاطبنی بذاتہ ولکا شفنی بصفاتہ
اِس مقام مین فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو جائیگا تو اور ظاہر تیرا ساتھ اسما اور صفات

حق سبحانہ کے پس جب دل تیرا مقام روح کو پہونچے ساتھ عین الیقین کے جبروت کو دیکھیگا
اور جو مقام کہ درمیان جبروت اور لاہوت کے ہی وہ حقیقت ہی یعنی سالک بسبب عمل کرنے
حقیقت کے جبروت سے لاہوت کو پہونچتا ہی یعنی مقام روح سے مقام سر کو پس لازم ہی
کہ واسطے حاصل کرنے سر کے سکو ہوے تو بیت سر باز درین راہ اگر طالب اوئی :: در کوے
خرابات نگنجد سر و دستار :: ای عزیز یہ مقام یافتنی ہی نہ گفتنی اور رمز یہی ہی کہ اس مقام
مین عاشق ہمرنگ معشوق کا ہوجاتا ہی اور اشرقت الارض بنور ربہا سے یہی غمزہ دیتا ہی
پس اسجا ہر دو معشوق ہوجاتے ہین عاشق نہین اور تمام ناز ہوتا ہی نیاز نہین اور تمام یافت
ہوتا ہی نایافت نہین من رانی فقد رای الحق کیونکہ خلقت نور کی نور ہوتی ہی اور سر کی سر
پس جب قالب سر ہوگیا قلب پوشیدہ ہوتا ہی اور روح غایب یہ ہر دو پردے درمیان
سے اٹھ جاتے ہین اور جو شی کہ غیب الغیب مین ہی ظاہر ہوتی ہی پس اسوقت فقر تمام
ہوکر ہو اللہ جلوہ فرما ہوتا ہی لاکن لیس البیان کالعیان نام شکر کا لینا دیگر ہی اور
دیکھنا شکر کا دیگر اور چکھنا شکر کا دیگر

دیگر ۲۸

قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک واحبابک من اراد منکم صحبتی فعلیہ اختیار الفقر ثم
فقر الفقر فاذا تم فقرہم فلا ہم الا انا فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہہ تو اصحاب اور دوستون
اپنے کو کہ جو شخص تمہارے مین سے ارادہ کرے میری صحبت کا پس لازم ہی اسکو کہ اختیار کر
فقر کو بعد اسکے اختیار کرے نہایت درجہ فقر کا پس جبوقت تمام کو پہونچے فقر انکا پس نہین
وہ موصوف مگر تمام صفتون سے میرے یا معنی اس الہام کے یہ ہین کہ ای غوث اعظم کہو
تو دل اور روح کو اپنے کہ اگر چاہتے ہو تم صحبت ساتھ میرے اوپر تخت فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر کے اختیار کرو تم فقر کو اور احتراز کرو تم عکس پرتو سے ہمارے جو ذات مین
تمہاری موجود ہی اور فدا کرو تم اپنے کو واسطے میرے اور محتاج ہو اور یکرنگ ہوجاؤ تم
ساتھ میرے ای عزیز جب فقر کامل اور آئینہ فقر کا صاف ہوجاوے نمایندہ اور جلوہ گاہ
اس مین حق سبحانہ ہوتا ہی کل شئ ہالک الا وجہہ پس صورت عاشق کی ہلاک اور مضمحل

اور حقیقت اسکی ظاہر ہوتی ہے نہ عشق رہتا ہے نہ عاشق اور نہ صورت رہتی ہے یعنی ہو الظاہر
ہو الباطن اور یہ یون عیشۃ کعیش اللہ ہو جاتا ہے ای عزیز جیسا کہ ظہور حق سبحانہ کا ذاتہ و صفاتہ
تمام اور کمال انسان مین ہے دوسرے مین نہین کیونکہ تمام شئی آئینہ صفات حق سبحانہ کی ہے
اور انسان آئینہ ہے ذات حق کا پس جیسا کہ انسان راز نہانی اور پنہانی اور سر حق سبحانہ کا ہے
اگر یہ راز اور سر ظاہر اور بیان کیا جاوے اطلاق کفر کا ہو جائیگا مصرع ع در کفر ہم
صادق نہ زنار را رسوا مکن ؛ بیت اورا نبود ظہور بے ما ؛ ما را نبود وجود بے او ؛ یعنی
انسان آئینہ حق کا ہے اور حق آئینہ انسان کا قول منصور کا ہے قلب المومن کالمراۃ اذا
نظر فیہا تجلی ربہ والانسان سری وانا سرہ پس حق سبحانہ جسکو سعادت موانست اور
مجالست کی ارزانی فرماتا ہے تمام خلائق اور علایق سے اسکو متوحش کرتا ہے اور اپنے سے
متانس کرتا ہے من استانس بالحق استوحش عن الخلق ای عزیز لباس اور تاج انبیاء
علیہم السلام کا اور زینت اور خلعت اولیاء رضوان اللہ علیہم کی فقر ہے جسکو یہ لباس عطا
ہوتا ہے اسکو مقبول بارگاہ کرکے مقام قاب قوسین کے پہونچاتے ہین اور اسکو نداء اذا
تم الفقر فہو اللہ کی دیتے ہین ای عزیز فقر اسکو کہتے ہین کہ خواہشون نفسانی اور لذتون
دنیاوی سے دست بردار ہو اور ہستی اسکی نظر مین اسکے نہ اوے اور اپنے سے نیست
اور ساتھ حق کے ہست ہو ای عزیز درمیان بندہ اور حضرت حق کے چہار حجاب ہین
اول حجاب دنیا اور لذت دنیا کی دوسرا حجاب دین اور لذت دین کی تیسرا حجاب
خودی اور کرامت اسکی چوتھا حجاب شعور اور شعور اسکا پس جب یہ چہار حجاب آتش
فقر سے جل جاوین تمام نور ہو جاتا ہے ای عزیز جسوقت مرتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
کمال کو پہونچا اور مرشد خلائق اور رافع علائق اور کامل اور مکمل ہوگئے اور ساتھ قوت
ریاضت اور مجاہدہ کے اسفل سافلین سے ساتھ اعلیٰ علیین کے پہونچے اور قلب
کو انابت سے پاک کرکے توہمات اور تصورات اور تخیلات فاسدہ کو اپنے سے دور کیا
اسوقت فرمان آلہی ہوا کہ ای غوث اصحابون اور دوستون اپنے کو کہہ تو کہ اگر چاہتے ہو
تم کہ ساتھ حق سبحانہ کے ہم صحبت ہو پس درویشی اختیار کرو تم اور بعد اسکے ریاضت

اور مجاہدہ اور ہو جاؤ تم تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اتصفوا باوصاف اللہ تعالیٰ تا تمکو کمال فقر کا
منہ دکھاوے پس جب کمال فقر کا حاصل ہو مرتبہ بی یبصر وبی یسمع وبی ینطق کا میسر
ہو یا ہی اسحال مین کچھ اثر ہستی کا انکے باقی نہ رہیگا رباعی چو گشتی باصفات یار موصوف
مسلم شد قبا وجبہ وصوف :: شدی از جاہلان فی الحال بیرون :: میان عارفان گردی
تو معروف :: پس آنگاہے تو خاص الخاص گشتی :: ہمہ اشیا ز ہر لست ہو صوف

دیگر ۲۹

قال عز وجل یا غوث الاعظم جعلت فی النفس طریق الزاہدین وجعلت فی القلب طریق
العارفین وجعلت فی الروح طریق الواقفین وجعلت فی الراس محل الاسرار فرمایا حق
سبحانہ نے ای غوث اعظم گردانا مین نے اندر نفس کے راہ زاہدون کی اور گردانا مین نے اندر
دل کے راہ عارفون کی اور گردانا مین نے اندر روح کے راہ واقفون کی اور گردانا مین نے
سر کو محل اسرار اپنے کا ای عزیز زاہدان تزکیہ مین نفس کے کوشش کرین یعنی تن کو نجاست سے
اور زبان کو غیبت اور فحش اور جھوٹ سے اور ہاتھ کو ایذا دینے سے اور پاؤن کو بیجا
چلنے سے باز رکھین اور عارفان تصفیہ مین دل کے کوشش کرین یعنی باطن کو اوصاف
بد سے جیسا کہ حسد اور حرص اور کبر اور کینہ اور غل اور غش اور بغض سے پاک رکھین
اور تمام حرکات اور سکنات خلق کے خالق سے جانین واللہ خلقکم وما تعملون اور عاشقان
یعنی واقفان تخلیہ مین روح کے کوشش کرین یعنی روح کو محبت سے غیر کے خالی رکھین اور
باطن کو دوستی سے اغیار کے پاک اور مصفا کرین اور روح کو ہمیشہ مشتاق دیدار کا اور
شوق اور ذوق مین اسکے رکھین اور غیر سے بیزار رہین تا خطاب سے یحبہم ویحبونہ کے
برخوردار ہووین اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ گردانا مین نے سر کو محل اسرار اپنے کا یعنی سر
مین عارفون اور کاملون کے اسرار ہین کہ ظاہر کرنا اسکا جائز نہین پس اگر وہ راز ظاہر ہو
کشف لیے شبہ اور بی نمونہ معبود کا ہو جائے کہ الانسان سری وانا سرہ پس حال اس
اسرار کا بیان مین نہین آتا ای عزیز جو شخص کہ اپنے کو لذات اور خواہشات اور حرص اور ہوا
سے نگاہ رکھے اور ساتھ تیغ ریاضت اور مجاہدہ اور مباحثہ اور محاربہ اور مجادلہ کے نفس

امارہ کو مطیع اور فرمان بردار اپنا کرے وہ نفس لوامہ ہو جاتا ہے اور راہ نفس کی کشادہ ہوتی ہے
پس ایسے شخص کو زاہد کہتے ہیں اور جسنے کہ قلب کو صابون انابت سے غسل دیکر خلوص پیدا کیا ہو
اور بسبب صفائی قلب کے انوار غیبی اُسپر فایز ہوتے ہوں اور مرتبہ نقصان سے ساتھ مرتبہ
کمال کے پہونچکر تقلید سے ساتھ تحقیق کے ملا ہو راہ قلب کی اُسپر کشادہ ہوتی ہے پس
ایسے شخص کو عارف کہتے ہیں اور جو شخص کہ بسبب تزکیہ نفس اور تصفیہ روح کے اور بسبب
پیروی مرشد کامل کے اسفل سافلین قلب سے اعلیٰ علیین روح کو پہونچا ہو اور مقام اصلی
اپنا حاصل کیا ہو کہ وما منا الا لہ مقام معلوم سے یہی مراد ہے اور اپنے کو ساتھ دوست کے ایک
پیراہن میں دیکھا ہو اور عالم ارواح کی سیر اور معاینہ کیا ہو اور تمام اوضاع غیب اور
شہادت سے خبردار ہو راہ ارواح کی اُسپر کشادہ ہوتی ہے پس ایسے شخص کو واقف کہتے ہیں
ای عزیز حق سبحانہ نے طرف زاہدونکے اشارہ فرمایا کہ گردانا میں نے نفسوں میں تمہارے
راہ کہ بسبب اُس راہ کے پہونچوگے تم طرف معشوق حقیقی اپنے کے وفی انفسکم افلا تبصرون
اور ہر اد نفس سے یہ تن ظاہر ہے یا اُس تن میں ایک تن دوسرا نورانی ہے کہ وہ بعینہ صورت
اس جسم کی رکھتا ہے اور وہ حقیقت نفس کی ہے ان فی جد آدم خلقا من خلق اللہ تعالےٰ
کہیئۃ الناس اور اشارہ فرمایا طرف عارفوں کے کہ گردانا میں نے دل عارفونکا آئینہ اپنا
اور ہے وہ دل درمیان دو انگشت ہمارے اذا نظر فیہا تجلی ربہ کیونکہ دل عاشق کا مظہر
جلال اور جمال ذات کا ہے کبھی تجلی جلال معشوق کی دل میں مشاہدہ کرتا ہے اور گاہے
تجلی جمال کی اسی سبب سے کہتے ہیں کہ قلب المومن عرش اللہ الاعظم وقلب المومن بیت اللہ
وقلب المومن مرات اللہ وقلب المومن حرم اللہ روایت ہے کہ کسی نے سوال کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ این اللہ قال فی قلوب المومنین یعنی ای رسول
اللہ حق سبحانہ کہاں ہے فرمایا حضرت نے دلوں میں مومنین کے ای عزیز تو نفس کو اپنے
نہیں پہچانتا قلب کو کیا جانیگا بیت خبر از کاف کفر نمی گر نداری ز حقایق ہائے ایمان لیجہ دانی
اور ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے واقفونکو کہ گردانا میں نے روح میں واقفونکی راہ اسرار
پہنچنے کی اور وہ روح ذات مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس انتہا مقام تمام

واقفون کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین جبتک کہ خلعت صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنیگا تجکو حضرت حق مین جانے نہین لیعنی آئینہ مین روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کر حق کو دیکھ کہ احمد بصورت احد کی ہی اور معنی احمد کے احد ہین یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن رانی فقد راے اللہ ای عزیز نہ تن تن کو جانتا ہی نہ جان جان کو کہ کون ہی اور کیا ہی بیت نہ جان را خود خبر از جان کہ جان است ؛ نہ تن راز تن آگاہی کہ تن کیست ؛ لیس زاہد ملکوتی کو کہتے ہین اور عارف جبر و تی کو اور واقف لاہوتی کو اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ گردانا مین نے نفس کو جاے اسرار کا یعنی تحت اسرار سیر لیکا روح ہی لیس روح تیری صورت سیری ہی اور معنی روح تیری کے ذات سیری الانسان سری وانا سرہ بیت سترلیست درین صورت زیبائش نہانی ؛ گر روے نماید بجاے کنی اقرار ؛ لیس سر یہی ہی کہ حق سبحانہ ساتھ تیرے ظاہر ہی اور تو ساتھ اسکے قائم

دیگر ۳۰

قال عز وجل یا غوث الاعظم طوبیٰ لک ان کنت غفورًا و رحیمًا و رؤفًا علی سریتی یا غوث الاعظم انا ماوی کل شی ومسکنہ ومحرکہ ومظہرہ والی المصیر فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم خوشی ہووے تجکو اگر ہی تو غفور اور رحیم اور مہربان اوپر خلق میری کے ای غوث اعظم مین ماوی ہون اور ساکن ہون اور محرک ہون اور مظہر ہون ہر چیز کا اور طرف میرے ہی باز گشت ہر چیز کی ای عزیز اگر واجب الوجود نہوتا کوئی شی وجود مین نہ آتی جیساکہ قول حسین منصور حلاج کا ہی اللہ مصدر الموجودات ای مظہر الموجودات والیہ المصیر ای منہ الابتدا والیہ العود اور یہی معنی ہین کل شی یرجع الی اصلہ کے ای عزیز ماوی اور ساکن اور مستظہر کو ظرف اور مظروف اور حلول اور اتحاد نہ جانے تو بلکہ ہر چیز کو بقا حضرت حق سے ہی اور ساتھ امر حق کے سکون اور قرار رکھتی ہی اور ساتھ ظہور حق کے ظاہر آئی ہی کل شی ہالک الا وجہہ لہ الحکم ولہ الملک ولہ الحمد والیہ ترجعون یعنی ہر چیز ذات سے اپنے معدوم ہی اور ساتھ ذات حق کے قائم اور ساکن اور متحرک اور ظاہر ہی فافہم ای عزیز حق سبحانہ غنی ہی اور تو مفتقر اللہ الغنی وانتم الفقراء لیس جبتک ہر شی محتاج نہو کی ماوی اور باز گشت ہر چیز کا ذات حق سبحا

کی ہوگی اور فقیر نزدیک حق سبحانہ کے وہ شخص ہی کہ اُسکو امر ہوا اذ قال لشیٔ کن فیکون اور غذا اُسکی گرسنگی الجوع طعام اللہ فی الارض اور طعام اُسکا دیکھنا جمال حق سبحانہ کا ان اللہ جمیل یحب الجمال اور شرب اُسکا کلام حق سبحانہ کا کلم اللہ موسیٰ تکلیما اے عزیز حضرت حق موسیٰ علیہ السلام مین صورت انپی دیکھا اور موسیٰ بخانکر ارنی فرمایا اُس درخت کو کہان طاقت کہ کہے انی انا ربک وانی انا اللہ خود کہتا اور خود سنتا گفت وشنود حق کے بہانہ ہی اے عزیز فقیر نہ محتاج طرف رب کے ہوتا ہی نہ طرف نفس اپنے کے اور نہ طرف مخلوق کے اور نہ مخلوق طرف اُسکے الفقر لایحتاج الی ربہ ولا الی نفسہ ولا یحتاج الی کل شیٔ ولا یحتاج شیٔ الیہ اگر کوئی سوال کرے کہ وہ کون فقیر ہی جو محتاج طرف ہر شیٔ کے ہو جواب یہ ہی کہ جو شخص پردہ مین ہر شیٔ کے وجہ اللہ کو یعنی جمال دوست کا دیکھے پس وہ ضرور محتاج طرف ہر شیٔ کے ہوگا اور طرف اُسکے کوئی چیز محتاج نہین کیونکہ وہ خود دریاے نیستی مین غوطہ لگایا ہی اور وجود سے اپنے فانی ہوا اور مرتبہ مین لی یسمع و لی یبصر و لی ینطق کے پہونچا خطاب ہی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکایۃً عن اللہ تعالےٰ یا فقرا من امۃ محمد یا مساکین من امۃ محمد یا اخیار من امۃ محمد لیس دنیا مین کل ابرار اور خاصان حق فقرا ہین اور عقبیٰ مین بہی مقربان حق فقرا اور ہمیشہ حضوری مین حق سبحانہ کے ہین اور شوق ذوق انکا ہمیشہ واسطے لقا رحق سبحانہ کے ہی ترقی اور کمال پر اور شوق حق سبحانہ کا بہی واسطے لقار اُنکے ہی غالب تر شوق سے انکی حکایۃً عن اللہ تعالےٰ الا طال شوق الابرار الی لقائی وانی الی لقائہم لاشد شوقا پس یہ شوق یحبہم ویحبونہ کے ہوتا ہی قول حسین سر اللہ فی الارض قدس اللہ سرہ کا ہی کہ جب وہ بادشاہ بادشاہ ہونیکا ارادہ فرماتا ہی کہ اپنے کو لباس مین گدایون کے پوشیدہ اور اخفا کرے شب تاریک مین گدڑی بغل مین جانہ کہنہ سر پر نعلین شکستہ پانون مین عصا ہاتھ مین لیکر ہر کوچہ گلی مین دروازون پر خلق کے شیئًا للہ ندا کرتا ہوا گذر فرماتا ہی بعضے در سے قطعہ نان کا کاسہ مین اُسکے پڑتا ہی اور بعضے در سے آواز عذر کا پہونچتا ہی اور بعضے در سے آواز غصہ اور دشنام اور رد کا آتا ہی چنانچہ فرمایا فتمثل لہا بشرا سویا بیت آنکہ بر اند بنزم مجلسیان دوست

گرچہ غلط میدہد نیست غلط اوست ۞ اسی طرح در پر موسی علیہ السلام کے بصورت درویش پہونچا موسی علیہ السلام نے نہ پہچانا بعد اُسکے فرمان ہوا کہ مین بصورت درویش در پر آیا اور تو نے نہ پہچانا موسی علیہ السلام نے دعا فرمائی اللہم ارنا الاشیاء کماہی چنانچہ کہا گیا فتمثل لہ فقیر فی لباس الذلۃ والکدورۃ اور اگر ایسا ہوتا لو کشفت لاحرقت سبحات وجہہ پس جس صورت مین کہ چاہتا ہی تجلی فرماتا ہی اسی سبب سے خدا شناسی مشکل ہوئی بیت نفس قانع گرگدائی میکند ۞ در حقیقت پادشاہی میکند پس یہ تمام واسطے امتحان کے ہی لیبلوکم ایکم احسن عملا ای عارف جوان مرد زبان بند کرمن عرف ربہ کل لسانہ طیفور قدس سرہ نے بسبب غلبہ نور حضور کے کہا الہی اگر راز تیرا افاش اور ظاہر کرون کوئی پرستش نہ کریگا ندا ہوئی تجھی اگر تو راز ظاہر کریگا خلق تجکو سنگسار کریگی ای عزیز الفقر فخری تاج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پس جب فقیر موصوف ساتھ اس صفت کے ہوا اور فقر کمال کو پہونچا فہو اللہ جلوہ دکھاتا ہی ای عزیز حق سبحانہ فقیر کو ساتھ صفت جلال اور جمال اپنے کے پرورد کرتا ہی یہانتک کہ وہ عارف ہوجاوے جب عارف ہوا نزدیک اُسکے ہر ذرہ جہان سے جام جہان نما ہوجاتا ہی بیت تو دیدہ بدست آر کہ ہر ذرہ خاک ۞ جامی است جہان نماے گر درنگری

دیگر الہام

قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک اغتنموا فی دعوت الفقراء فانہم عندی وانا عندہم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہے تو دوستونکو اپنے کہ اعتماد کرو اور پناہ طلب کرو دعا سے فقیرون کی پس تحقیق کہ وہ فقراء نزدیک میرے ہین اور مین نزدیک اُنکے ای عزیز مراد فقراء سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا وہ فقراء کہ بالا ذکر ہوچکے حاصل یہ ہی کہ فقراء مقبول بارگاہ اور محبوب حضرت حق کے ہین جو شخص کہ پناہ مین محبوبونکی جاوے قہر الہی سے امن مین ہوتا ہی اور جو کوئی کہ تکیہ محبوبکا طلب کرے تمام عالم سے بے نیاز ہوتا ہی اور جو کہ دعا محبوبون کی لیتا ہی تمام مرادون کو بغل مین پاتا ہی ای عزیز ذات حق سبحانہ کی قدیم لاکن صفت الوہیت کی پیدا کرنے مین

خلق سے ظاہر ہوئی اگرچہ علم مین حق سبحانہ کے تمام شئی موجود تھی کیونکہ بغیر وجود اشیا کے
معرفت کامل حاصل نہین ہوتی پس جبروت مین واحد ہو کر ظہور احدیت کا کیا اور
ملکوت مین ظہور احمد کا اور ناسوت مین نام محمد کا ظاہر کیا واسطے دعوت خلایق کے
اگرچہ سلطان خود ہی اور رعیت خود اور قاصد خود کافران نے پر کہا ابشر یہدوننا پس فرمان اللہ
کہ کفروا پس کافر ہوئے اسقدر نہ جانا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا کے ہین اور نور
کو سایہ نہین ہوتا کان یمشی ولا ظل لہ پس جسطرح کہ علاقہ روح کو ساتھ تن کے ہے ایسا ہی تعلق
حق سبحانہ کا ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے احمد صورت احد کی اور باطن احمد کا احد نزدیک
عشاق اور عرفا کے یہ امر ثابت ہے کہ جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہے یا مخلوق جانے
وہ کافر ہے یعنی ڈھانکنے والا حق کا کیونکہ روح کو بشر نہین کہتے کہ وہ لطیف ہے بشر نام قالب کا ہے
کہ وہ کثیف ہے اے عزیز اگر عارف آئینہ مین اپنی نظر کرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پائیگا اور
اگر آئینہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کرے حق کو دیکھیگا لاکن عاشق منتہی ذات مین اپنے
حق کو پاتا ہے مانند قول اللہ تعالے کے سنریہم من ایاتنا فی الآفاق وفی انفسہم اور مراد آفاق
سے ذات رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے پس اسحالت اور اس مقام مین نہ عاشق رہتا ہے
نہ معشوق قالب مرکب جان کا اور جان مرکب حق کا ہوجاتا ہے اے عزیز انسان کامل مرکب
حق کا اور دو جہان مرکب انسان کامل کا ہوتا ہے اور انسان کامل آئینہ حق کا اور ہر شی
دو جہان سے آئینہ انسان کامل کا ہوتا ہے یہی سبب تھا کہ سجدہ کیا ملائک نے آدم علیہ السلام
کو اور اسی مقام مین انا ولا غیری زبان پر اسکے جاری ہوتا ہے بیت درہر چہ بدیدم ندیدم
بجز دوست ؛ معلوم چنین شد کہ دگر نیست ہمہ اوست ؛ اے عزیز یہ تمام کسب سے یعنی عمل
کرنے سے اوپر شریعت اور طریقت اور حقیقت کے معلوم ہوتا ہے لاکن معرفت اور محبت اور
عشق بجز عنایت حق سبحانہ کے میسر نہین ہوتی پس اہل طریقت اہل محبت ہین بلکہ محبوب
حق کے اور اہل حقیقت مقام مین معشوقیت کے ہین بلکہ عین عشق ہو گئے ہوے کیونکہ
العشق ہو الذات پس اسجا حادث نہین رہتا سواے قدیم کے اور قطرہ اور قطر نہین رہتا
سواے غنی اور غنا کے اور فنا اور فانی نہین رہتا سواے باقی اور بقا کے بیت سمری ا

در این عیار حقی گر شود آن کشف ❊ بے شبہ ہمچون صورت دلدار برآید ❊

دیگر ۲۳

قال عزوجل یا غوث الاعظم لا تنظر الی الجنۃ و ما فیہا ولا تنظر الی النار و ما فیہا حتی ترانی
بلا واسطہ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نظر نہ کر طرف جنت کے اور جو چیز کہ جنت مین
ہے اور نظر نہ کر طرف دوزخ کے اور جو چیز کہ دوزخ مین ہے تا دیکھیگا تو مجکو بغیر واسطے کے
یعنی عبادت امید پر بہشت اور حور اور قصور کے یا خوف سے دوزخ اور عذاب دوزخ
کے مت کر بلکہ خالص واسطے حق تعالے اور رضا مندی اللہ تعالے کے کر تا دیکھیگا تو مجکو بغیر
واسطے کے ای عزیز روز قیامت حکم الٰہی ہوگا اُن شخصونکو کہ عبادت واسطے بہشت کے یا
خوف سے دوزخ کے کرتے تھے کہ ای کم ہمتو اور ای ناشکرو اگر بہشت اور دوزخ نہ پیدا کرتا
مین تم عبادت میری نہ کرتے پس تم منعم کو چھوڑ کر طرف نعمت کے دوڑے یہ نہ سمجھے
کہ نعمت ملک میری ہے بغیر عطا کرنے میرے حاصل نہین ہوتی ای عزیز نزدیک عارفون
اور کاملون کے جو شخص کہ نجات عبادت سے اور ہلاکت گناہ سے چاہے وہ شخص مشرک
ہے کیونکہ سمجھا وہ ہے کہ نجات دینے والا اور ہلاک کرنے والا سوائے حق سبحانہ کے نہین
جانتا اور نفع اور ضرر پہونچانے والا بجز حق کے تصور نہین کرتا ای عزیز جبتک ان دو
حجاب سے باہر نہ آوے اسکو وصال حق میسر نہوگا ای عزیز حق سبحانہ ارشاد اور
خطاب فرماتا ہے طرف محبوب کے ای محبوب تمام عالم بسبب ان دو حجاب کے مجھسے محجوب
ہین بہشت اور دوزخ دین اور دنیا نیکی اور بدی قہر اور لطف قرب اور بعد خوف
اور رجا نور اور ظلمت طاعت اور گناہ پس ای محبوب تو نظر کو اپنے ان ہر دو حجاب سے
اٹھا تا جمال سے میرے مشرف ہوگا تو ای عزیز ہر ذرہ مین پرتو حق کا پیدا ہے مصرع
ہر ذرہ کہ مے بینیم توئی می پندارم ❊ اور منظرگاہ عاشقونکا ہے مصرع ہر ذرہ کہ می بینیم خورشید
ہویداست ❊ انا الحق منصور کا اور سبحانی بایزید کی اسی مقام سے ہے قال یکون مع اللہ غیر اللہ
دیکون مع اللہ کما فی الازل اور جب حادث نزدیک قدیم کے ہوا اثر حدوث کا باقی نہین رہا
اذا قرن الحادث بالقدیم لم یبق لہ اثر کیونکہ بوقت ظہور نور کے ظلمت معدوم ہوتی ہے اذا جاء الحق زہق

الباطل اور مرتبہ انسان کا حقیقت مین یہ ہی بیت با دوست بگو انا چو جان در تن مردم :: گر نیک بہ بینی
بحقیقت تو ہمانند :: نے آتش و نے آب نہ خاک اندر و نہ باد انا :: نے جسم نہ جسم اند نہ عقل
اندر نہ جان نماند :: اے عزیز جب تخم انسان سے شجرہ صمدیت کا پیدا ہو جائے زبان ہر برگ و
شاخ سے بجز انا الحق اور سبحانی کے جاری ہوگا اور ہر ذرہ اس جہان سے آئینہ انسان
کامل کا ہے جب اپنے کو اُنمین پاتا ہے انا لا غیری کہتا ہے اسحالت مین انسان مرتبہ کو اپنے
فراموش کرتا ہے نہ جان کو خبر جان کی نہ تن خبردار تن سے پس یہ اشارہ طرف غوث کے ہے
کہ اے غوث طریق پر ما زاغ البصر و ما طغی کے آ تو تا مجکو دیکھے اور مقام مین ولی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی کے داخل ہو اور تجلی جلال اور جمال مین نظر کو اپنے قائم
رکھو اور ہر وقت منتظر جمال با کمال میرے کا رہ تا بغیر حجاب جلال اور جمال کی مجکو دیکھنا

ورد ۲۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم اہل الجنۃ مشغولون بالجنۃ و اہل النار مشغولون بی فرمایا حق
سبحانہ نے اے غوث اعظم اہل جنت مشغول ہین ساتھ جنت کے اور اہل دوزخ مشغول ہین
ساتھ میرے اے عزیز بہشتی مشغول رہتے ہین ساتھ ناز و نعمت اور حور اور قصور تمام
نعمتون بہشت کے اور اہل دوزخ ہمیشہ یاد کرتے اور مشغول رہتے ہین طرف حق کے
نہایت دشواری اور مصیبت اور فراق مین پس اسواسطے بہشتی سے وہ ہین کہ اپنے مین
عکس پر تو جمال حق کا دیکھتے ہین اور اپنے کو ہمرنگ اس عکس کا جانتے اور بسبب مشغولی
عکس کے شخص سے محروم رہتے ہین جیسا کہ مجنون اگرچہ کمال عشق سے انا لیلی کہا لاکن
ذات لیلی سے دور رہا اور مراد دوزخی سے وہ ہین کہ انکو مشاہدہ ہین جمال حق کے حجاب
وجود اپنے کا باقی نہین رہتا یا وجود اُسکے ہمیشہ تشنہ اور محتاج اور سوز اور نیاز اور عجز
اور انکسار مین اور مشغول ساتھ حق کے رہتے ہین پس ادھر سے نیاز اور ادھر سے ناز
ادھر سے محتاجی اور ادھر سے بے پروائی ادھر سے ذلت اور ادھر سے عزت یا کلمہ ہر وقت
ادھر سے جان گذاری اور ادھر سے ناز یازی رہتی ہے بیت مراد ہر زمانے جانگذاری
ہنوز آن نازنین در ناز یازی :: اے عزیز بندہ بندہ ہے اور مولی مولی اگرچہ بظاہر ہمرنگ

مولی کا ہوا جیسا کہ لوہا صفت اور رنگ آتش کا لیتا ہی لاکن عین آتش نہین ہوتا کیونکہ
تجلیات حق سبحانہ کی بے انتہا ہین اور قبول کرنے والے تجلیات کے بھی بے انتہا ذات الحق
الوصول لا ینقطع ابدا پس گاہی عاشق عین معشوق ہوتا ہے اور گاہے نہین اور گاہے
نہ غیر نہ عین جیسا کہ سایہ شخص کا مانند شخص کے ہی لاکن عین شخص نہین اے عزیز خلقت
انسان کی آئینہ ہی واسطے دیکھنے جمال زیبا معشوق حقیقی کے بیانات کہ پرتو آفتاب حقیقی
کا اسمین چمکا اور ظہور ذات اور صفات کا تمام اسمین نمایان ہوا پس حقیقت آئینہ کی
معشوق ہی اور معشوق نہ غیر آئینہ کا ہی نہ عین آئینہ اے عزیز خلق آدم علی صورتہ یعنی
پیدا کیا حق سبحانہ نے انسان کو ذات سے اپنے واسطے ذات اپنے اور فرمایا کہ نہین ہی انسان
مگر مین تمثل لہا بشرا سویا یعنی ظہور اپنا تمثیل اور صورت مین انسان کے کیا واسطے
تماشا اپنے کے کیونکہ شوق دیکھنے کا اسکے نہایت تھا الا انی اشد شوقا الی لقاہم بیت
عاشق حسن خود است آن بے نظیر ٭ حسن خود را خود تماشا میکند ٭ پس جبتک کی عارف
ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کے نہ پہونچا ہوا س سخن کو نہ سمجھیگا یہ امر قال سے
خارج ہی اسکو حال چاہیے نہین سنا تونے کہ جبرئیل علیہ السلام بصورت اعرابی نزدیک
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نہین پہچانتے تھے پس
معرفت اور مشاہدہ اس معشوق حقیقی کا نہایت دشوار کیونکہ اسنے اپنے کو ہزار
اندر ہزار حجاب مین پوشیدہ رکھا ہی

دیگر ۴۳

قال عز وجل یا غوث الاعظم اہل الجنۃ یتعوذون عن النعیم کاہل النار یتعوذون عن الجحیم
فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث الاعظم اہل جنت پناہ چاہتے ہین بہشت سے مانند اہل دوزخ
کے کہ وہ پناہ چاہتے ہین دوزخ سے اے عزیز اہل جنت کو جس وقت دیدار حق سبحانہ کا
ہوگا پناہ چاہینگے بہشت سے یعنی رجوع نہونگے طرف نعمتون بہشت کے جیسا کہ اہل
دوزخ پناہ چاہینگے اور فریاد کرینگے عذاب دوزخ سے کیونکہ کوئی نعمت بہشت کی بہتر
نعمت دیدار سے نہین اے عزیز نزدیک عاشق صادق کے سواے دوست کے غیر کو

جمال نہین اور بجز لقاء حق کے اُنکو راحت نہین کہ لا راحۃ للمومن بدون لقاءہ اگرچہ
بہشت بہتری ہو ان نعمتون حور اور قصور سے ہی بیت صحبت حور نخواہم کہ بود
بے تو قصور ؛ با خیال تو چرا با دگرے پردازم ؛ ای عزیز کیا راز درمیان محب اور محبوب
کے ہی کہ فرمایا جو شخص کہ ساتھ غیر میرے کے مشغول ہو وہ مصاحب دوزخ کا ہی یعنی
جو چیز کہ سوائے میرے ہی وہ تمام دوزخ ہی اگرچہ بہشت پر از نعمت ہو بیت بجنت
نروم تا رخ زیبا تو نہ بینم ؛ فردوس بچہ کار آید اگر یار نباشد ؛ کہتے مین روز قیامت
اگر لیلی کو دوزخ مین ڈالین مجنون ساتھ شوق تمام کے دوزخ مین گرے بیت
با دوست کنج قفس بہشت است و بوستان ؛ بے دوست لعنت است بر سر جاہ و توانگری ؛ ای
عزیز نزدیک اہل معرفت کے ما اشغلک عن الحق فہو صنمک و طاغوتک یعنی جو چیز کہ
باز رکھے تجکو حق سے پس وہ چیز صنم تیرا اور رب تیرا ہی اور پرستش کرنے والا بت
کا کافر ہوتا ہی اور شرک پس وہ شرک لائق دوزخ کے ہی ای عزیز مرتبہ اعظمیت کا
وہ شخص رکھتا ہی کہ آتش فقر سے سوختہ اور شکستہ ہوا ہو تمام خلق سے واسطے ذات
حق سبحانہ کے اور ہر طرح سے محتاج ہو ساتھ ذات اصلی اور اس آتش فقر نے ماسوی
اللہ کو جلا دیا ہو بلکہ بوقت اتمام فقر کے فقر بھی سوختہ ہوا ہو پس جب غوث اعظم
موصوف ساتھ اس صفت کے تھے اسلیے حق سبحانہ نے ساتھ لفظ اعظم کے صفت فرمایا
کہ ای غوث اعظم کیونکہ حجاب نہین رہتا درمیان اس سوختہ اور شکستہ کے اور
درمیان حق سبحانہ کے کہ فرمایا انا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی پس اس قول سے اشارہ
طرف عاشق کے ہی کہ مین نزدیک ایسے سوختہ اور شکستہ کے ہون پس تو بھی نزدیک
اسکے جا اور مجکو پا اور وہ سوختہ اور شکستہ ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
کیونکہ الفقر فخری تاج اُنکا ہی اور مراد فقر سے رجوع ہونا طرف حق سبحانہ کے ہی
اور مراد سوختہ اور شکستہ سے گدایان اولیاء امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین
کیونکہ مقصود قلوبہم سے یہی ہی ورنہ بجز ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرا
سوختہ تر اور شکستہ تر نہین پس فرمایا حق سبحانہ نے کہ ای غوث تو مجکو نزدیک پا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پایہ گاہ

فقرہ ۲۵

قال عز وجل یا غوث الاعظم اہل القرب یستغیثون عن القرب کا اہل البعد یستغیثون عن البعد
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اہل قرب فریاد کرتے ہین قرب سے جیسا کہ اہل بعد
فریاد کرتے ہین بعد سے ای عزیز جب اہل قرب ساتھ قرب مستغرق ہو کر تجلی اور ذاتی
کے بیچ پہنچتے ہین قرب صفاتی اور افعالی سے فریاد کرتے ہین یعنی یہ قرب انکو بعد
نظر آتا ہی اور جب موحد نے دریاے ذات مین غوطہ لگایا اور شعور ہستی اپنے سے بیشعور ہوا
اگر اسوقت کچھ شعور پیدا ہو کر قرب نظر آوے فریاد کرتا ہی ایسے قرب سے کیونکہ آسایش
اور آرام مقام مین ذات کے ہی کہ وہ مقام تمکین کا ہی اور قرب اور بعد مقام تلوین کا
پس یہ قرب اور بعد ہر دو حجاب ہین جو شخص کہ ان ہر دو سے گذرا ساتھ حق
کے واصل ہوا پس فریاد ہر شخص کی اپنے مرتبہ مین ہی حسنات الابرار سیئات المقربین
وحسنات المقربین سیئات الخاصین فالمخاصون علی خطر عظیم بیت حوران بہشتی را
دوزخ بود اعراف :: از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است :: جب سالک تمام
مراتب کو طی کرتا ہی اسوقت ان فریادون سے رہائی پاتا ہی ای عزیز سمجھ اس سخن کا کام
ہر شخص کا نہین بیت ہنوز از کاف کفرت ہم خبر نیست :: حقائقہاے ایمان راچہ دانی
ای عزیز ہر مرتبہ مین بمقدار اس مرتبہ کے لطافت اور کثافت ہی یعنی جبتک کہ شعور اور
خودی اور ہستی باقی ہی فریاد قرب اور بعد اور وصل اور فصل کا بھی باقی ہی اور جب یہ
شعور اور خودی اٹھ جاے فریاد بھی نہین رہتی فافہم ای عزیز خوراک عاشقونکی مشاہدہ
لقاء حق سبحانہ کا ہی یہی مراد ہی وہو یطعمنی سے اور پینا انکا ہمکلام ہونا ہی ساتھ حق سبحانہ
کے یہی ہی مراد وہو یسقین سے اور سونا انکا ساتھ حق سبحانہ کے ہی النوم مع اللہ فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجیعوا بطونکم واظمئوا اکبادکم واعروا اجسادکم لعل قلوبکم تری اللہ
عیانا بیت من مست می عشقم ہشیار نخواہم شد :: من خفتہ معشوقم بیدار نخواہم شد
نقل ہی کہ ایک روز خواجہ ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شخص کو مراقبہ مین پایا اور کہا

کہ ای شخص تجکو لازم ہے کہ نظر طرف سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے کر وہ شخص غضب مین آیا
اور کہا کہ مین اپنے خدا کو عبدالقادر کے دیکھتا ہون طرف عبدالقادر کے کیون نظر کر دن
خواجہ نے فرمایا کہ یکبار عبدالقادر کو دیکھنا بہتر ہے ستر بار خدا کو دیکھنے سے جوان نے
سبب اسکا پوچھا خواجہ نے کہا جو جیز کہ ساتھ اپنے دیکھیگا تو باندازہ اپنے دیکھیگا اور جو شخص
کہ ساتھ عبدالقادر کے دیکھیگا تو باندازہ عبدالقادر کے دیکھیگا پس اشارہ ہوا غوث اعظم
کو کہ تو چشم روح سے طرف دل مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کر اور کام ساتھ
انکے کر اور آرام ساتھ انکے حاصل کر پس تجکو آئینہ مین احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ
کریگا تو فی احسن صورۃ امرد شاب پس یہ کشش طرف سے معشوق کے ہے وگرنہ کوشش سے
عاشق بیچارہ کے کیا ہوسکے بیت اگر از جانب معشوق نباشد کششی :: کوشش عاشق
بیچارہ بجائے نرسد :: پس غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہمیشہ ساتھ دل حاضر اور ناظر کے
تصور اور مراقبہ مین ہوکر آئینہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال معشوق
حقیقی کا مشاہدہ فرماتے اور ذات مین اپنے گمنے والے کو الفقر فخری کے پاکر رتبہ فقر کا
حاصل کرتے اور مقام تخلقوا باخلاق اللہ واتصفوا باوصاف اللہ کا سیر ہوتا اور ہمرنگ
معشوق حقیقی کے ہوجاتے بعد اسکے طرف زنگ ہی کے نہ رجوع ہوتے کہ الواصل لا یرجع

دیگر ۳۰

قال عزوجل یا غوث الاعظم من شغل لسوائی کان صاحبہ فی النار یوم القیامۃ فرمایا حق
سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ مشغول ہو طرف غیر میرے ہوگا وہ غیر رفیق اسکا
دوزخ مین روز قیامت کے ای عزیز جو شخص کہ ساتھ مراقبہ ذکر اور فکر کے اور ساتھ مجاہدہ
اور توجہ باطن کے اپنے مین سیر نکیا ہرگز جمال و فی انفسکم افلا تبصرون کا نہ دیکھیگا اور
ہو معکم اینما کنتم کو ہرگز نہ پائیگا اور روح مین تجلی حق کی حاصل نہ کریگا پس حق سبحانہ
ایسے شخص کو مبتلا کرتا ہی ساتھ نماز ظاہر اور تسبیح اور زہد اور تقوی کے اور ساتھ اس
چیز کے کہ تعلق قالب سے رکھتی ہی پس عمل ظاہر کا تعلق قالب سے ہے اور عمل باطن کا
تعلق روح سے ای عزیز تو نہین جانتا نماز کیا شی ہی اور تسبیح اور زہد کیا چیز اور تقوی کی

کسکو کہتے ہین پس نماز عاشقون کی ترک وجود ہی اور نماز زاہدون کی رکوع اور سجود
اور نماز عاشق کی بغیر رکوع اور سجود کے ہی اُس مقام مین مومن اور ترسا اور جہود
یکسان ہی نہ تمیز عیسی اور موسی کا اور نہ فرعون اور نہ نمرود کا جب عارف پر غلبہ
سلطان عشق کا ہوتا ہی محو کردیتا ہی تمام قبلون کو اور نہین رہتا سواے قبلہ جمال
معشوق حقیقی کے بیت ع اے نماز بجان است وا کما باد نیند کرده توجہ دائی نماز مستانرا
پس عاشق صادق مشتاق ہمیشہ مصلے پر آتش شوق کے نماز بغیر رکوع اور سجود کے ہران
ادا کرتا ہی اور کوئی وقت خالی نماز سے نہین رہتا الذینہم فی صلوٰتہم دائمون اور
مراد اس نماز سے وصال اور اتصال ہی ساتھ حق سبحانہ کے پس راہ وصال حق کی نہ آسمان
پر ہی نہ زمین مین نہ جنگل اور دریا مین نہ آب و خاک و باد و آتش مین پس جہت راہ حق کی
روح مین تیرے ہی لازم ہی کہ اُس راہ سے جاتا واصل حق ہووے تو بیت خدا را
کاندرون جان ہر انسان توئی ؛ ظلمت کفر است از تو نور ہر ایمان توئی بیت جو ہست
ظاہر و باطن گرفتہ قدرت تو ؛ بجان خویش نگر آشکار و نہان را بیت اگر در سجدہ یابم
بہ پیش بت کنم سجدہ ؛ اگر یابم خریداری فروشم زہد و تقوی را ؛ بیت از دل انسان
شدہ گم گردہ خطاب معکم ؛ گوی و فی انفسکم در دل مسعود بیا ؛ من کان فی ہذہ اعمی
فہو فی الآخرۃ اعمی ای عزیز جو شخص کہ آئینہ مین روح کے جمال اللہ نہ دیکھے ذات رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی نہ دیکھیگا اور جو روح کہ تن مین داخل نہین اُسکو روح
اعظم کہتے ہین دنیا مین عاشقونکو اقسام کے تجلیات اور صورتین دکھا کر انس اور آرام
بخشتی ہی اُسکو جمال اللہ کہتے ہین اور اُس سے ملاقات ہوتی ہی کہ یلقی الروح من امرہ
علی من یشاء من عبادہ رباعی چون جمالت صد ہزاران روے داشت ؛ بود در ہر
روے دیداری دگر ؛ لاجرم ہر ذرہ بنمود یار ؛ ہر جمال خویش رخسارے دگر یعنی مرا دیہ
ہی کہ جو شخص ہمرنگ اُسکا اِس جہان مین نہو اُس جہان مین بھی نہوگا اور ہمرنگ ہونا
موقوف اوپر معرفت کے ہی اور معرفت بغیر مشاہدہ کے حاصل نہین ہوتی پس بعضے صفات
معشوق کے سنکر عاشق ہوے ہین اور بعضے ساتھ عین الاعیان کے معاینہ کرکے الفت

پیدا اگر کہے ہمرنگ ساہوے ہیں بیت ازان خوشتر ازین بہتر چہ باشد ؛ کہ ناگہ ہر رسد یاری
بیاری بابیت چشم تطاولات زمی ہم لعلش از مستی چکان ؛ مست وخراب وبیخبر در چشم
ہشیار آمدہ ؛ یہ مقام یگانگی کا ہی نہ بیگانگی کا زبان قال سے بیان میں نہیں آتا اسکو
حال چاہیے

دیگر ۳۳

قال عز وجل یا غوث الاعظم ان لی عبادا سوی الانبیاء والمرسلین لا یطلع علی احوالھم احد من الانبیاء
ولا احد من اہل الآخرۃ ولا احد من اہل الجنۃ ولا احد من اہل النار وما خلقتھم للجنۃ ولا للنار ولا للحور ولا للقصور
ولا للغلمان فطوبی لمن آمن بھم وان لم یعرفھم یا غوث الاعظم انت منھم وھم اصحاب البقاء المحترقون
بنور اللقاء ومن علاماتھم فی الدنیا اجسامھم محترقۃ من قلۃ الطعام والشراب ونفوسھم
محترقۃ عن الشھوات وقلوبھم محترقۃ عن الخطرات وارواحھم محترقۃ عن الخطیات وھم اصحاب
البقاء المحترقون بنور اللقاء فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم تحقیق واسطے میرے بندے
ہیں سواے نبیوں اور رسولوں کے کہ خبردار نہیں ہی احوال سے انکے کوئی شخص اہل دنیا
سے اور نہ کوئی اہل آخرت سے اور نہ کوئی اہل جنت سے اور نہ کوئی اہل دوزخ سے اور
نہیں پیدا کیا میں نے انکو واسطے جنت کے اور نہ واسطے دوزخ کے اور نہ واسطے ثواب کے
اور نہ واسطے عذاب کے اور نہ واسطے حور کے اور نہ واسطے قصور کے اور نہ واسطے غلمان کے
پس خوشی ہی واسطے انکے کہ ایمان لائے ساتھ ان بندوں کے اگرچہ نہیں پہچانتے ہیں
ان بندوں کو ای غوث اعظم تو انھیں بندوں میں سے ہی کہ وہ بندے اصحاب لقا ہیں اور سوختہ
ہیں ساتھ نور لقاء حق سبحانہ کے اور نشان علامتوں سے انکے دنیا میں یہ ہی کہ جسم انکے سوختہ ہیں
کم کھانے اور پینے سے اور نفس انکے سوختہ ہیں خواہشوں نفسانی سے اور دل انکے سوختہ ہیں
خطرات سے اور ارواح انکے سوختہ ہیں خطیات سے پس وہی لوگ اصحاب لقا ہیں جلے
ہوئے ساتھ نور شوق لقاء حق سبحانہ کے ای عزیز بسبب نہایت محبت کے غیرت حق سبحانہ کی
نہیں چاہتی کہ کسی غیر پر ان خاصان اور مقبولان بارگاہ کو ظاہر کرے یا حال سے انکے
واقف کر دے کیونکہ اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری شان میں انکے ہی اور وہ خاصان

حق ہمیشہ قبہ مین نور عظمت کے اور پردہ مین پردہ دل عزت کے رہتے ہین اے عزیز اگر ایک
شخص کے چند محبوب ہوں ضرور ایک محبوب دوسرے سے رشک کرتا ہی جیسا کہ حدیث
شریف مین وارد ہی کہ جب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام مین قاب قوسین او ادنیٰ
و فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کے پہونچے ایک شخص کو دیکھا کہ سرسے پانون تک
کمل مین چھپا ہوا لوٹ رہا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیرت آئی جناب الٰہی مین عرض
کیا کہ ایسی جائے ادب مین یہ کون شخص ہی کہ بے ادبی کرتا ہی اور سکان نیاز مین یہ نا محکم
الٰہی ہوا کہ یہ اویس قرنی ہی پھر حضرت نے عرض کیا کہ مجکو ملاقات کا بہت اشتیاق ہی
حکم ہوا کہ اسنے درگاہ مین میرے عہد کیا تھا کہ مجکو ہر دو جہان مین پوشیدہ رکھو اور مجکو
کسی پر ظاہر نہ کرنا کوئی حال سے میرے واقف نہو پس مین نے بھی اسکے ساتھ یہی وعدہ
کیا تھا اے عزیز یہ کیا اضافت خاص ہی واسطے اخص الخاص کے کہ ان لی عباداً سوی
الانبیاء والمرسلین اگر نکتہ اس اضافت کا ظاہر کیا جاوے تمام عالم زیر و زبر ہوجاے لاکن
ایک رمز حضرت محبوب رب العالمین رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ الولایۃ افضل من النبوۃ
بیت در خلوت گدایان مرسل کی جا بگنجد * در تنگناے معنی صورت چہ کار آید * چونکہ
افشاء السر الربوبیۃ کفر اسواسطے زبان کھینچا مین نلاے اور اظہار اسکا نہ کیا لا یطلع علی احوالہم احد
کیونکہ یہ خاصان حق محبوب بارگاہ کے اور معشوق اللہ کے ہین ظہور انکا مخصوص واسطے ظہور
ذات حق کے ہی پس یہ خاصان حق طرف بہشت اور حور اور قصور کے نہین مشغول ہوتے
اور طرف عسل اور لبن ہین کے نظر نہین کرتے پس بہشت انکی دوسری ہی کہ ان لہ جنۃ لیس
فیہا حور ولا قصور ولا لبن ولا عسل یتجلی ربنا ضاحکا اور پیدا ہونا انکا واسطے بہشت
اور حور قصور کے نہین بلکہ واسطے معرفت اور محبت ذات حق کے ہی چنانچہ پیدا کی
حق سبحانہ نے بینائی انکی واسطے نظر کرنے جمال باکمال اپنی کے اور سماعت انکی واسطے سننے
کلام اپنی کے اور قلب انکا واسطے محبت اپنی کے سلطان المحبوبین اکثر دعا فرماتے اللہم
اجعلنی فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی قلبی نوراً و فی لسانی نوراً و اجعلنی نوراً اے
عزیز یہ تمام محبوب بسبب اتباع سلطان المحبوبین کے نور ہوے ہین یعنی محبوب حقیقی کی

ندا باقی پر کیا ہمیشہ باقی رہی ہین اے عزیز آتش ظاہر کی ہر شی کو ہمرنگ اور ہم صفت اپنا
کرتی ہی اگر نور حق سبحانہ کا کسی چیز پر غالب آوے اور اُسکو ہم صفت اپنا کردے اور ظاہر
اور باطن اُسکا نور ہو جاوے کیا عجب ہی پس یہ خاصان حق صفت اور تصرف حق کا
رکھتے ہین اور متصف ساتھ اوصاف آلہی کے کہ اتصفوا باوصاف اللہ ای تخلقوا باخلاق اللہ
صفت اُنکی ہی پس خوشی اور راحت ہووے اُس شخص کو کہ ایمان لایا اُن خاصان حق پر
اگرچہ نہ دیکھا ہوا اور فی الحقیقت حال اُنکا کماحقہ کسی پر ظاہر نہین کیونکہ مقام اُنکا یہ ہی
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل پس فرمایا حق سبحانہ نے اے محبوب دُنیا
مین کوئی شخص مرتبہ حقیقی سے تیرے خبردار نہین نقل ہی کہ ایک مرید سلطان الاولیا
رضی اللہ عنہ کا دوسرے شہر مین پہونچا اور خدمت مین کسی بزرگ کے حاضر ہوا کہ وہ
مرتبہ قطبیت کا رکھتے تھے بعد ملاقات کے قطب نے ایسا فرمایا کہ مین ہمیشہ درگاہ حضرت
حق مین حاضر رہتا ہون کبھی شیخ کو تمھارے اُسجا نہین دیکھا وہ مرید غریب حیران پریشان
فکر زدہ ہو کر خدمت مین سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا بعد ملاقات کے حضرت
نے فرمایا کہ احوال اندر والو نکا باہر والے نہین جانتے کیونکہ مقام محبوبونکا اندرون پردہ
عظمت اور سراچہ عزت کے ہی کہ اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری شان مین اُنکے ہی
پس جو لوگ کہ دروازہ پر ہون حال سے اندر والون کے بے خبر رہتے ہین ؛

دیگر

قال عز وجل یا غوث الاعظم اذا جاءک العطشان فی یوم شدید الحر وانت صاحب الماء
البارد ولیس لک حاجۃ بالماء فلو کنت تمنعہ فانت ابخل الابخلین فکیف امنعہم رحمتی وانا
شہدت علی نفسی بانی ارحم الراحمین فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جسوقت آوے
نزدیک تیرے پیاسا اُس دن کہ نہایت گرمی ہو اور تو مالک پانی سرد کا ہی یعنی
نزدیک تیرے پانی سرد ہی اور تجکو ساتھ اُس پانی سرد کے حاجت نہین پس اگر منع کر
اور پانی نہ دیوے تو اُس پیاسے کو ہوگا تو بخیل زیادہ بخیلون کا پس کیونکر باز رکھونگا
مین رحمت سے اپنے اُنکو اور گواہی دیتا ہون مین اوپر ذات اپنی کے کہ مین رحم کرنے والا

زیادہ رحم کرنے والوں کا ہوں اے عزیز حق سبحانہ فرماتا ہے کہ میں محتاج نہیں ہوں تمام شئی
مالک میری اور نزدیک میرے ہر کسیکو ان اشیا سے محروم نہیں رکھتا اور بسبب طاعت
اور بندگی کے زیادہ نہیں دیتا اور بباعث گناہ اور نافرمانی کے کم نہیں کرتا دنیا اور نہ
آخرت میں بمقدار حاجت کے پہونچاتا ہوں اے عزیز اذن فرمایا حق سبحانہ نے غوث اعظم
کو کہ اے غوث جو طالبان کہ تشنہ ہیں واسطے دیدار انوار جلال اور جمال ہمارے کے اور دیدہ
روح کو کشف غیب سے بند کرکے مراقبہ خاص واسطے ہمارے کیے ہیں اور منتظر لقا ہمارے
ہوئے ہیں مگر بسبب حائل ہونے حجابات کے قید فراق اور دوری میں پڑے ہیں اور
متصل اور واصل ساتھ ہمارے نہیں ہو سکتے پس اے غوث اگر وہ طالب نہایت تشنگی
سے واسطے شراب وصل ہماری کے نزدیک تیرے آدیں تو انکو جان طرفۃ العین میں دیکیا
ہمارے پہونچا اور واصل کر کیونکہ تو صاحب مار بار دہی اور مراد مار یار دسے آب حیات
ہے جسکو رویت جمال اللہ کہتے ہیں اے غوث تو مانند داؤد علیہ السلام کے ہو جا یا داؤد
اذا رأیت لی طالباً فکن لہ خادماً اور تجکو حاجت وصال کی نہیں کیونکہ مرتبہ تیرا فراق اور وصال
ہر دو سے بلند تر ہے اور تجکو ایسا مقام عطا فرمایا ہے کہ کوئی خلق حال سے اس مقام کے واقف
اور خبردار نہیں پس اگر تو ایسے طالب کو طلب سے ہمارے باز رکھے اور شربت دیدار اسکو
نہ پلا دے اور تشنگی کو اسکی دور نہ کرے البتہ ہوگا تو بخیل زیادہ بخیلوں کا یعنی جو کچھ نزدیک
تیرے ہے ان طالبوں کو دکھا اور توجہ ارشاد فرما تا وہ طالبان ہمرنگ تیرے ہو جاویں
ساتھ اس چیز کے کہ تجھمین ہے اور حق میں عاشقوں کے ارشاد فرمایا کیف امنع رحمتی کیونکر باز
رکھوں میں جمال باکمال سے عاشقوں کو اپنے کیونکہ انا شہدت علی نفسی بانی ارحم الراحمین
گواہی دیتا ہوں میں اوپر ذات اپنی کے کہ میں رحم کرنے والا زیادہ ہوں تمام اولیاء اللہ رحم
کرنے والوں سے یعنی جو افعال کہ اولیاء اللہ سے صادر ہوتے ہیں بطفیل اور بواسطہ
میرے ہے اور جو افعال کہ مجھسے ظاہر ہوں مستقل ذات سے میرے ہیں پس مریدان روح سے
میر کے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور عاشقان ذات سے میرے بغیر واسطہ کے پس نہایت
فرق ہے درمیان ہر دو کے فرمایا حق سبحانہ نے سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ

الحق الا انتم فی حریتہ من لتقار بہم بیت یک ذرہ عنایت تو ای بندہ نواز: بہتر زہزار رسالہ التسبیح و نمازہ: ای محبوب تو دریا رحمت کا ہی اور ساتھ کوئی چیز کے محتاج نہین جو پیاسا محبت کا ہی سوختہ فراق کا نزدیک تیرے آوے اور ساتھ صدق دل کے رجوع ہو اسکو سیراب محبت سے کر دے اور ساتھ جمال باکمال تیرے پہونچا دے یعنی جیسے کہ ذات تیری اوپر بندونکے ارحم الراحمین ہی اسی طور تو بھی اوپر طالبون اور مریدون اور معتقدون اپنے کے ارحم الراحمین ہو فافہم

دیگر ۳۹

قال عز وجل یا غوث الاعظم ما بعد عنی احد من المعاصی وما قرب منی احد من الطاعات الا بعد الانکار فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم نہین ہی کوئی دور میرے سے بسبب گناہ کرنے کے اور نہین ہی کوئی نزدیک مجھسے بسبب طاعت اور بندگی کرنے کے مگر بعد انکار کے الخ ہر دو ای عزیز گناہ سبب دوری کا نہین اور نہ طاعت سبب نجات کا بلکہ نزدیکی فضل سے حق سبحانہ کے ہی اور دوری قہر سے اسکے پس بندگی بغیر قبول ہونے کے سبب نزدیکی کا نہین اور معصیت بجز قہر کے سبب دوری کا نہین اکثر بزرگ مرتکب گناہ کے ہوئے ہین اور انکو فضل حق سے قربت حاصل ہوئی جیسا کہ خواجہ حبیب عجمی ربا خوار تھے اور بشر حافی شراب خوار اور فضیل بن عیاض راہ زن اور اکثر آدمی طاعت کیے اور انکو دوری میسر ہوئی جیسا کہ ابلیس اور بلعم اور برصیصا ای عزیز کام حق سبحانہ کے بے علت ہین من قبل قبل بلا علۃ ومن رد رد بلا علۃ ای عزیز قرب اور یگانگی نام اس حالت کا ہی کہ عاشق اور معشوق ایک ہو جاوین یعنی معشوق عاشق کو بغل مین لیکر کہے انا انت وانت انا جیسا کہ ایک وقت رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بغل مین لیکر فرمایا لحمک لحمی ودمک دمی عینک عینی وسمعک سمعی وبصرک بصری الخ اسوقت بجز علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی شی دوسری نظر مبارک مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھی یہی حال تھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ حق سبحانہ کے کہ فرمایا فوضع یدیہ علی کتفی اور یہی مراد ہی فرمان حق سبحانہ سے کہ اوحی الی عبدہ ما اوحی اس مقام مین عشق اور عاشق اور معشوق ہر سہ ایک ہین

بیت این جہان صورت است ومعنی دوست ؛ ور بمعنی نظر کنی ہمہ اوست ؛ اے عزیز
ازل میں ذات حق سبحانہ کی موجود تھی اور نہ تھی کوئی شی ساتھ اُسکے کان اللہ ولم یکن
معہ شی اسی طرح فی الحال موجود ہے اور نہیں ہے کوئی شی ساتھ اُسکے ہو الآن کما کان
اور نہو گا کوئی ساتھ اُسکے ابد میں ہمیشہ فلا یکون مع اللہ غیر اللہ پس تغیر نہیں ہوا ذات
اور صفات اور افعال اور اسماء میں حق سبحانہ کے بسبب پیدا ہونے اس جہان کے
وہو لا یتغیر بذاتہ ولا بصفاتہ ولا فی افعالہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان پس یہ جہان
نمودار صورت پاک فیض حق سبحانہ کا ہے ما فی الوجود الا اللہ اور باطن اس جہان
کا حق ہے پس وہی ہے کہ ساتھ ان صورتوں اور شکلوں مختلفہ کے ظاہر ہوا ہے اور
جہان قایم ساتھ حق کے ہے اور عکس ہے شخص کا رباعی نمائی حسن خود در ہر
نوع دگر ؛ چونکہ در معنی بہ بینیم واحد و یکسان توئی ؛ توئی صورت توئی معنی کہ ہم
مسجود دیری ؛ توئی در دل توئی در تن کہ ہم عشق است و ہم جانی ؛ پس جبتک
کہ معشوق عاشق کو ہمرنگ اپنا نہ کرے عاشق کو دعوی اتحاد کا جائز نہیں بلکہ
نقد کفر اور نہیں روا ہے کہ میں سو تو اور تو سو میں کیونکہ اگرچہ عاشق متصف ساتھ
اوصاف معشوق کے ہوا لیکن دو صفت سے خالی رہتا ہے ایک صفت ربانیت
دوسری صفت الوہیت جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا لا فرق بینی وبین ربی الا بصفتین
صفۃ الربانیۃ وصفۃ الالوہیۃ وجودنا منہ وقیامنا بہ ہرگز عاشق عین معشوق نہیں ہوتا
اور اگر عین معشوق ہو جاوے معشوق خود ظہور اپنا عاشق میں کرتا ہے اُسوقت جو
عاشق کا باقی نہیں رہتا بحکم جاء الحق وزہق الباطل پس معلی معلی ہے اور بندہ بندہ
اے عزیز گاہے کہتا ہے فاستقم کما امرت اور کبھی فرماتا ہے فانک باعیننا اور گاہے طعنہ
کرتا ہے عبس وتولی ان جاءہ الاعمی اور کبھی ساتھ لطف اور محبت کے اشارہ
فرماتا ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ ولما خلقت الافلاک ولما خلقت الاکوان گاہے
کہتا ہے انا الطلب رضاک یا محمد اور کبھی فرماتا ہے انک لا تہدی من احببت پس مقام
عشق میں اس طرح کے عجز باکثر ہوتے ہیں پس فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث یہ قریبہ

اور لیئے ہر دو حجاب ہین اور سد راہ دل ہر دو سے اٹھا اور محجوب ہا

دیگر ۳۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم لو قرب منی احد لکان من اہل المعاصی لانہ من اصحاب العجز والندم قال یا غوث الاعظم العجز منبع الانوار والعجب منبع الظلمۃ فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر قریب ہووے میرے سے کوئی شخص البتہ ہوگا وہ شخص اہل معاصی سے کیونکہ وہ اہل عجز اور ندامت سے ہی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم عاجزی چشمہ نور کا ہی اور تکبر چشمہ ظلمت کا ای عزیز عاجزان اور پشیمان قریب زیادہ ہین رحمت الہی سے کیونکہ خواہان مغفرت کے اہل عصیان ہین اور تشنگان آب رحمت کے اہل ندامت اور نظر کرنے والے قدرت کے اہل عجز ای عزیز کوئی عاشق سے پشیمان زیادہ اور عاجز زیادہ نہین نہ منہ دکھانیکا نہ پانون بھاگنے کے نہ طاقت چھوڑنے کی نہ نصیبہ ملنے کا بیت نہ بخت و دولت آنکہ کہ با تو بنشینم ؛؛ نہ صبر قوت آنکہ کز تو در گذرم ؛؛ اگر کوئی سوال کرے کہ کس وجہ سے اسکو معاصی کہتے ہین جواب یہ ہی کہ وہ شخص کوئی کام لائق اپنے نہین رکھتا فافہم ای عزیز جبتک کہ صفائی قلب کو حاصل نہوگی عشق پیدا نہوگا اور جب عشق پیدا نہو قرب بھی میسر نہین وہو من تنزل القلب عن القالب بعد ما خلع وصفی ونقی من رجس الدنس اور جو شخص کہ واصل ہوا بعد وصول کے طرف اپنے رجوع نہین کرتا کہ الواصل لا یرجع پس عشق کیمیا گر ہی کہ صورت کو عاشق کے ساتھ رنگ معشوق کے زر خالص کر دیتا ہی اور جو شخص کہ بہشت پرست ہو خدا پرست نہین ہوتا اور جو شخص کہ پیر پرست ہو بشاید اور حق پرست ہوتا ہی پس ای عزیز جبتک کہ پیر پرست نہوگا تو خدا پرست کیونکر ہوگا نقل ہی کہ ایک مرید نام غوث پاک رضی اللہ عنہ کا لیکر پانی پر دریا کے روانہ ہوتا اور جب نام اللہ لیتا غوطے کھاتا اور غرق ہوتا اسی واسطے کہتے ہین لا دین لمن لا شیخ لہ پس جو چیز کہ ساتھ علم الیقین کے جانا ساتھ عین الیقین کے حاصل کرتا ہی اسی واسطے کہتے ہین من عرف اللہ لا یقول اللہ ومن یقول اللہ لا عرف اللہ وصول طریقت کا یہ ہی کہ تمام عالم مین مشاہدہ پیر کا کرے بلکہ اپنے مین جمال پیر کا دیکھے اور روح مین پیر کے حق کو یا کر تصور اسکا قایم کرے یہانتک کہ کوئی شی بجز حق کے نظر نہ آوے کیونکہ واسطے اسی تصور کے پیر کرنا تھا جب یہ تصور قایم ہوگا

فانی اس تصور مین ہوا واصل حق ہو جاتا ہی اور واسطہ پیر کا درمیان مین نہین رہتا ہی بیت
چون درآید وصال را حالہ ۔ سر دشا گستگی رکے دلالہ ۔ اور وصول حقیقت کا یہ ہی کہ جسنے
جمال حق کا روح مین پیر کے پایا اور ساتھ اسکے واصل اور ہمرنگ ہوکر متصف ساتھ صفات
اسکے ہوا پس وہ شخص ہر ذرہ مین معاینہ اسکا کریگا اور موحد اس مقام مین ہو کر مرتبہ
فانی لا موجود الا اللہ کا اسکو حاصل ہوگا اور وصول معرفت کا یہ ہی کہ عارف صورت ہر شی کی نماہی دیکھتا
اور جلوہ معشوق نازنین حقیقی کا مشاہدہ کرتا ہی پس اس مشاہدہ کو وہ شخص چاہیے کہ سرمہ
معرفت کا چشم مین اپنے لگا ہو بیت کجاست دیدہ کہ آن کحل معرفت دارد ۔ وگرنہ جلوہ ذات
نازنین کجاست کہ نیست ۔ اے عزیز شریعت طریقت حقیقت کسی ہی ریاضت اور کسب سے
حاصل ہوتی ہی لاکن معرفت فضل اور عنایت الٰہی سے نصیب ہوتی ہی نہ ساتھ عبادت کے
پس جب وہ عارف عالم معرفت سے عالم شریعت مین آوے حال اسکا یہ ہوتا ہی ان صلیت
اشرکت وان لم اصل کفرت اسی واسطے کہتے ہین حسنات الابرار سیئات المقربین اے عزیز ظاہر
بینان اس معاملہ سے خبردار نہین کہ ہر وقت زبان حال سے گوش جان مین ندا پہونچتی ہی کہ انی
انا اللہ الم تری الی ربک فرمایا حق سبحانہ نے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اور یہ نہین جانتے
کہ من نظر الی معبودہ سقط عن عبادتہ جب سالک اس مقام مین آتا ہی قرب اور اتحاد منہ دکھاتا ہی
اور مستیہ ہوتا ہی اور ہرگز مخذول نہین ہوتا

دیگر الہام

قال عزوجل یا غوث الاعظم اہل المعاصی محجوبون بالعصیان واہل الطاعۃ محجوبون بالطاعۃ
ولی ورائہم قوم آخرون لیس لہم غم المعصیۃ ولاہم الطاعۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم
گناہگار محجوب ہین بسبب گناہ کے اور اہل طاعت محجوب ہین بسبب طاعت کے اور واسطے
میرے بندہ ہین اخص الخاص سواے ان گناہگار اور اہل طاعت کے کہ نہین ہی انکو غم
گناہ کا اور نہ غم طاعت کا اے عزیز اہل معاصی اس سبب سے محجوب ہین کہ مغفرت حق سے
ناامید ہوے ہین اور اپنے کو اہل دوزخ سے جانکر موجب عقاب اور عذاب کا اور بعید رحمت
حق سے جانتے ہین اور عشق سے محجوب ہوے ہین اور اہل طاعت رستگاری اور رہائی

انہی دوزخ سے لسبب طاعت کے اور پہونچنا بہشت مین لسبب عمل نیک کے سمجھے ہین اور حضرت حق سے محجوب ہوے ہین اے عزیز ہر دو گروہ بعید ہین درگاہ حق سے ایک ساتھ حجاب ظلمانی کے دوسرے ساتھ حجاب نورانی کے اور ایک ساتھ حجاب دنیا کے اور دوسرے ساتھ حجاب عقبی کے اور سواے ان ہر دو گروہ کے ایک قوم علیحدہ ہی انکو عارفان کہتے ہین وہ ان ہر دو حجاب کو اٹھائے ہین اور ہلاک کرنے والا اور نجات دینے والا اور مالک ثواب اور عذاب کا حضرت حق کو جانتے ہین اور وہ نظر ہمت کی دو جہان پر نہین ڈالتے وما زاغ البصر وما طغی وما توفیقی الا باللہ و لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور خطرہ معصیت کا اور ہمت اپنی اوپر طاعت کے نہین رکھتے اور خواہش حور اور قصور کی نہین کرتے اور پریشان خاطر عذاب اور ثواب سے نہین ہوتے اور سواے حق کے مشاہدہ نہین کرتے پس وہ دو جہان سے فارغ ہین اے عزیز اہل قرب وہ شخص ہی کہ ہمرنگ ہوا ہو ساتھ حق کے اور اگر کوئی شی حجاب اُسکو ہوجاے بیقرار ہو کر التجا کرتا ہی واسطے وصال اور اتحاد کے بغیر حجاب اُس شی کے اور اہل بعد وہ شخص کہ مقید ہی زندان دنیا اور قالب مین اور فریاد کرتا ہی رہائی سے اُسکی تا وصال حق کا جنت مین میسر ہو کر ما فی الجنۃ احد سوی اللہ پس جنت خاص عاشقونکی ذات حق سبحانہ کی ہی اور سالک بعد مشاہدۂ جمال باکمال حق کے عاشق ہوتا ہی اور جب عشق کمال کو پہونچا اپنے کو عین معشوق پاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خود معشوق ہون عاشق کہان ہیت آن شد کہ بد یار توے بودم شاد + از عشق تو پرواے خودم نیست اکنون + پس اگر ایسا مقرب گناہ کرے حسنات ہوجاتے ہین اور مقرب اسے عاشق مراد ہی کیونکہ ہمیشہ مشاہدہ مین معشوق حقیقی کے رہتا ہی اے عزیز جب مطیع اور فرمانبردار کو جنت الماوی میسر ہوتی ہی نعمتون جنت حور اور قصور مین مشغول ہو کر حق کو فراموش کرتا ہی کہ الجنۃ سجن العارفین پس حق دور ہی اُسنے اور جو شخص کہ بعد وصول اور ہمرنگ ہونے کی عبودیت کو پیش نظر رکھے یہ گناہ عظیم ہی پس وہ شخص باوجود ایسے گناہ کے نزدیک زیادہ ہی حق سے اے عزیز حق سبحانہ عاشق ہی اور اولیا گناہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معشوق پس یہ گناہ بمنزلہ کرشمہ اور ناز کے ہی کہ حال سے اُسکے عاشقان خوب واقف ہین جیسا کہ محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ نے فرمایا

کہ درمیان عاشق اور معشوق کے ایک حالت ہی کہ عاشق طالب وصال کا ہوتا ہی اور معشوق ناز اور کرشمہ اور اعراض اور اغماز فرماتا ہی پس شوق ذوق عاشق کا زیادہ تر ہوتا ہی کیونکہ جو لذت اور ذائقہ فراق مین ہی وصال مین نہین پس ای معشوق جدائی چاہتا ہون مین تجھسے نہ وصال جیسا کہ زلیخا نے فرمایا کہ اگرچہ یوسف نافرمانی میری کرتا ہی لاکن مین نزدیک زیادہ ہون اس سے کیونکہ مین عاشق ہون اور وہ معشوق اور معشوق قید مین عاشق کے نہین رہتا اور باوجود کنیزکان رکھنے کے زلیخا ذات سے خدمت یوسف کی بجالاتی یہ سبب عشق کا تھا اور جیسا کہ محمود کہ ہزارون غلام حسین اور خوبصورت اور حکومت اور پادشاہت رکھتا تھا جب ایاز پر عاشق ہوا غلام اُسکا ہو گیا پس محمود نے بسبب عشق کے صفت غلام کی پیدا کی نہ یہ کہ عین غلام ہوا۔ بیت عشق را بو حنیفہ درس نگفت ، شافعی را در و روایت نیست
بوالعجب سورۂ الیست سورۂ عشق ، چار مصحف از و یک آیت نیست

دیگر ۲۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم لبشر المذنبین بالفضل والکرم وبشر المعجبین بالعدل والنقم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم خوش خبری دے گناہگاران امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ فضل اور کرم میری کے کیونکہ ہی انہ مذنبۃ وانا رب غفور رادر بشارت دے اور آگاہ کر کافرونکو ساتھ عدل اور انتقام میری کے کیونکہ ویل یومئذ للمکذبین ہذہ جہنم التی کنتم توعدون اصلوہا الیوم بما کنتم تکفرون ای عزیز نیکی کرنے والے تکیہ اور اعتماد اوپر عبادت اور بندگی کے کرتے ہین اور نظر گناہگار ونکی اوپر فضل اور کرم حق کے ہی ای عزیز عادت پادشاہونکی ہی کہ عجب اور تکبر اور فخر کرنے والے کو دوست نہین رکھتے کیونکہ یہ تمام اسباب خزانہ مین اُنکے موجود ہی مگر گناہ اور عاجزی اور پشیمانی کو گناہگارون کے عزیز رکھتے ہین اسی طرح حق سبحانہ رحم نہین فرماتا مگر اوپر بندگان عاجز اور نادم اور عاصی کے اور اظہار مغفرت نہین کرتا مگر اوپر فاسق اور فاجر کے کیونکہ روشنی فضل اور مغفرت کی تاریکی گناہ کو چاہتی ہی اور نور ہدایت کا ظلمت ذلت اور خواری کو مثنوی چون بدیدم عفو تو عاصی طلب ، عرصۂ عصیان گرفتم زین سبب ، چون بشارت دیدم کارساز

ہم برسنت خود دربادم پردہ باز × ای عزیز ارشاد ہی محبوب کو کہ اے محبوب تو موصوف ہی
ساتھ صفات سیری کے لازم ہی تجکو کہ اوپر عاصیون اور عاجزون اور نادمون کے شفقت
کر اور یہ اوپر متکبرون اور عابدون اور خودبینون کے تکبر اور تفاخر کر کیونکہ التکبر مع المتکبرین عبادۃ ہی
ای عزیز عادت پادشاہون کی ہی کہ رعیت شکستہ اور عاجز پر رحم اور فضل کرتے ہین اور
اسیران متکبر اور خودبینو تکو خراب کیونکہ نظر اسیران متکبر کی اوپر مال اور جمال اور کمال
اپنے کے ہوتی ہی اور قہر شاہی سے کچھ اندیشہ نہین رکھتے اور نظر عاجزان اور شکستگان
کی اوپر رحم اور کرم پادشاہ کے ہوتی ہی اور کسی طرح کی نیکی اپنے سے نہین دیکھتے
ای عزیز عشق مزاج آتش کا رکھتا ہی گرم و خشک ہمیشہ دل کو گرم رکھتا ہی اور طبیعت
کو خشک اور آتش کو ساتھ آتش عشق کے نسبت بھی ہی یعنی جیسا کہ آتش جلانے
والی ظاہر کی ہی عشق بھی جلانے والا باطن کا ہی یہان لوہے کو پتھر پر مارنے سے آتش
پیدا ہوتی ہی وہان فقر کو نفس پر ضرب دینے سے وہ ان الفقر سواد الوجہ فی الدارین کا ظاہر
ہوتا ہی جسوقت آتش عشق شعلہ زن ہوتی ہی نیکا ور بار ہر دو کو جلا دیتی اور وجود عاشق کو
درمیان سے اٹھاتی ہی ای عزیز معرفت کو عقل ہی اور عشق بعقل عقل رنگ ہی بغیر بو کے اور
عشق بو ہی بغیر رنگ کے عقل سنگ ہی بغیر نمک کے اور عشق نمک ہی بغیر سنگ کے عقل مرغ ہی
ہوا پر اور عشق ہوا ہی مرغ مین مرغ کو ہوا مین نظارگی ہی اور ہوا کو مرغ مین آوارگی ای
عزیز سخن کہنے کا دوسرا ہی اور سخن عشق کا کہنا دوسرا جسکو کہ عشق سخن کا ہی منبر پر چڑھا اور جسکو
سخن عشق کا ہی گفتگو اور ہستی سے اپنے اٹھا لیں جنے کہ کہا کچھ نجانا اور جنے کہ جانا کچھ نہ کہا
کہنے والا صاحب اس مسند کا نہین کیونکہ عشق نام قیل و قال کا نہین اس اصول کو ارباب وصول
جانتے ہین نہ ارباب فضول اور یہ نکتہ ہی منطق الطیر کا ہی جو اب اسکا فضول سے
مت مانگ کیونکہ یہ نکتہ ہی ورائے قیاس کے فکر اسکی چھوڑ اور قیل و قال سے باز آ ای نظم
از عشق ندانم از کجائی × بیگانہ نمائے آشنائی × از یک نظر تو عقل کل را × بر ہم زدہ جا کہ خدائی
از رہگذرت ہزار فرسنگ × باز ارچہ بنی و
دیگر ۱۴۳

قال عزوجل یا غوث الاعظم اہل الطاعات یذکرون اللہ النعیم واہل العصیان یذکرون الرحیم
فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم طاعت اور بندگی کرنے والے یاد کرتے ہین رب کو واسطے
بہشت کے کیونکہ نظر انکی اوپر عمل اپنے کے ہی اور فکر انکی اوپر نعمت بہشت کے اور گناہ گار
یاد کرتے ہین پروردگار رحیم کرنے والے کو کیونکہ نظر انکی اوپر لطف اور کرم حق کے ہی اور
ہمت اور فکر انکی اوپر غفور اور رحیم کے ای عزیز بہشت جاے نیکون کی ہی ذکر کرنے سے
نعمتون بہشت کے اہل طاعت خوش ہوکر اپنے کو مستحق بہشت کا جانتے ہین اور گناہ گار
شرمندہ اور خجل ہوکر نظر اوپر فضل اور کرم پروردگار رحیم اپنے پر رکھتے ہین ای عزیز آدم
صفی ابو البشر صلوات اللہ وسلامہ نے نافرمانی کی اور نادم ہوکر اقرار کرنے والے ربنا ظلمنا کے ہوکے
سبب اسکے نہایت کمال کو پہونچے اور ابلیس علیہ اللعنۃ معلم ملکوت تھا عابد سات لاکھ برس کا
ہوکر اقرار کرنے والا ساتھ انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کا ہوا سبب اسکے نہایت
زوال کو پہونچا ای عزیز نزدیک عارفون کے نیکی اور عبادت عوام کی گناہ کبیرہ ہی اور گناہ
انکا عین طاعت کیونکہ جو عبادت کہ اس سے غرور اور عونت پیدا ہو وہ عبادت بدتر گناہ
سے ہی اور جو گناہ کہ اسمین عجز اور نیستی اور تواضع پیدا ہو وہ گناہ افضل عبادت سے ہی
ای عزیز نزدیک عارفان کامل کے ہستی اور خودی گناہ کبیرہ بلکہ شرک ہی اور شرک منافی
کمال کا ہی اور عاجزی اور ندامت اور نیستی کمال ایمان کا ہی اسی واسطے بزرگان دین نے
واسطے دور کرنے ہستی اور خودی اپنے کے اور حاصل کرنے نیستی اور بیخودی کے سبب کام
کیے ہین اور رنج اور ملامت کھینچے ہین بعضون نے زنار باندھی اور بعضے بتخانہ مین بیٹھے رباعی
در بتکدہ گر خیال معشوق ماست ۔ رفتن بطواف کعبہ از عقل خطا ست ۔ گر کعبہ ازو
بوئے ندارد کنشت ۔ با بوے وصال کنشت کعبہ ماست ۔ ای عزیز پیدا ہونا نیستی اور
بیخودی کا عشق سے ہی پس خواہش طبیعت کو عشق کہنا حیوانی ہی اور خوشہ گندم کو شجر
خلد کہنا شیطانی کیونکہ عشق دریاے بے نہایت ہی پیرنے والا اسکا صاحب حالت ہی عینہ
عشق کو زنگار نہین اسکو ساتھ مرد اور زن کے کام نہین اور آویزش کی ساتھ بیلے شجرہ
سیار کے ہی کہ وہ نہ شرقی ہی نہ غربی نہ عجمی ہی نہ عربی نقل ہی کہ ایک روز مجنون کو حالت

جنون کی زیادہ تر ہوئی اور عشق لیلی نے گریبان جان اُسکے کا پکڑ کر طرف صحرا کے کھینچا صیاد کو
دیکھا کہ آہو کو گرفتار کرکے باندھا اور زمین پر ڈالا جبکہ نظر مجنون کی اُس چشم سیاہ آہو پر پڑی
تمام عالم اُسکو سیاہ نظر آیا اور کہا خفف الله القلبه کیونکہ شباہت لیلی کی اُسمین پائی چند دم
نزدیک اُسکے موجود تھے صیاد کو دیکر آہو کو رہا کیا پس شرط محبت کی یہ ہے ای عزیز اس طائفہ کو
ابتدا عشق میں ایک حالت ہوتی ہے کہ دوست کو دوست کے دشمن جانتے ہیں لیکن یہ سبب
نہایت تنگ چشمی اور تنگدلی کا ہے جب سوال کیے گئے رسول کریم صلی الله علیہ وسلم انتہا
کار عشق سے فرمایا اللهم ارزقنی حبک وحب من احبک پس جو شخص کہ چشمۂ عشق کو نہ پہونچا
آبحیات زندگانی کا نہ پایا اور جو کوئی کوہ قاف عشق سے نہ ملا سیمرغ کو نہ پایا پس عشق وہ
ماہ نو ہے کہ کہنہ نہیں ہوتا اور وہ آفتاب ہے کہ یکجا قرار نہیں پاتا عشق جواہر ہے بے مثل صفت
اُسکی مثال سے درست نہیں ہوتی فرق عشق مجازی کا ساتھ عشق حقیقی کے ایسا ہے کہ
اگر مہرہ پہونچے پر باندھیں کنگن نہیں ہوتا اور اگر اُسکا پانوں پر جوان کے بیٹھے سوار نہیں ہوتا
نظم آن لعل بے بہا زکانے دگر است :: آن یگانہ ز التفاتے دگر است :: اندیشۂ این وآن
آن خیال من و تست :: افسانۂ عشق زبانے دگر است

دیگر ۴۴

قال عز وجل یا غوث الاعظم انا قریب الی المعاصی اذا فرغ من المعصیان وانا بعید عن
المطیع بعد ما فرغ من الطاعات فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم میں نزدیک ہوں طرف
گناہگار کے جسوقت کہ فارغ ہوتا ہے وہ گناہ سے اور میں دور ہوں فرمان بردار سے بعد
فراغت پانے اُسکے طاعت سے ای عزیز جب مومن گناہ کرتا ہے اور بعد اُسکے پشیمان اور
شرمندہ اور نادم ہوکر توبہ کرنے والا اور خوف کرنے والا ہوتا ہے اور ساتھ زاری عاجزی
اور الحاح کے جناب باری میں ہاتھ اُٹھا کر کہتا ہے کہ اے بادشاہ پناہ دینے والے دل
شکستگون کے اور اے دستگیر عاجزون کے اے بخشنے والے گناہونکے اے قبول کرنے والے
توبہ گناہگارونکے جو کچھ کہ کیا میں نے بد کیا اور کیے ہوئے اپنے سے پشیمان ہوا مجھسے خطا
اور تجھسے عطا مجھسے لغزش اور تجھسے بخشش بیت بازے آئیم و صبر در قدرت سنگیم شاہ

بخشندہ توئی بندہ شرمندہ ترم * بیت دیگر درسے ندارم کز درت گریز م * در تو بار گشتم ملکا تو بیا آی
پس حق سبحانہ قریب ہوتا ہی اُس سے اور عذر قبول کرتا ہی اور بخشتا ہی اُسکو کہ من اذنب ذنباً و یعلم
ان لہ رباً غفوراً غفر اللہ قبل ان یستغفر اور جب مومن طاعت سے فارغ ہو کر نہایت خوشی
سے خواہان اجرت اور حور اور قصور کا ہوتا ہی اور سمجھتا ہی کہ مجھسے ایسا امر صادر ہوا کہ کسی سے
نہوگا اور جو طلب کرونگا پاؤنگا پس مزدوری مین طاعت کے حق سبحانہ پر واجب ہی کہ بہشت
دیوے اور تمام مرادونکو بیرسے حاصل کرے پس وہ بطمع رحمت حق سبحانہ سے دور ہوتا ہی
اور خوشنودی اور رضامندی سے اُسکے بعید اے عزیز زبان عاشقونکے وہ سخن ہی کہ لب
اُس سے محرم نہین اور قاصد و لونکو سینہ مین وہ نفس ہی کہ دم ہمدم اُسکا نہین اور درمیان
عاشق و معشوق کے وہ گفتگو ہی کہ بجز گوش چشم کے کوئی خبردار نہین اور جان کو جان کی
وہ جستجو ہی کہ بغیر اشارہ سر ابرو کے کوئی آگاہ نہین اے عزیز اس طائفہ عالیہ کی ایک روش ہی
کہ اپنے سے پوشیدہ رکھتے ہین بلکہ اپنے کو اپنے سے پوشیدہ کرتے ہین یہانتک کہ طاقت
کلام کی بھی نہین رکھتے جو سوئی کہ استعمال مین آوے قیمت اُسکی نہین رہتی اور جو نقد کہ
ہاتھ مین اغیار کے جاوے بے عیار ہوجاتا ہی بیت ہر جا کہ من و یار بہم باز رسیدیم *
از بیم بد اندیشہ لب خویش گزیدیم * بیواسطہ گوش و زبان از طرف چشم * بسیار سخن بود
کہ گفتیم و شنیدیم * جنگ بہادرون کا سپاہ مین ہی اور عشق وہ صفدر ہی کہ رو بر سپاہ قلب کے
حملہ کرتا ہی عیار تمام طلب مین خزانہ کے ہین اور عشق وہ دلاور ہی کہ خزانہ طلب کا لیجاتا ہی
اور عشق وہ گوہر ہی کہ کان سے کان اللہ ولم یکن معہ شئی کے ہی اور دور ماومن سے من
الماء کل شئی حی کے اے عزیز اگر غمزہ عشق کا اہل عالم پر تجلی کرے قسم ہی حق کی کہ تمام ارواح
تنون سے اپنے پرواز کرین لب مین شیرین کے وہ نمک ہی کہ سینہ فرہاد کا خستہ اُس سے ہی اور
زلف مین ایاز کے وہ حلقہ ہی کہ دل محمود کا بستہ اُس سے ہی اے عزیز عشق کو ساتھ حسن کے تعلق
ازلی اور ابدی ہی اور ہر دو کو نسبت نہین ساتھ نیکی اور بدی کے پس جو شخص کہ عشق مین
نیک اور بد کے اور طلب مین خوب اور زشت کے مبتلا ہوا بہت بد کیا نقل ہی کہ ایک
خلیفہ خلفاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چہرہ لیلی کا دیکھکر ہمراہیون سے اپنے کہا کہ یہ

لیلی نے لیلی سے سنکر جواب دیا یا امیر المومنین لیلی میں ہوں لاکن تو مجنون نہیں ہوا حشمت کی در غبار جسم کا تجکو نہیں چھوڑتا تا نظر مجھ پر پڑے پس نظارہ کو میرے دیدہ مجنون کا چاہیے تا مجکو دیکھے ای عزیز جان کو اپنی فدا کر اور ہستی سے اپنے درگذر اور مہر رونہ اخلاق بشریہ کو تبدیل کر اور اپنے سے پرہیز کر بیت سر باز درین راہ اگر طالب اوئی بیہودہ بکوے

خرابات نگنجی بسر و دستار

دیگر ۵۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم خلقت العوام فلم یطیقوا النور ربیا فجعلت بینی و بینہم حجابا من الظلمۃ و خلقت الخواص فلم یطیقوا اجاورتی فجعلت بینی و بینہم حجابا من النور فرمایا حق سبحانہ ای غوث اعظم پیدا کیا میں نے عوام کو پس طاقت نہ لاسکے اور نہ متحمل ہوئے نور سے میرے کے پس گردانا میں نے درمیان اپنے اور انکے حجاب ظلمت سے ہوا الاخلاق الذمیمہ یعنی عوام اسقدر مشغول ہیں اخلاق ذمیمہ کے مستغرق ہیں کہ خارج نہیں ہو سکتے طرف پردون نورانی کے کہ وہ اخلاق حمیدہ ہیں اور پیدا کیا میں نے خاصونکو پس طاقت نہ لاسکے اور متحمل نہوسے قربت میری کے پس گردانا میں نے درمیان اپنے اور انکے حجاب نور سے ای عزیز اگر فرق عوام اور خواص کا تحریر کیا جاوے ایک دفتر ہوگا لاکن اسقدر کافی ہے کہ عوام اہل شریعت ہیں اور خواص اہل طریقت یا عوام اہل حقیقت ہیں اور خواص اہل معرفت یا انکا مقصود اس سے بھی بالا ہے کہ مراد عوام سے عاشقان ہیں اور خواص وہ ہیں کہ مقام معشوقیت کو پہونچے ہوں جیسا کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ بلکہ حق سبحانہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو مرتبہ معشوقیت سے طرف عجز و عشق کے لے گیا کہ وہ مقام اینما تولوا فثم وجہ اللہ کا ہے یعنی جس طرف متوجہ ہو تم اُس جانب وجہ اللہ ہے رباعی سیل خلق جملہ عالم تا ابد * گر شناسند ور نہ جاذب سوے تست * جز ترا چون دوست نتوان داشتن * دوستی دیگران بر بوے تست * ای عزیز جبکہ حق سبحانہ نے دل عوام خلق کا لائق طلب محبت کے نہ دیکھا مبتلا کیا انکو ساتھ حجاب ظلمات کے یعنی ساتھ محبت جاہ اور رغبت دنیا کے آلودہ کیا دل انکا ساتھ حرص دنیا اور تکبر اور تفاخر اور جمع کرنے مال اور اسباب اور

زن اور فرزند کے زین للناس حب الشہوات الخ ذلک متاع الحیوٰۃ الدنیا الخ اور جب حق سبحانہ نے دل کو خاصون کے لائق جوار اور قرب اپنے کے نہ دیکھا اور طالب وصال کا جیسا کہ چاہیے نہ پایا مبتلا کیا اُنکو ساتھ حجاب نورانی کے یعنی ساتھ محبت نماز اور روزہ اور جاہ اور مرتبہ آخرت کے اور آلودہ کیا دلونکو اُنکے ساتھ جنت اور حور اور قصور اور ساتھ معتقدون اپنے خادمون کے ذلک متاع الغیٔ اور جب پیدا کیا حق سبحانہ نے اخص الخواص کو نظر کیا دلونکو اُنکے نپایا اُسمین الفت دنیا کی اور نہ دین کی اور نہ حرص اور نہ محبت زن و فرزند کی اور نہ طلب حور اور قصور کی اور نہ جاہ اور رفعت دوجہان کی پاک پایا دلون مین اُنکے درد اور سوز اور عشق اور محبت اور طلب اور اشتیاق اور فراق پس اُٹھا دیا حجاب بھر و برو سے اُنکے اور مبتلا کیا اُنکو ساتھ وصل اور جمال باکمال اپنے کے ای عزیز عشق طالب حسن کا ہی اور حسن نام ہی ملاحت کا نہ صباحت کا پس صباحت نقش دیوار ہی اور ملاحت شیوہ عین کار شور رنگ سے پیدا ہوتا ہی اور شیرینی گرمی سے نقل ہی کہ سوال کیا کسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ جمال جہان آرای آپ کا خوب ہی یا چہرہ دلکشا اور عارض زیبا یوسف کا فرمایا حضرت نے انا املح واخی یوسف اصبح صباحت محتاج ہی ملاحت کا اور ملاحت بے پروا ہی صباحت سے ان اللہ جمیل یحب الجمال حقیقت مین دیکھنا جمال اپنے کا ہی ہر آئینہ مین پس اگر آئینہ مین چہرہ بہتر اور خوب نظر آوے قیمت اُسکی زیادہ تر ہوتی ہی قسم ہی حق کی کہ اس مغز اور پوست سے اشارہ ہی ساتھ دوست کے پس جب عکس حق کا آئینہ پر چمکا البتہ باندازہ طاقت اور قابلیت کے اندر اُس عکس کا قبول کرتا ہی اور نور حسن کا بسبب تعلق عشق کے بسلسلہ شوق کا حرکت مین لاتا ہی تا تمام خلق متوجہ اُسکے ہوجاوین اسوقت حوالہ اسکا اور اُنسکا بہانہ ہوجاتا ہی پس جب یہ نظر پیش نظر رہے صورت درمیان سے محو ہوتی ہی اور وہی تعلق اصل کو پہونچتا ہی اور واصل حق کرتا ہی اسی واسطے کہے ہین المجاز قنطرۃ الحقیقت ای عزیز نالہ عاشق کا اثر غم کا ہی اور حقیقت غم کی وہی تعلق عشق ہی پس مشاہدہ حسن کا وجود مین لاتا ہی تا تعلقات کہ لائق اُسکے نہین ہین درمیان سے اُٹھا دیوے اور پیوند عشق کا ساتھ عاشق کے زیادہ تر

ہو جاوے عجب پیوند ہی کہ کسی طرح راست نہین پڑتا پس یہ نسبت اصلی نہین بلکہ وصلی ہی ای عزیز
محققون نے کہا ہی کہ النہایۃ ہو الرجوع الی البدایۃ اس سے معلوم ہوا کہ کچھ معلوم نہین ہوتا
نقل ہی کہ ایک مشایخون رضوان اللہ علیہم سے حیرت مین جاکر پھر ہوش مین آیا
اُسنے کسی نے سوال کیا کہ ای شیخ ساتھ کس چیز کے گیا تو اور کیا دیکھا اور کیا پایا اور ساتھ
کس چیز کے واپس ہوا شیخ نے جواب دیا ای عزیز ساتھ شکر کے گیا مین اور آفت سکر کی
دیکھی اور ناامیدی پایا اور ساتھ عجز کے واپس ہوا

دیگر ۴۴

قال عزوجل یا غوث الاعظم قل لاصحابک من اراد منکم ان یصل الیّ فعلیہ الخروج من کل
شئ سوائی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم کہہ تو اصحاب کو اپنے کہ جو شخص ارادہ کرے
تم مین سے وصال میری کا پس لازم ہی اُسکو کہ نکلے ہر شی سے جو سوائے میرے ہی طرف میرے
ای عزیز مراد اصحاب سے نفس اور دل اور روح اور سر ہی جبتک کہ سالک ان تینون سے
نہ گذریگا واصل حق نہوگا کیونکہ اعضا غیر حق اور غیر صورت حق ہین اور وہ مقید ہی اور
حق مطلق اور انکو صورت اور شکل ہی اور حق بری اُس سے پس اسواسطے داخل ہونے مین
مقام مجرد کے جبتک کہ سالک اپنے سے اور اخلاق سے اپنے خارج نہوگا مقصود کو نہ پہونچیگا
دع نفسک وتعال یعنی نفس قالب سے اپنے باہر لانا مجھے واصل ہوگا ای عزیز یہی معنی ہین
قل اللہ ثم ذرہم کے یعنی نام لے اللہ کا اور ترک کر تمام عالم کو بیت چون تو داری مونس
قل ہو اللہ ۔ خطے در کش بگرد ماسوی اللہ ۔ ای عزیز جو شخص کہ انسیت پکڑتا ہی ساتھ حق سبحانہ
کے وحشت کلی اجتناب کرتا ہی غیر حق سے من آنس باللہ استوحش عن غیر اللہ ای عزیز جو کوئی
کہ طلب کرتا ہی کل کو فوت ہوتا ہی کل من طلب الکل فات الکل یعنی مقصود کل اور مراد کل انسان
کا حضرت حق ہی جبتک کہ کل مرادات اور مقصودات سے دامن نہ کھینچے اُس مقصود اور نہ
مراد اصلی اپنے کو نہ پہونچیگا من لہ المولی فلہ الکل بیت آنانکہ بدیدہ تحقیق دیدہ اند ترک
ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ۔ رباعی انانکہ بجز روے تو جاے نگرانند ۔ کوتاہ نظرانند چہ کوتاہ
نظرانند ۔ آنانکہ بجز روے تو نہ بینند ۔ خدا انند ۔ روشن نظر انند چہ روشن نظر انند ۔ ای عزیز

جبتک آدمی خواہشات نفسانی اور لذات نورانی اور ظلمانی سے باہر نہ ہوکر دعوی وصال کا کرے کاذب اور قول اسکا بے اعتبار ہے بیت محجوب غیر مارا ہیچ گاہی × اگر شائستۂ درگاہ مائی × ای محبوب جو چیز کہ سوائے میرے ہے تمام حجاب ہے اور کوئی طالب مطلوب کو اور کوئی قاصد مقصود کو اپنے نہ پہونچا جبتک کہ تمام شئی سے باہر نہ نکلا اور سرمہ مازاغ البصر وماطغی کا چشم مین نہ کھینچا کسواسطے کہ لاراحۃ للمؤمن العاشق دون لقاء اللہ رباعی گر ہردو جہان دہند مارا × چون وصل تو نیست ہے تو انیم × دنیا بلاے خانہ عقبی ہوس ابادو × ماحاصل ہردو بیک جو لستانیم ×

دیگر ۴۷

قال عز وجل یا غوث الاعظم من خرج عن عتبۃ الدنیا یصل بالآخرۃ ومن خرج عن عتبۃ الآخرۃ فقد یصل الی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ نکلا ارادہ دنیا سے پہونچتا ہے وہ ساتھ آخرت کے اور جو کوئی کہ نکلا ارادہ آخرت سے تحقیق کہ پہونچتا ہے وہ طرف میرے ای عزیز جبتک کہ تمام طرح کی لذتون دنیا سے ہاتھ نہ اٹھاوے ساتھ عقبی کے نہ پہونچے اور جبتک کہ لذتون عقبی سے دست کوتاہ نہ کرے ہاتھ اسکا دامن دوست تک نہ پہونچیگا کیونکہ الدنیا حرام علی اہل العقبی وحرام علی اہل الدنیا وہما حرام علی اہل اللہ تعالے ای عزیز نظر جسکی نعمتون عقبی پہ پڑی نعمتین دنیا کی نظر مین اسکے ناچیز اور بے حقیقت معلوم ہوتی ہین اور چشم جسکی ساتھ جمال باکمال دوست کے روشن ہو جمال آفتاب کا دیدہ مین اسکے تاریک نظر آتا ہے یعنی جب آفتاب جمال حق سبحانہ کا طلوع فرماتا ہے ستارے عقبی کے معدوم ہو جاتے ہین ای عزیز زاہدان امیدوار بہشت کے ہین اور طالبان دنیا کے رنجور اور طالبان عقبی کے مغفور اور طالبان مولی کے مسرور اور موصول ای عزیز عشق تمام حیرت اور حیرانی ہے دم آشنائی کا مارنا نشان دیوانگی ہے یگانگی حق مین تماموں سے بیگانگی ہے ای مدعی اس یا سامشت خاک اور باد پر دعوی کی او نسبت کرتا ہے تو ساتھ خدائی کے قسم ہے حق کی کہ شرک ہے تو کیونکہ یہ صرف خود رائی ہے نقل ہے کہ کوئی بزرگ فرماتے ہین کہ ایک وقت محکوم مخالفت زمانہ ناساز گار سے اتفاق سفر کا ہوا بہت نشیب و فراز اور گرم و سرد روزگار کا دیکھا اتفاقاً ایک روز موضع ویران مین پہونچا

کہ بالکل بجاے آدمیونکے مسکن جانوران صحرائی کا تھا ایک ساعت اسمین توقف کیا دیکھا کہ ایک
چغد صحرا سے آکر اوپر دیوار مکان ویران کے بیٹھا موافق عادت کے آواز کرنا شروع کیا مین نے
روبرو اسکے جاکر کہا کہ ای عنقا کوہ قاف عزلت کے ایک مدت سے اشتیاق ملاقات کا
مجکو تھا اور بارہا دل مین تصور کرتا تھا کہ صحبت تیری کیسے میسر ہو پس حکم الہی سے چغد ساتھ
میرے ہمکلام ہوا اور کہا کہ ای بوالہوس رہنا تیرا آبادی مین اور میرا ویرانہ مین پس ملاقات
میری کسطرح میسر ہو اور اس صحبت میری سے تجکو کیا حاصل یہ کہکر چاہا کہ پرواز کرے
کہا مین نے کہ ایک ساعت توقف کرتا تجسے جواب چند سوال کا حاصل کرون بیت چیست حالت
درین رباط خراب × ہر چہ پرسم مرا بگوے جواب × گفتم کہ ز راز نہانش × داستانے بگو ز دستانش × چہ
رسیدت کہ آرمیدہ نہ × چند گردی اگر رسیدہ نہ × چغد نے دل گرم سے اپنے آہ سرد کھینچی اور کہا بیت
مرا ہم با من آمد گفتگوے × ندارم گفت با کس ہیچ روے × ز بہر گنج در ویرانہ گردم × ازان سودا
چنین ویرانہ گردم × چو خورشیدم نمی تابد ز روزن × سر دیوار ز انم گشت مسکن × ازین خانہ کہ
بے نام است و بے در × چرا چندین بدیوار آیدم سر × مرا ہم با من افتاد است کارے × بہرین ویرانہ
زان دارم قرارے × کہا مین نے آغاز اور انجام اسکا بیان کر جواب دیا کہ ایک وقت نہایت بیمار
تھا زحمت بہت کھینچا جب کچھ صحت حاصل ہوئی کسبب اختلاف مزاج اور خلل طبیعت اور
علت مالیخولیا کے سودا طلب گنج کا دل مین میرے قرار پایا اور عشق اسکا پیدا ہوا بہت مدت
تک دیگ ہوس کی آتش حرص پر رکھکر خیال طلب گنج کا آیا اور ہر شخص سے نشان اسکی جاے
کا پوچھا کسی نے سراغ اسکا ویرانہ مین بتایا اور کہا کہ جو شخص طالب آبادی کا ہی اسکو میسر نہین ہوتا
پس جب سے آبادی کو ترک کیا اور طواف اس ویرانہ کا حج اور عمرہ اپنا بنایا اور ساتھ گنج
مخفی کے عشق اپنا لگایا بیت بدین امید خود را زندہ دارم × کہ خواہم دید روزے روی یارم ×
کہا مین نے کہ ای چغد یہ آواز کرنے کا کیا سبب ہی اور اپنے سے تجکو کیا مقصود ہی بیان کر جواب دیا
کہ گنج کو اپنے سے بے پروا پایا اور اپنے کو نہایت فقر مین مشاہدہ کیا اور کسی طرح اپنے کو لائق اور
قابل گنج کے نجانا کہ تا اسکو مجیر گذر ہوا اور وصال مجکو میسر ہو پس نہایت عاجزی اور محرومی
سے سر دیوار پر بیٹھکر گریہ و زاری کرتا ہون پھر کہا مین نے کہ ای چغد کچھ نشان اسکا معلوم

ہوتی ہی کہ وصل اُس گنج نہان کا کسطور حاصل ہوگا اور یہ در بستہ کیونکر کھلے گا جواب دیا کہ ہاں اشارہ
اُسکا پاتا ہون لاکن بیان نہین کر سکتا اور نام اُسکا سنتا ہون مگر نشان نہین دے سکتا باوجود
اُسکے مجکو خوب یقین ہی کہ وہ گنج اِس ویرانہ سے باہر نہین ہی کیونکہ گوشہ مین اِس ویرانہ کے ایک
مار دیکھتا ہون کہ صفت اُسکی نہین ہوسکتی پس شک نہین کہ نیچے اُسکے گنج پوشیدہ ہو ابیات
ترا چند لیست در ویرانہ پیوست :: کہ آید بر امیدی گنج نشست :: مکن ویران خود را تبر تو آباد ::
مشو رنجہ کہ بر باد است بنیاد :: اگرچہ گنج را پنہان نہادند :: نشانش چاہ در ویرانہ دادند :: خردمندانہ
در مین کوئے مجازی :: ہمان بہتر کہ با ویرانہ سازی :: ترا صبری بباید با ہمہ رنج :: مگر بیرون خیزد آن
مار از سر گنج نقل ہی کہ یکمرتبہ آتش نے مین پڑی نے بوقت جلنے کے آتش سے کہا کہ کیا سبب ہی
کہ تو مجکو ناحق جلاتی ہی آتش نے جواب دیا کہ تو دعوی بے معانی کرتی ہی یعنی کہتی ہی کہ مین ہون
پس اپنے کو نیست جانکر شب و روز نیاز اور برگ و ساز مین مبتلا ہی اسیلئے جلانا اور فنا کرنا تیرا واجب ہوا

دیگر ۴۴

قال عز و جل یا غوث الاعظم من خرج عن الاجسام و النفوس ثم خرج عن القلوب و الارواح ثم
خرج عن الامر و الحکم یصل الی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جو شخص کہ خارج ہوا جسمون اور
نفسون سے بعد اُسکے باہر ہوا دل اور روح سے بعد اُسکے نکلا امر اور حکم سے پس داخل ہوا وہ
شخص ساتھ میرے ای عزیز ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور بہشت اور دوزخ اور کفر اور اسلام
اور جو چیز کہ سوائے ذات حق سبحانہ کے ہی اُس سے خارج ہوا اور چشم کو بند کرتا ہی تاکہ اُسکا یعنی
تخلقوا با خلاق اللہ ہوگا تو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ما فتل اللہ بک جواب فرمایا کہ ادخلنی
ربی جنة القدس یخاطبنی بذاتہ و لیکاشفنی بصفاتہ ای عزیز اول قدم درویش کا تزکیہ جسم اور نفس
کا ہی دوسرا قدم تصفیہ دل کا تیسرا قدم تجلیہ روح کا چوتھا قدم تجلیہ سر کا پس جبتک کہ تزکیہ
نفس سے فارغ نہوگا ساتھ تصفیہ دل کے نہ پہونچیگا اور جبتک کہ تصفیہ دل سے فارغ نہوگا
ساتھ تجلیہ روح کے نہ ملیگا اور جبتک کہ تجلیہ روح سے آزاد نہوگا تجلیہ سر کا میسر نہوگا اور
جبتک کہ ان تماسون سے نہ گذریگا اور جدا نہوگا وصال حق سبحانہ کا حاصل نہوگا پس جبتک
کہ آسایش تن اور خواہشات نفس سے نہ گذرے ساتھ صفائی دل کے نہ پہونچیگا اور جبتک

کہ شوق اور ذوق روح سے اوپر پہنچیگا ساتھ انوار الٰہی کے تجلی نپایگا اور جبتک کہ نمایش
اور حکم سِرّی کو محو نہ کریگا ساتھ وصال حقیقی اور ذاتی کے نہ ملیگا ای عزیز سخن بہت باریک ہی
اور مرتبہ ذات کا تمام نشانون سے بے نشان ہی جبتک کہ سالک تمام کیفیات اور اعتبارات
سے نہ گذریگا مرتبہ عینیت کا حاصل نہوگا اور جبتک کہ تمام نشان سے بے نشان نہوگا یہ نشان
پیدا نہوگا فافہم ثم قلت یارب ای صلوات اقرب الیک قال الصلوات التی لیس فیہا سوای
من الجنۃ والنار والمصلی غایب عنہا بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے
کونسی نماز ہی کہ نزدیک کرے وہ نماز درگاہ سے تیری فرمایا حق سبحانہ نے یہ وہ نماز ہی کہ نہو
اُس نماز مین کوئی شی دوسری جنت اور دوزخ سے سوائے میرے اور مصلی غایب ہو اُس
نماز سے الصلوات معراج المومنین یہی نماز ہی ای عزیز نماز شریعت کی وہ ہی کہ مصلی درگاہ
مین حضرت بے نیاز کے ساتھ عجز اور نیاز کے پیش آوے اور مناجات شکستگی اور
درماندگی اپنے کی کرے اور نماز طریقت کی وہ ہی کہ عروج ہستی اور بےخودی اپنے سے کرے اور
نماز حقیقت کی وہ کہ اُس نماز مین کوئی شی غیر خدا کے نہو بلکہ مصلی اپنے سے بھی غایب ہو جیسا
کہ ایک مرتبہ جنگ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تیر لگا اور نماز مین پیکان اُسکا نکالا گیا حضرت
کو بالکل خبر نہوئی کیونکہ آنحضرت اپنے سے غایب اور ساتھ حق کے قایم تھے فافہم ثم قلت
یارب ای صوم افضل عندک قال الصوم الذی لیس فیہ سوای والصایم غایب عنہ بعد
اسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسا روزہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا
حق سبحانہ نے وہ روزہ کہ نہو اُس روزہ مین کوئی دوسرا سوائے میرے اور روزہ رکھنے والا
غایب ہو اُس روزہ سے ای عزیز روزہ شریعت کا وہ ہی کہ امساک کھانے اور پینے
اور جماع سے کرے اور روزہ طریقت کا وہ ہی کہ امساک کرے اُن چیزون سے کہ لایق
نادیکھنے اور ناکہنے اور ناسننے اور نالینے اور ناچلنے کے ہو اور روزہ حقیقت کا وہ ہی کہ دل
اور روح اور سرّ مین غیر حق سبحانہ کا نہو بلکہ شعور سے اپنے بے شعور ہوا ہو اور فانی اپنا
اپنے اور باقی ساتھ حق کے الصوم لی وانا اجزی بہ سے اشارہ یہی ہی فافہم ای عزیز
وصال اسکو کہتے ہین کہ نہو حجاب درمیان عاشق اور معشوق کے نہ حجاب جمال کا ہو نہ جلال

کا نہ پردہ بہشت کا ہو نہ دوزخ کا نہ حجاب صورت عاشق کا رہے نہ صورت معشوق کا بلکہ فقط مجرد عشق باقی رہے کہ العشق ہو الذات ای عزیز نزدیک عارفون کے روزہ رکھنا اور افطار کرنا رویت پر ہی بطابق حدیث شریف کے قال علیہ السلام صوموا برویتہ وافطروا برویتہ پس روزہ رکھنا اور افطار کرنا اُنکا ساتھ رویت لقار حق سبحانہ کے ہی جیسا کہ کہا گیا الصوم ہو الغیبۃ عن رویۃ ما دون اللہ لرویۃ لقار اللہ تعالےٰ اور روزہ رکھنے والا غایب ہوتا ہی بوقت ظہور ذات عشق یعنی ذات حق کے کیونکہ اذا جار الحق زہق الباطل یعنی اذا جار العشق زہق صورۃ العاشق والمعشوق کیونکہ معشوق نام صفات کا ہی اور عاشق نام اسمار کا پس مقام عشق کا باہر ہی عالم اسمار اور صفات سے کہ اُسجا ادراک اور فہم انسان کا وصف فراق اور وصال سے قاصر ہی بیت تعالیٰ العشق عن فہم الرجال × وعن وصف الفراق والوصال × ثم قلت یا رب ای عمل افضل عندک قال العمل الذی مالیس فیہ سوائی من الجنۃ والنار وصاحبہ غایب عنہ بعد اُسکے عرض کیا غوث اعظم نے ای پروردگار میرے کونسا عمل افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے وہ عمل کہ نہو اُس عمل مین کوئی شی سوائے تیرے نہ بہشت نہ دوزخ اور صاحب اُس عمل کا غایب ہو اُس عمل سے ای عزیز جو عمل کہ لوجہ اللہ ہوتا ہی اُسمین رضار اللہ ہوتی ہی یعنی وہ عمل نہ واسطے یافت بہشت کے ہوتا ہی نہ واسطے نجات کے دوزخ سے اور صاحب اُس عمل کا غایب ہوتا ہی اُس عمل سے مراد یہ ہی کہ بجالانا اُس عمل کا ساتھ قدرت اور توفیق اور ارادہ سے حضرت حق کے جانتا ہی اور اپنے کو درمیان نہین دیکھتا اور نہ طالب اجرت کا ہوتا ہی اور نہ رکھنے والا منت کا درگاہ حق سبحانہ مین وما توفیقی الا باللہ اور معنی اس آیت شریفہ کے یہی ہین قال اللہ تعالےٰ فمن کان یرجو لقا ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی جو شخص کہ خواہان دیدار حق کا ہو پس لازم ہی اُسکو کہ عمل کرے نیک خالص واسطے خوشنودی اور رضامندی حق سبحانہ کے نہ واسطے یافت بہشت کے اور نہ واسطے نجات کے دوزخ سے اور نہ شریک کرے عبادت مین پروردگار اپنے کے کسی چیز کو بلکہ شعور اور ہستی اپنی سے بھی درگذرے اور ظاہر اور باطن عامل اور مالک اور متصرف حق کو جانے ای عزیز کسی نے حسین منصور سے کہا کہ مجکو وصیت

اسنے کہا خدایا نفسک ان لم تشغل شغلتک یعنی اگر تو ساتھ نفس کے مجاہدہ نہ کرے گا تو تجھکو ہلاک کریگا کیونکہ
وہ خود درپے کشتہ کرنے تیری کے ہے پس لازم ہے کہ پیش از ہلاک کرنے اسکے زیر قدم اسکو لا اور تابع اور
فرمان بردار اپنا کر تا شب و روز عبادت میں خالص واسطے حق سبحانہ کے مشغول رہے ابیات
ترا با نفس کافر کیش کار است ۞ بدام آرش کہ او طرفہ شکار است ۞ بنہ گردن رداش باد خوشنود
ترا از راہ لطف این پند فرسود ۞ کہ تجکو سگے بودن درین راہ ۞ بہ از حکمی کہ از نفس بدخواہ ۞ گرت
مار سیاہ در آستین است ۞ بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است ۞ درین معنی بسی کوشش نمودم ۞ درست
است آنچہ او گفتہ آزمودم ۞ ثم قلت یا رب ای البکاء افضل عندک قال بکاء الضاحکین ثم قلت
یا رب ای ضحک افضل عندک قال ضحک الباکین بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے اے پروردگار
میرے کونسا گریہ افضل ہے نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے گریہ خندہ کرنے والوں کا یعنی گریہ
انبیا علیہم السلام کا خصوصاً گریہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن والبکاء
اور گریہ اولیا امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی افضل ہے نزدیک حق سبحانہ کے ان
انہا ہم تبکی لبکیہم اہل السموات والارض بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے اے پروردگار
میرے کونسا خندہ افضل ہے نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ خندہ گریہ کرنے والوں کا یعنی
خندہ رسول کریم اور گریہ ایمان است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اے عزیز گریہ سبب ہے
دیدار جمال با کمال حضرت حق سبحانہ کا کہ نہیں ہے اسمیں حجاب حور اور قصور کا اور نہ عسل
اور شیر کا پس خندہ خاصان حق کا بمنزلہ عبادت کے ہے جیسا کہ خبر دی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یا
ضحکہم عبادۃ و فرحہم تسبیح و نومہم صدقۃ اے عزیز حقیقت خندہ کی ہمیں تحریر سے خارج مگر عاقل کو اشارہ
کافی ہے یعنی جب حقیقت مجاز میں جلوہ فرما ہو خندہ ظاہر ہوتا ہے بیت حسن خویش از روئے
خوباں آشکارا کردہ ۞ پس بچشم عاشقاں او را تماشا کردہ ۞ ہو اللہ ولا سواہ واسطے تماشا اپنے
حسن کے آپ ہی خود عاشق ہے اور خود معشوق اے عزیز یہ سخن نازک ہے فہم سے ہر شخص کے دور
جسپر کہ یہ حال گذرے وہی خوب جانتا ہے پس گریہ عاشقاں اور مشتاقاں کا بسبب شوق
ذوق جمال با کمال کے بوقت مشاہدہ حضرت حق کے ہوتا ہے اور گریہ واصلاں اور عارفاں

کا عین وصال اور معرفت مین ہوتا ہی کیونکہ اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ آدمی کو بوقت زیادہ خندگی
کے آنسو چشم سے جاری ہوتے ہین اور صفت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ
باوجود ہمیشہ خندہ رو ہونے کے دائما غمگین رہتے ای عزیز خندگی علامت تازگی اور گریہ اثر نیاز کا
ہی اور خندگی علامت جمال کی اور گریہ اثر جلال کا ہی ای عزیز کاملون کو عین وصال مین فراق
اور عین فراق مین وصال ہوتا ہی اور عین خندگی مین گریہ اور عین گریہ مین خندگی اور جسکو
کہ وصال ہی اسکو فراق اور جسکو کہ فراق ہی اسکو وصال پس جبتک کہ لذت وصال کی نہین پاتا
سختی فراق کی نہین کھینچتا اور جبتک کہ سختی فراق کی نہین کھینچتا لذت وصال کی نہین پاتا اکثر
بزرگان دین کو دیکھا مین نے کہ بوقت سماع کے ہم گریہ اور ہم خندہ ہوتا ہی الضحاک والبکاء
لا یجتمعان الا فی حالۃ السماع رزقنا اللہ وایاکم ای عزیز خوف کرنے والے خندہ کرتے ہین
بسبب کرم اور لطف حق کے پس خندہ سے انکے حق سبحانہ خوش ہوتا ہی اور امید رکھنے والے
گریہ کرتے ہین بسبب قہر اور مکر حق کے پس گریہ انکا حق سبحانہ کو خوش آتا ہی حدیث شریف مین
وارد ہی کہ جب مومن عارف خندہ کرتا ہی گناہ اسکے دور ہوتے ہین جیسا کہ برگ درختوں کے
باد خزان سے الایمان بین الخوف والرجا اسکو حاصل ہوتا ہی اور ساتھ حقیقت کے واصل
ثم قلت یارب ای توبۃ افضل عندک قال توبۃ المعصومین بعد اسکے عرض کیا غوث اعظم نے
ای پروردگار میرے کونسی توبہ افضل ہی نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ توبہ نیکون اور
پاکون اور بے گناہون کا ای عزیز توبہ تین قسم پر ہی اول توبہ عام کا دوسرا خاص کا تیسرا
اخص الخاص کا پس توبہ عام کا گناہ اور شرک اور کفر سے ہوتا ہی اور توبہ خاص کا ثواب
اور خوف عذاب سے اور طلب کرنے سعادت اور دفع کرنے شقاوت سے اور بجا لانے
امر اور پرہیز کرنے سے اور اطمینان سے اوپر عبادت کے اور تکیہ کرنے سے اوپر صدا احسنت
کے ہوتا ہی اور توبہ اخص الخاص کا شعور ہونے سے اوپر طاعت اور گناہ کے اور خودی
اور ہستی اور پندار اپنے سے ہوتا ہی کہ التائب ان یتوب عن کل شئ سوی اللہ اگر انکو کوئی
وقت نعوذ باللہ منہا خطرہ دل مین ان چیز ونکا آجاوے توبہ کرنے والے اس توبہ کے ہوکر
مقبول اور افضل عند اللہ ہوجاتے ہین اور یہ توبہ خاص اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ

واسلام کا ہے اے عزیز بندۂ مومن وہ ہے کہ نجات اپنی طاعت سے اور ہلاکت اپنی گناہ سے
نجانے بلکہ فاعل مختار خیر اور شر کا حق سبحانہ کو اور تمام کام اپنے مشیت اور ارادہ سے حق
سبحانہ کے جانے تا موحد ہو جاوے السعید فی البطن امہ والشقی فی البطن امہ کسی نے ابو تراب
رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے کہا شکستن یعنی توڑنا خواہشات نفس کا ہے اے عزیز
مثال نفس کی مانند بغل پر سو کے ہے اگر اکھیڑے درد کرے اور اگر چھوڑ دے بوے بد اور
ہنسی کی پیدا کرتا ہے فرمائے ہیں کہ نفس دشمن ہے صورت میں دوست بیگانہ ہے ظاہر میں آشنا
پس سالک جبتک ساتھ نور افعال کے نہ پہونچیگا ظلمت نفس سے رہائی نہ پائیگا نفس
وہ کلمہ ہے کہ نسبت و نہ حرف علامت اسکی ہے اور وہ مسلہ ہے کہ بغداد و دوامت خصلت اسکی ہے بیت چہ
عجب می است نفس آدمی زاد ✽ کز و ہم درد و ہم درمان توان یافت ✽ ہمش بیدار و ہم حیران توان
یافت ✽ از دہم زہر قاتل میتوان ساخت ✽ در وہم چشمۂ حیوان توان یافت ✽ حق ہے کہ عین توحید
میں دوئی اثبات کی بو بھی اسکی ہے اور معرفت اسکی دلیل انوار ذات کی ہے من عرف نفسہ فقد عرف
ربہ اور راحت نفس کی قہر اور مغلوب کرنے میں اسکے ہے اور نقصان جان کا کمال میں اسکے ہے پس
جو شخص کہ اس بت پرستی سے رہائی نہ پایا ساتھ حق کے نہ پہونچا کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا
کہ فقر کیا چیز ہے جواب دیا کہ الفقر ہو الفقر یعنی کمال اسکا گم ہونا ہے یہ اشارہ ساتھ فنا بشریت
کے ہے ثم قلت یا رب ای عصمۃ افضل عندک فقال عصمۃ التائبین یعنے عرض کیا غوث
اعظم نے اے پروردگار میرے کونسی پناہ افضل ہے نزدیک تیرے فرمایا حق سبحانہ نے کہ پناہ لینا
توبہ کرنے والونکا اے عزیز توبہ یہ ہے التوبۃ ہو الرجوع عن کل شی سواے اللہ تعالے یعنی پھرنا
بندہ کا ہے تمام شی سے کہ غیر خدا کے ہے اور تمام اسباب اور آلات اور نیکی اور بدی سے طرف
حق سبحانہ کے اور محو کرنا دل سے تمام سبب اور واسطہ کو شریک نہ کرنا دو جہان سے کسی
چیز کو ساتھ حق سبحانہ کے اور دوسرے معنی یہ ہے کہ افضل نزدیک حق کے پناہ لینا پشیمانوں اور
عاجزوں اور متحیروں کا ہے کہ امید اعمال گذشتہ اور آئندہ ہر دو سے درگذرے ہیں اور اعتماد
طاعات اور حسنات کا چھوڑے اور تمام حیلوں اور تمام دروازوں سے بھاگے اور طرف
حق سبحانہ کے پہونچے ہیں پس ایسی پناہ اور ایسا پناہ چاہنے والا نزدیک حق سبحانہ کے افضل

اور سیر اور خوشتر ہی رزقنا اللہ و ایاکم ہدایۃ العصمۃ بمنہ و کرمہ ای عزیز ہمت درویش کی ہتمام
مین رزق کے نہین جبتک کہ اپنے کو ساتھ توکل کے نہ سونپے گا تو کل اسکا تمام نہوگا بیت
دلا زین حرص مردم خوار بگریز کہ خود را ندر مردم خوار یابی ٭ سنان صبر در چشم طمع زن ٭ گزین
دونان دو نان دشوار یابی ٭ رزق تیرا ازل مین مقرر ہو چکا طالب اسکا ہمت علو اگر خود ی
سے بجگہ چارہ نہین پس روزی کو بھی تجھسے چارہ نہین بیت غم روزی چہ میخوری شب و روز
کہ سگ و گربہ را ہمین کار است ٭ ای عزیز خانہ فقر مین خزانہ قناعت کا بے انتہا ہی اسیدراز
رکھنا علامت کوتہ نظری کی ہی اور بہشت کی طمع رکھنا دلیل کم ہنری کی چشم باز کی جبتک
کشادہ ہی شکار مشکل سے بہدست کرتا ہی اور جب چشم اسنے نظر کرنیسے اپنی سیا خواک اسکی
بے تکلف دہن مین اسکے پہونچاتے ہین ای نفس سرکش بدلگام یکدم بے آرام ہو لیکن اسکے آرام
جبتک کہ بنا ہین خلایق کے ہی لایق اس درگاہ نہین ای عزیز دنیا مانند دریا کے اور تن
تیرا مانند کشتی کے کہانتک کشتی دوڑا ئیگا اپنے مین سفر کرتا مقصود کو پائیگا تن جائے
سکونت کی نہین اسکو آباد مت رکھ دل لایق اس مجلس کے نہین اسکو معمور مت رکھ بیت
ای بے نام گشتہ و بے ننگ ٭ از عالم بے نشان بیندیش ٭ بشکن قفس وجود آخر ٭ ای بلبل
از آشیان بیندیش ٭ ای ذرہ کہ از قضا و قدرت ٭ اینجا کہ کنی تو ہان بیندیش ٭ بیرون جہہ
ازین چار دیوار ٭ گہ لحظہ از لامکان بیندیش ٭ ای نفس یہ عالم جائے ہر شخص کی نہین شاید
خیال کرتا ہی کہ شاید لایق ہر کس کے ہی ای درویش گمان تکر کہ جب اس دنیا سے گذریگا مطلب
کو پہونچیگا یہ خیال باطل ہی پس جبتک کہ اپنے سے نہ گذریگا اور قبل از موت کے نہ مریگا مقصود
کو نہ پہونچیگا ای عزیز اپنے سے مرنا تجکو اجل معلوم ہوتی ہی بیوقت نہین بلکہ وقت پائیگا تو بغیر
اجل کے ای نفس ایک سر دے ہزار سر لے ایک جان فدا کر ہزار جان پا تجھ مین صفت شیطانی
اور ملکی ہر دو ہین صفت ملکی کو اختیار کر ای نفس بسبب خوف اور رجا کے آفت مین پڑا ہی
ہر دو سے درگذر مقصود کو پہونچ کیونکہ نظر عاشقان حق کی اوپر خوف اور رجا کے نہین یہ حکایت
لایق ہر شخص کے نہین ای نفس اس دم کو غنیمت اور سودا ر نقد سمجھ اسکو بیہودہ اور بیکار
مت چھوڑ کیونکہ اس امروز کو فردا نہین پس اس نقد کو ادھار جاننا قسم ہی حق کی نفع کو

نقصان سمجھتا ہی اَی عزیز ساتھ نفس کی نشست کم رکھ تا فتنہ نہ پیدا کرے اِنّ النفس لامارۃ بالسوء
کیونکہ یہ مشکل سے مطمئنہ ہوتا ہی مگر توجہ سے مرشد کامل کے اَی نفس انسان ہو آدم صفی نے
صفوت انسانی سے پایا اَی نفس یہ راہ عراق اور خراسان کی نہین اَی بیخبر ہمدم عیسیٰ کا
ہونا آسان نہین اَی عزیز یہ کون و مکان مانند کان کے ہی جبتک کہ سالک اُس کان کو
نکھودے جواہر جانان کا نپاوے کیونکہ طوطی کو واسطے شکر کھلانے کے قفس مین بند نہین کر
پس یہ حکایت آوردنی نہین آمدنی ہی اور یہ آہستہ مدنی نہین بدلنی ہی پس یہ سخن نزدیک
عارف کے خوشتر نبات سے ہی اَی عزیز عوام اگرچہ بصورت آدم ہین لاکن باطن مین ہمدم
مبتدی اس حال سے خبردار نہین اور منتہی کو اس سے کچھ خطر نہین پس اہل ظاہر حقیقت سے
اس سخن کے دور نقل ہی کہ ایک روز یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے برمنبر ہوکر خلق کو
دیکھا کہ کثرت سے جمع ہی ایک ساعت طرف خلق کے بغور نظر کی تماموںکو تماشا بین اور
نظارہ کنان پایا فرمایا کہ مجکو حکم ہی کہ ساتھ بیکس کے سخن کہہ اور وہ شخص تم مین حاضر نہین
یہ کہکر منبر سے نیچے آئے ابیات چو انبدم سر برآورد از وجود ÷ لب و دندان نشاید
ہمارے راہ ÷ چو ہمسایہ شدی با درد عشقش ÷ چو از سایہ خود محرمی راہ نصرت جرخیالے علیست
حاصل ÷ تو در معنی نگر ہر آدمی را نقل ہی کہ ایک روز سمنون محبون نے مسجد مین روبروے جماعت
کے وعظ فرمایا پردہ غفلت کا اُس جماعت پر پڑا اور کسی کو سُننے والا کلام اپنے کا نپایا
منھ طرف قندیلوں مسجد کے فرماکر کہا کہ ساتھ تمھارے کہتا ہون آتش نفس اُنکے کی قندیلون
مین پڑی تمام وجد مین آکر پارہ پارہ ہوکر سوختہ ہوگئین پس یہ سبب تاثیر باطنی اور اس
کلام بزرگ کا تھا لاکن دلون پر اُس جماعت کے کچھ اثر نہ کیا اَی عزیز جہان مین مردان خدا
بہت ہین لاکن یافت انکا مشکل دیو کو کہ تخت سلیمان پر دیکھا اور خر کو بجاے عیسیٰ کے جاننا
دشوار عام خلق کو نسبت ساتھ اہل دل کے ایسی ہی جیسا مردار سنگ کو ساتھ طلا کے ہزار ہا
مرغ پرواز مین ہین یہ نہ سمجھے کہ تمام محرم راز ہین زاغ کو شور بلبل کہو نوا ہی پس یہ تین قسم
پر ہین پہلی قسم وہ ہی کہ اُس خشکی اور تری مین رہکر طالب حق دار کے ہین دوسری قسم وہ ہی
کہ ظاہر مین نوا انکی بسبب بے برگی اور بے سامانی کے ہی مگر باطن مین ہر ایک کے خواہش

علیحدہ کسی کو سر مین خود پرستی سے خمار اور کسی کو شکستگی سے پانوٗن مین خار تیسری قسم
ہزارون مین سے ایک اور بہت مین سے تھوڑے ہین کہ بعضونکو آئینہ پیش نظر اور بعضونکو
ساتھ اسکے طرب سازی روح افزا ہیت الشان سر پا و سر ندارند + اندیشہ بال و پر
ندارند + الشان نے ہزار صد بار رفتند + آزادہ ز دام و دانہ رفتند + تلقین شان یہ یقین
قل ہو اللہ + از روح قدس درین گذرگاہ + پس یہ طائفہ ہین طوطیان شکر خوار لاکن نظر
مین کور اور کر کے خوار نفیس نفیس انکا ہین حکمت کی اور اثر رحمت سے بمقابل آفتاب
کے اشرقت الارض بنور ربہا روح مجروح انکی اوپر آسمان عزت کے دست قدرت سے
پیچ و تاب مین آدم ابھی درمیان مکہ اور طائف کے تھے کہ یہ طائفہ گرد حرم کے طائف تھا
اور رکن اور مقام سے کچھ اثر نہ تھا کہ حجر اسود کو بیت سپید دکھاتا تھا

دیگر ۹۴

قال عز وجل یا غوث الاعظم لیس لصاحب العلم عندی سبیل مع العلم الا بعد انکارہ لانہ لو ترک العلم
صار شیطانا فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم نہین ہے واسطے عالم ظاہر کے نزدیک میرے راہ ساتھ
علم ظاہر کے مگر بعد انکار کرنے یعنی بعد فراموش کرنے اس علم ظاہر کے کیونکہ بعد فراموشی کے علم
لدن حاصل ہوتا ہے اگر اس علم کو ترک کرے اور اسپر عمل نہ کرے ہوجاویگا راندہ درگاہ اے عزیز
علم ظاہر موسی علیہ السلام کو تھا وہ علم انکو کچھ فائدہ نہ دیا جب اسکو فراموش کیا خدمت
خضر علیہ السلام کی اختیار کی دیکھا کہ خضر علیہ السلام اوپر علم لدنی کے عمل کرتے ہین موسی
کو تحمل نہوا تین جا سے پر کہ وہ جاسے مشہور ہین خضر نے موسی سے کہا انک لن تستطیع معی صبرا
پس انجام اسکا یہ ہوا کہ فرمایا خضر نے موسی سے ہذا فراق بینی و بینک اے عزیز جبتک مرتبہ
عین الیقین اور حق الیقین کو نہ پہونچیگا یہ علم کچھ فائدہ نہ دیگا العالمون محجوبون لعلمھم پس
اگر اس علم لدن کو ترک کریگا نار فراق مین پڑیگا اس مقام مین مرشد کامل چاہیے تا بسبب
ہدایت اسکے علم لدن کو پہونچکر بت پرستی سے رہائی پاوے اور معلوم ہو کہ عالم بغیر مدد عشق
اور دستگیری مرشد کامل کے حق کو نہین پہونچتا اے عزیز قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے
العلم حجاب الاکبر اس قول کے چار معنی ہین اول یہ کہ صاحب علم بسبب علم کے سر و بد

ہوتا ہی اور مغرور کو نزدیک حضرت حق کے راہ نہین جیسا کہ حال معلم ملکوت کا کہ فرمایا حق سبحانہ نے
اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اور جیسا حال برصیصا کا کہ چار سو صندوق کتب کے از بر یاد رکھتا تھا
بسبب غرور علم کے برباد ہوا دوسرا یہ کہ صاحب علم قیل و قال مین رہتا ہی اور تعلق زبان
کا اسکو حال ہوجاتا ہی اور راہ حضرت حق کی محال تیسرا یہ ہی کہ صاحب علم تین وجود ثابت
کرتا ہی علم اور عالم اور معلوم اور راہ حضرت حق کو ایک وجود ثابت ہی چوتھا یہ ہی کہ علم مرتبہ
صفات کا ہی جبتک کہ عالم مرتبہ صفات سے نہ گذریگا مرتبہ ذات کو نہ پہونچیگا اے عزیز صفت علم
سے تمام معلومات ظاہر ہوئے اگر یہ صفت نہوتی کوئی شئ مخلوقات سے پیدا نہوتی پس ترک
کرنے والا صفت علم کا شیطان ہی اور معنی اس کلام قدسی کے تین ہین اول یہ کہ العلم حسن
والجہل قبیح یعنی علم نیک ہی اور جہل بد پس علم اسوقت نیک ہی کہ پندار اور غرور علم کا صاحب
علم کو مانع راہ حضرت حق کا نہو کیونکہ مغرور ہمیشہ محجوب ہی اور اہل پندار مردود اور راہ حق سے
دور دوسرا یہ ہی کہ اگر جانا اور عمل نہ کیا جاہل ہی پس جاہل کافر اور شیطان ہوتا ہی کیونکہ
ابلیس عالم تھا بسبب غرور علم اور فرمان نہ بجالانے کے شیطان ہوا پس جبتک کہ غرور
علم کو سر سے دور نہ کرے اور مرتبہ صفات سے در نہ گذرے مرتبہ ذات کو نہ پہونچیگا تیسرا
یہ ہی کہ صاحب علم کو بسبب علم کے راہ نہین کیونکہ جب اپنے کو عالم جانا اور تمام ہستی کا زیان
پڑا یا راہ حق سے دور اور وصول حق سے محروم اور بے نصیب رہا جبتک دوئی رانیست
راہ اینجا یکے شو دوئی بگذار اینجا پس یکے شو یعنی دورنگی اور دوروئی سے دور ہوکر
ایک رو اور ایک رنگ ہوجا قول کسی بزرگ کا ہی کہ مرید شیطان اور پیر منافق چاہیے تا واصل
حق ہو پس مراد اس قول سے یہ ہی کہ مرید عاشق صفت چاہیے تا ملامت دو جہان کی اٹھا دے
اور نہ ساتھ غیر کے مشغول ہو اور نہ ساتھ کسی کے موافقت کرے جیسا کہ شیطان نے لعنت دو جہان
کی قبول کی اور سواے حق کے سجدہ بجا نہ لایا اے عزیز راہ ہدایت مین مانند احمد صلی اللہ علیہ و سلم
کے اور راہ ضلالت مین مانند ابلیس لعین کے کامل تر اور باہمت اور زبردست دوسرا نہوا
جیسا کہ ابلیس نے کہا فبعزتک لاغوینہم اجمعین قول شیخ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کہ رانده
درگاہ ہونے مین ابلیس کے یہ مصلحت تھی کہ وجود اسکا نار سے تھا نار نار مین قرار پاوے

اور کمال حاصل کرے قول خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کہ ابلیس کسوٹی راہ حق کی ہی تاکاذب کو صادق سے جدا کرے اور دعوت کرنے والا طرف راہ حق کے ہی صادقون کے تئین

دیگر ۵۰

قال غوث الاعظم رأیت الرب فسألت یا ربی ای معنی العشق قال عزوجل یا غوث الاعظم عشق بے دق قلب تک عن سوائی کہا غوث اعظم نے کہ دیکھا مین نے پروردگار کو اپنے عرض کیا کہ ای پروردگار عشق کے کیا معنی ہین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم عیش اور زندگی کر تو ساتھ میرے اور نگاہ رکھ تو دل کو اپنے غیر سے میرے ای عزیز العشق ہو النار اذا وقع فی القلب یحرق ما سوی المحبوب یعنی عشق آگ ہی جسوقت پڑتی ہی قلب مین جلاتی ہی تمام چیز دل کو جو سوائے محبوب کے ہین پس غذا عاشق کی ذکر محبوب کا اور زندگی اور عیش اسکا فکر محبوب کی اور قرار اسکا ساتھ جمال دوست کے اور بھاگنا اسکا غیر دوست سے طرف دوست کے ہوتا ہی ای عزیز جب حق سبحانہ بندہ کو دوست رکھتا ہی خود اسیر عاشق ہو کر مرتبہ معشوقیت کا عطا فرماتا ہی جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمایا پس اسکو ہم رنگ اور متصف ساتھ صفات اپنے اور شیدا اپنا کر کے نام اسکا عاشق رکھتا ہی اور اسقدر بیتاب اپنا کرتا ہی کہ تمام شی نظر سے اسکے غائب ہوتی ہی اور علم اسکا جہل ہو جاتا ہی پس جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے سبب دیوانہ اور شیدا ہونے اپنے کا حق سبحانہ سے دریافت فرمایا بطور تعلیم کے ارشاد ہوا کہ زندگی کر تو ساتھ میرے اور نگاہ رکھ دل کو غیر سے اللہم احیانا بک ای عزیز سالک تہذیب اسکو کہتے ہین اور ابتدا اسکی جذبہ محبت سے ہی جبتک محبت نہوگی تہذیب اخلاق کبھی نہوگا ای عزیز طوفان باطن کا طوفان نوح علیہ السلام سے بزرگ تر ہی کیونکہ طوفان نوح سے فقط عالم ناسوت پاک ہوا اور طوفان باطن سے ناسوت اور ملکوت اور جبروت تینون پاک ہوتے ہین کل شئی ہالک الا وجہہ بیت بعالم ہر کجا درد و غمی بود * ہم بردند گو عشق نام کردند * مثنوی ای غم ہمہ سوی من عنان تافتہ * تا کہ مراز بون ترک یافتہ * آنروز مراد و چشم تو سرخ نمود * بر خود کہ کلیم من سیہ یافتہ * (یعنی عشق دیکھتا) مثنوی اگر بادشہ بر در پیرزن * نشنید تو ای کہ خواجہ سبلت مزن * چراد رجہان افگنے بانگ و شور * سلیمان اگر گشت مہمان مور * درین حال گر من

برآشفتہ ام ❊ ملامت مکن سنے بخود رفتہ ام ❊ سبحان اللہ تخم محبتہم کا زمین استعداد انسانی مین بویا گیا تاکہ شجرہ عشق محبوبہ کا اُگا تخم ہمرتاگ ثمر کا ہوا اور ثمر ہمرتاگ تخم کا انسان مسکین اس امر مین مفلس اور بیچارہ اختیار ہی پایا ہمہ نشانہ غیرت اور ملامت زمانہ ہی اور ملقب ساتھ ظلوم اور جہول کے باوجود اسکے بار امانت سر پر کہ ضبط تحمل اور حوصلہ طاقت ہمارے کا نہین لاکن ہم جب حکم محبوب کے پشت نیاز پر لیکر کشتہ ہین اگر اس حالت پر بھی ہمکو معذور نہ رکھین اور ملامت اور غیرت اور طعنہ اور تشنیع کرین خوشتر ہی بیت در ہجر تو خوش نیستیم ازین بار گران ❊ ای دوست مرا طاقت سر بار سے نیست ❊ عقل معرفت اس ولایت محبت سے معزول ماضی اور مستقبل ابھی جہول انسان ضعیف نے اس بار گران کو کہ عرش تا سمانہ اسکا کیونکر دوش نیاز پر لیا اور نعرہ ہل من مزید کا شروع کیا بیت عقل در کوے عشق راہ نبرد ❊ تو ازین کور چشم چشم مدار بیت آنکہ از حق نیست غافل یکنفس ❊ ماضی و مستقبلش حال است ولیس ❊ ای عزیز جب کنارہ دریاے قدم پر کہ وہ کنارہ حدوث اور امکان ہی اثر امواج لطف اور عنایت محبتہم کا کہ وہ اثر محبوبہ ہی ظاہر ہوا تمام علوم یقینیات کے اس اثر مین ناپیدا اور غرق ہوے بیت از لب نوشین او خوردہ چو جان جرعہ ❊ علم لدنی ما جملہ خرافات شد اور بیابان ناسوتی مین ایک سموم بارقات جلال اور سرادقات کمال سے چلے تمام معلومات کو سوختہ اور حرق کر دے نظم تو آن صیدی کہ عالم دانہ تست ❊ ہمہ معلوم و علم افسانہ تست عجائب قصہ و مشکل حدیثی ❊ کہ عقل از زیرکی دیوانہ تست ❊ ہمہ مجلس حضور شمع شد اند ❊ ولیکن مستہم پروانہ تست ❊ تو اے مفلس از ان بدنام گشتی ❊ کہ جائے گنج در ویرانہ تست ❊ چہ بیچاند تراز نفس بکوے ❊ مگر بکوے زان در شانہ تست ❊ ترش رو ای مکن با دشمن و دوست کہ این شور از میان خانہ تست ❊ اگرچہ تو اپنے سے اور ہر دو عالم سے مفلس ہی لاکن خزانہ محبت کا مفلس نہین اور خزینہ اسرار کا مسکین نہین بلکہ تو وہ صید ہی کہ ہیژدہ ہزار عالم دانہ تیرا ہی بیت فقر ظاہر مبین تو حافظ را ❊ سینہ گنجینہ محبت اوست بیت صیاد ازل چو دانہ

بر دام نہاد ❊ مرغی بگرفت و آدمش نام نہاد

دیگرا

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا عرفت ظاہر العشق فعلیک بالفناء عن العشق لان العشق حجاب
بین العاشق والمعشوق فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جب پہچانا تو ظاہر عشق کو پس تجھ کو
لازم ہے کہ فانی ہووے تو عشق سے کیونکہ عشق عکس ذات میرا ہے اور وہ عکس حجاب ہے
درمیان عاشق اور معشوق کے اے عزیز عشق ذات ہے اور عاشق اور معشوق یہ دو صفت اسکی
ہین اور مشتق عشق سے جب وہ عشق فنا قبول کرے صفات بھی اٹھ جاتی ہے یعنی عشق واسطہ اور
برزخ ہے درمیان عاشق اور معشوق کے جب وہ برزخ درمیان سے اٹھ جاوے عاشق اور
معشوق ہر دو ایک ہو جاتے ہین اے عزیز ظہور احدیت اور واحدیت کا وحدت سے ہے جب وحدت
درمیان سے دور ہو جاوے احدیت اور واحدیت ایک ہو جاتی ہے اے عزیز عقل ہر چند زیرک تر ہے
مگر دریافت مین حقیقت حال تیری کے عاجز اور دیوانہ تر ہے جو شخص کہ ادراک مین حقیقت حال
کے حیران اور دیوانہ تر ہو زیرک اور دانا تر ہوتا ہے اے عزیز ہیجدہ ہزار عالم حضوری مین شمع
حقیقت کی ہین فقط انسان نہین اور انسان ذات اور صفات مین اپنے مفلس اور ویرانہ ہے
کچھ آبادی نہین رکھتا پس خزینہ ہمیشہ ویرانہ مین رہتا ہے اسلئے تہمت گنج کی اوپر انسان کے
ثابت ہے بیت منزل غمہاے تو شد سینۂ ویران من * لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانہ * اے
عزیز شوق اور ذوق سالک کا بسبب پیچ و تاب دینے زلف پیچان معشوق کے ہے بیت
حدیث زلف پیچانت مرا گفتن نمی آید * بہر مشکلے کہ میگویم ہمی پیچد زبان من نظم حدیث زلف
جانان بس دراز است * چہ شاید گفت زان کان جاے راز است * میرس از من حدیث زلف
پرچین * مجنبانید زنجیر مجانین * کجی پر راستی زد گشت غالب * وز و در پیچش آمد جان طالب *
اگرچہ دشمن بدخواہ تیرا ہے کہ کہا لاغوینہم اجمعین اور دوست طعنہ سے پیش آیا کہ کہا اتجعل فیہا
من یفسد فیہا آزردہ خاطر اور ترش رو مت ہو کہ یہ ہر دو صفت تجھ مین پوشیدہ ہین پس یہ
شور دشمن اور دوست کا تیرے سے ہے مصرع گناہ لست کہ بر خود گرفتہ دشوار * اے عزیز
اختیار کرنا اس بار امانت کا خوشی اور رغبت سے ہمارے نہ تھا کیونکہ اس امر کی قوت اور طاقت نہ تھی
بلکہ اختیار کرنا اس سبب سے ہوا کہ دوسرون پر عرض کیا اور ہم پیر فرض پس زہرہ انکار کا کہان
لاچار اختیار کرنا ضرور ہوا لیکن اگر اپنے پر نظر کرین کہ یہ بار ہمنے اٹھایا یہ دیکھنا عیب ہمارا ہے اور

اگر یہ نظر کریں کہ حق سبحانہ قدرت جلیل کی عطا فرمائی یہ دیکھنا ہمیں جائز ہے کہ لا یحمل عطایاہ الا مطایاہ اے عزیز
تجھ میں ایک برزخ جامع ہے اسکو آئینہ بنا اور بوسیلہ اسکے اپنے سے آگاہ ہو عجب معلوم کریگا تو کہ سرشت
میں تیرے کسقدر چیزہائے نفیس اور اسرار غریب پوشیدہ ہیں بیت در طینت آدم عشق ساختہ بود
کاین تعبیہ سریست درون و دست برون پوست مثنوی یا سرشتہ جا کہ ہمراہ است خنگ
آنکس کہ از خود آگاہ است لیس این کوہ خورشید است زیر این ابر تیرہ دو ماہ است تو سرے
درمیان این سنگ است یوسفی در نشیب این چاہ است پس سر حقیقت لطیفہ کہ سرشت
حجاب ناسوتی ۱۲ حسن وجمال و ملاحت ازلی ۱۲
انسان میں رکھی ہے پس پردہ پوشیدہ ہے اور حجاب راہ ہے اور حجاب راہ تیرا یہی جہل اور نادانستگی
تیری ہے اے عزیز طلب اور جہد تیرا تیرے سے نہیں بلکہ عنایت حق سبحانہ کی تجھمیں منعکس ہوکر
صورت طلب اور جہد کی نمودار ہوتی ہے ولیکن بغیر تیرے نہیں مصراع کار اگرچہ زمن نیست
ولی بے من نیست پس اگر تربیت عنایت اور ہدایت حق سبحانہ کی نہ ہوتی ظہور طلب و جہد
کا بھی نہوتا اور جبتک طلب اور جہد تیرا مساعدت نہ کرتا اس عنایت اور ہدایت سے تجھکو
خبر نہوتی بلکہ آگاہی تیری موقوف اوپر نظر عنایت کے ہے اور درحقیقت نظر عنایت کی موقوف
اوپر طلب اور جہد کے اور وجود طلب کا موقوف نظر عنایت پر پس معرفت محبت کی موقوف
اوپر ہدایت محبوب کے ہے اور معرفت محبوب کی موقوف اوپر وجود محبت کے ہے بیت فلولاکم
ما عرفنا الہوی ۔ و لولا الہوی ما عرفناکم بیت چہ این رشتہ دریکدگر تافتہ است ۔ ہر آنکس کہ گم میشود یافتہ است

دیگر ۵۲

قال عزوجل یا غوث الاعظم اذا اردت التوبۃ فعلیک باخراج ہم الذنب عن النفس ثم باخراج
الخطرات عن القلب تصل الی ربک واصبر وان لم تصبر فانت من المتحیرین فرمایا حق سبحانہ نے
اے غوث اعظم اگر چاہتا ہے تو توبہ کرنا پس لازم ہے تجھکو باہر نکالنا غم گناہ ہونیکا نفس سے اور باہر
کرنا خطرات کا قلب سے اسوقت پہونچیگا تو طرف پروردگار اپنے کے اور صبر کر اگر صبر
نہ کریگا البتہ ہو جائیگا تو اہل استہزاء سے اے عزیز حق سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ
اے غوث اگر چاہتا ہے تو رجوع ہونا طرف میرے اس عکس سے کہ تجھ میں ظاہر ہے لازم ہے
کہ باہر ہو اندیشہ سے اسکے یعنی جبکہ عاشق ہوا اور پوشیدہ کیا تونے عشق کو اپنے میں اور سرانجام

کو پہنچایا اُسکو اور وفات کیا اُسمین پس شہید ہوا تو اور مین شاہد جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا من عشق وعف وکتم مات شہیدا بیت از خویش برون آے درد دوست درآے × تا گم
نشوی گم شدۂ خویش نیابی × ای عزیز توبہ نصوح وہ ہی کہ خطرات نفسانی اور شیطانی دل مین
نہ گذرے اور غیر حق کا دل مین دخل نہو اُسوقت اتصال حضرت حق کا حاصل ہوتا ہی ای
عزیز حجاب اس راہ کا خطرات ہین جب خطرات دل سے دور ہوتے ہین وصال حق کا میسر ہوتا ہی
ای عزیز توبہ عاشقان حق کا غیر معشوق سے ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا اگر دل مین انکے خطرہ غیر کا
گذر کرے اپنے کو مجرمون سے شمار کرتے ہین اور توبہ عارفون کا خودی اور ہستی اور دوئی
اور پندار سے ہوتا ہی اور غیر حق سے بیزار اور کام انکا ہمیشہ نفی خواطر ہی پس جسکو کہ یہ توبہ
میسر ہوا بیشک اُسکو لگا گی نے ہستی دکھایا ارزقنا اللہ ہذہ التوبۃ ای عزیز جوش عشق کا ہر دو
جانب سے ہی یعنی جب ہم نے جوشش عشق وجود مین لایا اور جب وجود ہمارا ہوا وہی
جوش عشق ہی کہ فرع کو اصل مین گم کرتی ہی بیت دولتش ہمنشین بود ہمہ عمر ہر کہ
با تو دمے نشست است × ای عزیز جو تجلی کہ مرتبہ اجمال سے طرف تفصیل کے ہی
اُسکو نفس رحمانی کہتے ہین اور ظہور ہر دو عالم کا کہ اُسکو عالم خلق اور عالم امر کہتے ہین ساتھ
اُس نفس رحمانی کے مربوط ہی پس عارفان اُس تجلی کو باعتبار سیر اور سلوک کے اول مرتبہ
سے آخر مرتبہ تنزلات تک کہ وہ مرتبہ انسان کا ہی نفس کہتے ہین بیت جہان خلق وامر از
یک نفس شد × کہ ہم آندم کہ آمد باز پس شد قول شیخ فریدالدین قدس سرہ کا ہی کاش
ترا دمی دہند کہ در آندم غیر نہ بینی تا ہمہ عمر بہ بیناہ آن یکدم نشینی رباعی رندم نہ مرا شراب
و شاہد ہوش است × نے چشم و دلم منتظر پیش و پس است × مستم نہ ز ہشیاری و مستی خبر است ×
مقصود من از ہر دو جہان یک نفس است × ای عزیز جذبہ مرکب ہی عاشقون اور محبان
حق کا بار امانت کو طرف شہر شہود اور اعیان کے باسانی تمام لیجاتا ہی اور جذبہ وہ فیض
حق ہی کہ مانند باد کے داخل ہوکر مانند آتش کے جلانے والا علائق اور عوائق اور صفات
بشری کا ہوتا ہی کہ محرق ماسوی اللہ اور مانند پانی کے ہی خود پاک اور پاک کرنے والا وو
سروزنکا اور زیادہ کرنے والا روح انسانی کا ای عزیز ہر دم نسیم سعادت اور سرور کی جانب

حق سے آمد و رفت رکھتی ہی اور ہمیشہ پیغام لطف اور عنایت اور ہدایت کا لاکر خوشخبری لاتا ہے لقائہم لاشد شوقاً کے پہونچاتی ہی اور ہر دم آرام اور قرار دل کا بحکم طال شوق الابرار الی لقائی کے لیجاتی ہی بابیت نزد من ہر شب نسیم صبح را آمد شد ایست ؛ از تو پیغام آورد و از من برد آرام را ہر مرغ لایق پرواز اس ہوائے محبت کا نہین اور یہ لقمہ سزاوار ہر طیر کا نہین مثنوی چیست در شاہین را نہ سودا ای گل است ؛ زاغ و کرکس را نہ بانگ بلبل است ؛ چغد را گنج خراب آید نصیب بزم شہ را در خور آمد عندلیب ؛ پس جس جا کہ بوئے محبت اور طلب کی حاصل ہی بسبب نظر عنایت حق کے سمجھ کیونکہ جسوقت ہم نام محبت کا نہین جانتے تھے ہمکو اُسنے ساتھ اپنے آشنا کیا اور جب اُسنے دلکو ہمارے غوغاے ہستی سے خالی پایا اُسمین جاے لی پس یہ عنایت حق کی موجد اور طالب نفس کی ہی اور نفس قابض اُس سے پس وہی طالب ہی اور وہی مطلوب بیت یحبہم و یحبونہ چہ اقرار است ؛ زیر پردہ مگر خویش را خریدار است ؛ ای عزیز نفس واسطے معرفت اور محبت حق کے مانند زمین کے ہی واسطے باغ کے اور نفس شجرۂ طیبہ باغ معرفت کا ہی اور تجلیات اور مشاہدات مانند ثمر کے اور نظر عنایت حق مانند باران بہار کے ہی لازم کہ زمین نفس امارہ کو پاک کر اور خس و خاشاک اوصاف بد سے صاف تا لایق زراعت محبت اور درخت معرفت کے ہو قولہ تعالے قد افلح من زکیہا بیت ترا با نفس کافر کیش کار ایست ؛ بدام آرش کہ او طرفہ شکار ایست ؛ فما لہؤلاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا

دیگر ۵۳

قال عز و جل یا غوث الاعظم اذا اردت ان تدخل فی حرمی فلا تلتفت بالملک و الملکوت و لا بالجبروت لان الملک شیطان العالم و الملکوت شیطان العارف و الجبروت شیطان الموافق فمن رضی بواحد منہا فہو عندی من المحرومین فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم اگر ارادہ کریگا تو داخل ہونیکا حرم مین میرے پس نہ نظر کر تو طرف ملک اور ملکوت کے اور نہ طرف جبروت کے کیونکہ ملک شیطان عالم کا ہی اور ملکوت شیطان عارف کا اور جبروت شیطان واقف کا پس جو شخص کہ راضی ہو ساتھ کسی ایک کے ان تین مراتب سے پس وہ نزدیک میرے محرومون اور بے نصیبون سے ہی ای عزیز جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ مقام اعلی علیین مین داخل ہون

کہ اُس مقام کو حرم اللہ کہتے ہین ارشاد ہوا کہ ای غوث صوفی ہو کر حرم مین داخل ہو کیونکہ الصوفی

عرش اللہ الاعظم فی الارض اور حق سبحانہ تعالیٰ نے صوفیونکو اُسی طور رکھا کہ الصوفی طفل فی حجر الحق

ای عزیز اہل طریق نے چہار منزل اور مقام راہ سلوک مین بیان فرمائے ہین پس مراد ملک سے

عالم ظاہر اور مراد ملکوت سے عالم ملایک اور جبروت سے عالم ارواح ہی اور سوائے ان

تین مقام کے عالم لاہوت ہی کہ یافت اسکا بصارت ظاہر اور بصیرت باطن سے خارج

اور فہم اور ادراک سے دور لا تدرکہ الابصار اور لیس کمثلہ شئی سے اشارہ یہی ہی پس ملک

اور ملکوت عالم حس کو اور جبروت عالم معقول کو کہتے ہین ای عزیز ملک اور ملکوت اور جبروت

یہ تینون حجاب ہین جبتک کہ ان حجاب سے نگذریگا مقام لاہوت کو نہ پہنچیگا کیونکہ ملک

حجاب عالم کا ہی اور ملکوت حجاب عارف کا اور جبروت حجاب واقف کا ہی پس ملک شیطان

عالم کا اسواسطے ہوا کہ جب عالم نعمت ظاہر پر مغرور ہوکر فخر کیا اور تماشا اور عیش اس

جہان مین مشغول رہکر اُس جہان کو فراموش کیا اور قانع ساتھ نعمت فانی کے ہوکر نعمت

باقی کو بہولا پس یہ ملک ضرور شیطان ہی حق مین اُس عالم کے اور ملکوت شیطان عارف

کا اسواسطے ہوا کہ جب عارف تماشائے ملکوتی مین خوش ہوکر نعمتون پر اُس جہان کے مغرور ہوا

اور تمایش مین اہل آسمان کے منعم سے محجوب ہوا پس یہ ملکوت ضرور شیطان اُس عارف

کا ہی اور جبروت شیطان واقف کا اسواسطے ہوا کہ واقف تجلیات جبروتی اور تماشائے

روحانی مین مقید ہوکر اسکو مقصود اپنا جانا اور مطلوب اپنا بنایا اور عکس کو شخص سمجھا یہانتک

کہ جمال لایزال سے محجوب رہا پس یہ جبروت ضرور شیطان اُس واقف کا ہوا ای عزیز جو شخص

کہ ترقی اعلیٰ سے طرف ادنیٰ اور اسفل کے میل کرے ارباب بصیرت اُسکو قاصرون اور

خاسرون سے شمار کرتے ہین ای عزیز دریائے وجود قدیم کا موج مارتا ہی اور خود آتا ہی بصورت

عاشق کے اور خود جاتا ہی طرف معشوق کے اور خود نام اُس موج کا غیریت رکھا پس جب کہا کس

نے جانا کہ مین طالب ہون اور جوینده اور طرف اُسکے روندہ ہون اور یا بندہ کا یہی

سرگردانی ہی جب اثر انانیت اور کیفیت سے گداختہ ہوگا اُسوقت شناسا ہوگا کہ وہی طالب ہی اور

وہی مطلوب آنے مین محب کے طرف ظہور کے اور جانے مین محبوب کے طرف بطون کے کیونکہ

اول حق ظاہر تھا اور خلق باطن جب خلق ظاہر ہوئی حق ہوا باطن پس باعتبار ظہور کے عاشق ہی اور باعتبار لبطون کے محبوب اور جب ازل ساتھ آبد کے ملے یکرنگ ہو جائیگا اور حقیقت اور مجاز کے خنارہ کریگی اور کہیگی کہ تو کہان اور نام تیرا کہان الپس حقیقت حال سالک کا یہ ہی کہ بیان کیا گیا اے عزیز اگر ارادہ کرے تو کہ شناسا حقیقت حال کا اور عارف مقامات اور حالات کا ہو اس امر کو ریاضت شدید چاہیے اور مشقت اور محنت بہت یہانتک کہ محبت مین بالکل گداختہ ہو جاوے جب ایک ہوا طالب اور مطلوب کا معلوم ہو گا پس مبدا سلوک کا محبت ہی اور نہایت اسکی بھی محبت لپس سالک اور سلوک اور مسلک اور مسلوک الیہ اسماے اعتباری ہین ہایت شود درو جہ باقی حجیر یالک :: یکے گردد سلوک و راہ سالک ۔ اے عزیز جب سالک بتحقیق زمان اور مکان سے باہر ہوا اور ہستی موہوم اپنے سے قدم بالاتر رکھا ازل عین ابد اور ابد عین ازل ہو جاتا ہی اور تجلی وجہ باقی کی جیسی کی ہی اسیقدر رہتی ہی اسوقت اعتبارات مجازی اور خصوصیات موہومہ محو اور متلاشی ہو جاتی ہین کہ الحادث اذا قورن بالقدیم لم یبق لہ اثر اور جبتک کہ رفتار اور گفتار تیرا ساتھ تیرے نسبت رکھتا ہی سر براہ نہین ہی تو اور حقیقت معرفت سے آگاہ نہین کیونکہ زندہ وہ شخص ہی کہ اپنے سے فانی اور ساتھ حق کے باقی ہو اور من کان میتاً فاحیبناہ شان مین انکے ہی قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی لیداد کان آنکا ہی اور مردہ وہ شخص ہی کہ اپنے کو زندہ شمار کیا عارفان کامل فرماتے ہین کہ حیات بشری دوسری ہی اور حیات معرفت دوسری ایک روز کا ہو گا کہ حیات بشریت تمام ہو گی کل نفس ذائقۃ الموت اور حیات معرفت ہرگز آخر نہو گی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بیت تا بمیرا اے دوست پیش از مرگ اگر خود زندگی خواہی :: کہ ادریس از چنین مردن بہشتی گشتہ پیش از ما ۔ معلوم ہو کہ حیات معرفت کی سیر اور سلوک ہی اور شروع سلوک کا تہذیب اخلاق ہی اور انتہا سالک کا ساتھ تہذیب کے پس انتہا سالک کا عین انتہا سلوک کا ہی رباعی سیر از خویش تا یابے رہائی :: کہ پیوند تو آمد این جدائی :: ز تو این شکل و شیوہ کے پذیرند :: بجو یار خود نمی دست تو گیرند

دیگر مہم ۵

قال عزوجل یا غوث الاعظم المجاہدۃ بحر من بحار المشاہدۃ وحیطان للوافقین فعلیک
باختیار المجاہدۃ لان المشاہدۃ بدون المجاہدۃ محال لان المجاہدۃ بدر المشاہدۃ
فمن اراد الدخول فی بحر المشاہدۃ فلا سبیل له الا بالمجاہدۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم
مجاہدہ دریا مشاہدہ کا ہے اور حیطان ہے واقفونکا پس لازم ہے اوپر تیرے اختیار کرنا مجاہدہ
کا کیونکہ مشاہدہ بغیر مجاہدہ کے محال ہے اسواسطے کہ مجاہدہ بدر مشاہدہ کا ہے پس جو شخص کہ ارادہ
کرے داخل ہونیکا دریاے مشاہدہ مین پس نہین ہے راہ واسطے اُسکے مگر ساتھ مجاہدہ کے
یعنی جو شخص کہ خوب مجاہدہ کرے البتہ راہ دکھاتے ہین ہم اُسکو طرف اپنے اے عزیز یہی معنی
ہین اس آیت شریف کے الذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا یعنی جو کہ جہاد کرتے ہین واسطے
رضا ہماری کے تحقیق کے پاتے ہین وہ راہ مشاہدہ کی پس مراد اس جہاد سے جہاد اکبر ہے کہ
رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر اور جہاد اکبر ساتھ نفس اور شیطان کے ہوتا ہے کہ اعدا عدوک
نفسک التی بین جنبیک والنفس ہے صنم الاکبر اے عزیز جب کافر غالب ہوتا ہے قصد مال اور
جان کا کرتا ہے اور جب نفس اور شیطان غالب ہوتا ہے دین اور ایمان غارت کرتا ہے پس
جہاد ساتھ نفس اور شیطان کے کام عارفون اور عاشقون کا ہے اور جہاد ساتھ کافرون کے
کام مومنون اور اُجرت چاہنے والونکا ہے اور فرمایا حق سبحانہ نے کہ حیطان واقفونکا ہے مراد
یہ ہے کہ مجاہدہ دوئی اور خودی مین ہوتا ہے اور واقف خودی سے خلاص اور مجاہدہ سے رہا ہوکر
ساتھ حق کے واصل ہوتا ہے نزہت الارواح مین مذکور ہے کہ صوفی وہ نہین کہ مخلوق ہووے
بلکہ صوفی وہ ہے کہ حق ہووے بیت سیگفت دربیابان رندی دہل ورید ہ ؛ صوفی خدا ندارد
او نیست آفریدہ ؛ اے عزیز اگر کوئی سوال کرے کہ جب مجاہدہ دریا مشاہدہ کا ہوا پس حیطان
واقف کا کیونکر ہوگا جواب یہ ہے کہ مجاہدہ تین طور پر ہے اور مشاہدہ بھی تین طور پر اول مجاہدہ
زاہدونکا پرہیز کرتا ہے منہیات سے اور زبان کا ناگفتنی سے اور ہاتھ کا ناکرفتنی سے اور
خوف کرتا قہاری اور جباری حضرتِ حق سے اور بجالانا حکم حضرت حق کا پس مشاہدہ اُنکا
دنیا مین یہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ تزکیہ نفس کے مشغول ہین دوسرا مجاہدہ طالبان اور عارفان حق کا
کہ ہمیشہ ہر حال نشست اور برخاست اور خورد و خواب مین یادِ حق سے فراموش نہین ہوتے

اور حق سبحانہ کو ظاہر اور باطن مین حاضر و ناظر جانتے ہین اور بالکل غفلت کو راہ نہین دیتے پس
غفلت نزدیک اُنکے کفر حقیقی ہے مثنوی ہر انکو غافل از وے یک زمان است * در آندم کافر
است از ما نہان است * مبادا غائبم پیوستہ باشد * درے اسلام بروے بستہ باشد * مشاہدہ
انکا دنیا مین یہی ہے کہ ہمیشہ تصفیہ دل مین کوشش کرتے ہین تیسرا مجاہدہ عاشقان اور والہان
کا ہے کہ ہمیشہ بیقرار رہتے ہین اور غیر دوست سے بیزار بیت یارب تو بدیدہ قرار مارا * کز بے رخ
تو قرار گیرم * پس انکا لذتون دنیا سے گذرا اور دل انکا نعمتون عقبیٰ کو چھوڑا اور غذا روح
اُنکے کی ذکر حق سبحانہ کا کسی کو اُنسے کام نہ اُنکو ساتھ کسی کے قرار العشق جنون حال انکا زبان پر
نام یار کا اور دل جویان دیدار کا اور روح اور سر محل اسرار کا ہوتا ہے اور غیر حق سے بیزار مشاہدہ
انکا دنیا مین یہ ہے کہ ہمیشہ تجلیہ روح مین مشغول ہین چوتھا مجاہدہ واقفون کا کہ ہمیشہ دو جہان سے
بھاگتے ہین اور خودی سے دور ہو کر دریائے مشاہدہ مین آرام پاتے ہین اور طرفۃ العین ساتھ
خودی اپنے کے نہین رجوع ہوتے اور چشم رات غیر دوست کے نہین کھولتے مصراع ہے
درکان نمک رفت نمک شد * اور اسم اور رسم ہر دو سے محو ہو گئے ہوئے اس جہان مین
جسوقت اپنے کو ڈھونڈھتے ہین دوست کو پاتے ہین اور اگر اُسکو طلب کرتے ہین اپنے کو پاتے
ہین فافہم پس مجاہدہ اور مشاہدہ دوسر دنکا جیتان واقفون کا ہے

دیگر ۵۵

قال عز وجل یا غوث الاعظم من اختار المجاہدۃ لی ولا لغیری فانہ مشاہد لی ان شاء او ابیٰ
فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جو شخص کہ اختیار کرے مجاہدہ کو واسطے رضا مندی میرے کے
نہ واسطے غیر میری کے پس واسطے اُسی کے ہے مشاہدہ میرا خواہ چاہے یا نہ چاہے اے عزیز ریاضت
اور مشقت نہ واسطے محبت بہشت کے ہو نہ خوف سے دوزخ کے اور نہ واسطے علو مرتبہ دین
اور دنیا کے اور نہ واسطے کشف اور کرامات کے پس جو شخص کہ ایسی ریاضت کرے نہین رہتا
حجاب درمیان اُسکے اور حق سبحانہ کے اور یہ حجاب بسبب کثافت اور تعلق رکھنے کے ساتھ
غیر کے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے مردودی اور مہجوری حق سے میسر ہوتی ہے جیسا کہ آئینہ
تیرہ اور کثیف مین چہرہ نظر نہین آتا اے عزیز معرفت سلوک کی بروجہ سنت ہے نہ بروجہ بدعت

پس محرم معرفت کو دو صفت حاصل ہوتی ہین ایک سوختن بے تکلف دوسرا ساختن بے
تصرف مراد اِس تصرف سے تسلیم ہی قوله تعالےٰ اذ قال ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین
اور نتیجہ اور ذائقہ اِس تسلیم کا خلیل علیہ السلام کو تھا کہ بوقت بٹھانے کے منجنیق مین جبرئیل
علیہ السلام نے پوچھا ہل لک حاجۃ جواب دیا کہ اما الیک فلا پھر جبرئیل نے کہا سل ربک آپ نے
فرمایا حسبی سوالی علمہ بحالی پس یہ دو حالت پروانہ اور موم مین موجود ہی اسی سبب سے
ہمدم آتش کے ہین حکایت اگرچہ نسبت پروانہ کی ساتھ شمع کے معلوم ہی لیکن صفت
(صفت ولایت ۱۲ — صفت نبوت ۱۲)
یگانگی کی موم مین ہی کیونکہ صفت سوختن اور ساختن ہر دو موم نبوت مین یکمال ہی اور
پروانہ ولایت مین آخری حال ہی موم مین باصالت حاصل ہی اور پروانہ مین بطفیل متابعت
موم کے پس صفت موم کی اپنے کو آتش پر فنا کرنا ہی تا ظاہر اور نہ باطن موم کا تمام آتش ہوجاوے
اور صورت موم کی فنا ہوکر صورت آتش کی باقی رہے اور صفت پروانہ کی اپنے کو در پردے
آتش کے فدا کرنا ہی اگرچہ باطن اُسکا سوختہ ہوتا ہی لاکن صورتِ ظاہری اُسکی باقی رہتی ہی
حقیقت مین ہر دو سوختہ ہین لاکن پروانہ محب ہی اور موم محبوب مثنوی بیداشدہ در مقام
معلوم ؛ پروانہ ز آتش آتش از موم ؛ تا موم نگشت ہمدم نور ؛ تاب رخ او نگشت مشہور
تحقیق ترا چو موم کردند ؛ پس نام ترا ظلوم کردند × آنجا بقبول خود نشاندت × اینجا بلقب
جہول خواندت × عجب حالِ این یا مین راست بنگر ؛ بصحرا در زد و در خانہ برادر × در بارِ تو چون
صانع ما کاریافتہ اند × این گفت و مکوے با تو دریافتہ اند × یعنی جبتک کہ موم نبوت کا مظہر نور
حقیقت کا نہوا تھا نور حقیقت کے تمکین ظہور نہ تھا اور آتش چقماق غیب الغیب مین پوشیدہ
تھی اور ظلوم جہول اگرچہ بظاہر متضمن مذمت تیرے کا ہی لاکن حقیقت مین مشتمل او پہ
مدح اور قبولیت تیری کے ہی نظم ظلومے وجہولی ضد نور اند × ولیکن مظہر عین ظہور اند
چو پشت آئینہ باشد مکدر ؛ نماید روے شخص از روے دیگر ؛ شعاع آفتاب از چار م افلاک
نہ گردد منعکس جز بر سرِ خاک × پروانہ کو کیے کہ اپنے کو آتش پر فدا کر کہ عین نقصان ہی ولا
تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ مثنوی یکے گفت پروانہ را کای حقیر ؛ برو دوستی در خور خویش
گیر ؛ رہے رو کہ بینی طریق رجا ؛ تو و نور شمع از کجا تا کجا ؛ جواب دیا کہ یا ایہا الناس لا تشا نقوا

لن تنالوا البر حتی تنفقوا یعنی اے مردمان منافق صفت ست ہو اور نہ سمجھو کہ محبت مین صرف کرنا جان کا
شومی ہی بلکہ جبتک دل اور سر اور جان کو فدا نہ کریگا ہرگز جانان کو نہ پہونچیگا مثنوی نا کہ کن
کہ پروانہ سوزناک چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک مرا چون خلیل آتشے در دل ست کہ
پندارم این شعلہ بر من گل ست مرا ہمچنان دور بودم کہ سوخت نہ اینم کہ اکنون آتش بین
برفروخت نہ دل دامن دلستان میکشد کہ مہرش گریبان جان میکشد بیت کمال عاشقی
پروانہ دارد کہ غیر از سوختن پروا ندارد ابھی شمع حقیقت کو مرتبہ کنت کنزاً مخفیاً سے جمع
مین فخلقت الخلق کے نہین لائے تھے کہ درمیان پروانہ ولایت اور موم نبوت کے بواسطہ
روشنائی محبت کے آشنائی اور آشتی ظاہر ہوئی تھی اور اسوقت سے کہ اوپر اُس نور حقیقی کے
نظر اُلفت اور محبت کی رکھتے تھے احوال سے ایک دوسرے کے خبردار تھے اور مدت تک مرتبہ
علم مین کہ اغیار موجودات خارجیہ مزاحم نہ تھے اوقات بسر لیجاتے تھے بیت فلک تا ہست
ویرانیست کارسے بجز کردن جدا یارے ز یارے آخر الامر حکایت حاضر کرنے شمع کی درمیان
مین جماعت کے پروانہ دیوانہ نے سنی غیرت اور حمیت ذات مین اُسکے پیدا ہوئی تدبیر کار سے
عاجز آیا اور ہاتھ افسوس کا سر پر مارا اور نزدیک موم کے گیا تا حال اُسکا دریافت کرے اور
مشورت لیوے کہ رائے اُسکی کیا ہی موم نے اُسکو جواب دیا اور کہا یا اخی گر چشمہ داد خود
شام دہد شرط باشد کہ بارہ عام دہد نور خورشید تا ظہور نہ کرد ظلمت شب ز خلق دور نہ کرد پروانہ
کم حوصلہ کو بسبب ظہور شمع حقیقت کا ثقیل نظر آیا اور کہا عجب کار ہی دشوار اور طرفہ اسرار ہی
مشکل کیونکہ نظم چو خود محرم نبودم در غمم افسر ادارم کسی را ہمدم او مرا از خویش غیرت بود
بسیار چگونہ بینمش در چشم اغیار بعد اُسکے نہایت افسوس سے رجوع طرف موم کے ہوا
اور کہا ای جوہر گرانمایہ اور اے اختر بلند پایہ اور اے مجلس صبح کے چشمہ نور اور اے سید ان
شام مین کوہ طور ای اہل ظلمت کے ید بیضا ای غلبہ صفرا کی رگ صفرا کشا مجکو بیان کر کہ اندیشہ
تیرا کیا ہی اور دل مین تیرے خیال کسکا ہی موم نے جانا کہ پروانہ صاحب فکر ہی عربدہ
ستانہ بہت کریگا دل نرم سے آہ گرم کھینچی اور کہا ای شہباز بلند پرواز پاکباز ای خندلیب
روشن آواز ای ہزار داستان گلزار محبت کی عجب داستان ای مرغ مانند تخت سلیمان کے

اسی پتنگ مانند بخت سلطان کے آغاز کار عشق مین زیادہ گفتگو سے اسرار معرفت سے سُنکر

نظم از عدم تا در وجود آمد تنم ؛ سر برآورد از گریبان این غمم ؛ پیش ازان کز خود بیابم آگہی ؛ این حکایت کرد با من ہمرہی ؛ نور آتش سایہ بر من فگند ؛ تلخ و شیرین کہ بود از من بکند ۰۱۰

القصہ مین ابھی خام تھا کہ یہ سودا غیرت کا سر مین میرے سمایا یالیتنی کنت معہم فافوز فوزا

عظیما کا شکے ہوتا مین حضوری مین معبود لیے رحمت کے تا بغیر کدورت اغیار کے حضور مین یار

کے نجات اور ظفر پاتا رباعی باد سحر این گرد تا بگیختہ بود ؛ کاندوہ تو در دامنم آویختہ بود ؛

از دل خبر عشق تو می پرسیدم ؛ خود عشق تو با جان من آمیختہ بود ؛ الحال منتہی ہمت کا کمال

غیرت سے تمام عالم بلکہ وجود اپنے سے بھی پھراتا ہون مین اور صحبت خاص تیری مین یار

مواصلت کا پایا بعد اُسکے ممکن نہین کہ تجھسے جدا ہون پس جب جاکر رہیگا تو صحبت سے تیری

بھاگو گریز نہین اور خدمت سے تیری گزیر نہین بیت تا کور شود از غم من دیدہ بدخواہ ؛

زین پس من و معشوق تو کلت علی اللہ ؛ پروانہ نے جب حکایت موم کے سُنی کہ بطور تسلیم

دل شمع حقیقت کا ہوا ہی فکر کیا کہ مزاج اپنا موافق مزاج موم کے نہین غیرت پر غیرت اُسکو

زیادہ ہوئی اور درد اپنا لیے علاج پایا اور کہا نظم دریغ این درد را ہم ندیدم ؛ امید وصل

بود آنہم ندیدم ؛ ازان کار سے مرا شکست است بنیاد ؛ کہ عہد دوستان محکم ندیدم ؛ آخرالامر

فکر کیا اور کہا کہ این دو کار دشوار سے جو آسان ہو اختیار کرنا چاہیے یا ترک جان یا ترک

جانان بیت یا دل زہوا ئے دوست بر باید دوست ؛ یا در غم او ترک جانان باید گفت ؛

پس جب شمع درمیان جمع کے آیا دور اور نزدیک سے اپنے کو ساتھ خلق کے دکھایا موم کہ

اول سے ساتھ آتش کے موافقت رکھتا تھا اُس سے کہا کہ جس جا ہوگا تو صحبت سے

تیری مجکو گریز نہین پس موم مشاہدہ مین دوست کے ایسا مستغرق تھا کہ اصلاً غیر نظر مین اُسکے

نہ آیا اور جمال مین دوست کے ایسا حیران تھا کہ ہرگز غیر اُسکو یاد نہ آیا بیت تا ذوق درد غم

خبر سے مید ہد از دوست ؛ از طعنہ دشمن بخدا اگر خبر ستم ؛ موم سے پروانہ نے کہا بیت تو

بگذر سے از پیش یا یک شعلہ خام ؛ من ایستادہ ام تا بسوزم تمام ؛ پروانہ کو جب سوز کار ساتھ

اپنے تھا اور فکر مین ترک جان یا ترک محبت کے تھا ہر چند چاہا کہ ترک صحبت کرے اور راہ

دوسری اختیار کرے کسی وجہ سے اسکو میسر نہوا کیونکہ بیت دست کہ عاشقِ صابر بود مگر سنگ
است * زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست * پس ایک مدت پانوں صبر کا دامنِ تسلیم مین کھینچا
اور تمام خلق سے منھ پھیرا یا اور گوشۂ محنت اور نامرادی مین بیٹھا اور کہا بیت چون یارم
روز کار خویش بسر * آشنا دور وخلق بیگانہ * اور عشق اور محبت سے توبہ اختیار کیا لاکن
عشق توبہ پر غالب ہوا بیت دل توبہ ز عشق می سگالید * عشق آمد وگوش توبہ مالید *
پانون گریز کا دکھانہ جانے گریز کی پائی اس سبب سے کہ پابند عشق کا تھا مصراع چہرہ
خنا ران شمع آفت پروانہ شد * بالضرور طرف حضرت شمع کی پھرا اور کہا بیت نگریز گاہ
وارم کز در گشت گریزم * بدر تو باز گشتم مگا بر رو سیاہی * نہ جاے بھاگنے کی نہ قوت
دست آویزی کی شمع پر لاچار افتان وخیزان منھ طرف قبلۂ مقصود کے لایا اور کہا بیت من
نمیر فتم بکوئیش دل کشد آنجا مرا * ہر کجا دل مے کشد ناچار می باید شدن * حاجیون کے مانند
گرد حرم کعبۂ محبوب کے طواف کرتا تھا مجلس دیکھی نور شمع سے آراستہ قال علیہ السلام ان
عالم علوی وسفلی را ...
اللہ تعالیٰ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ فمن اصاب بہ اہتدیٰ ومن اخطا
ضل واعتدی فریاد چپ وراست سے شروع کی اور کہا بیت دلولہ در شہر چیست جز
شکنِ زلفِ یار * فتنہ در آفاق چیست جز خمِ ابروے دوست * مدہوم مانند ستون خیمہ کے
محل مشاہدہ مین استقامت پایا بیت چہ کرد او بر صراطِ حق اقامت * بامر فاستقم سیدا
قامت * پروانہ طناب غصہ کی گلو مین ڈال اور ہر آن پیچ وتاب کھاتا تھا اور غصہ
پر غصہ زیادہ ہوتا تھا کیونکہ بیت فرق ست سیان آنکہ یارش دربر * با آنکہ دو چشم
انتظارش بر در * آخر پروانہ کو جب میسر ہوا کہ دوست کو چھوڑے اور اس سے باز
رہے کیونکہ بیت از جان طمع بریدن آسان بود ولیکن * از دوستان جانی مشکل توان
بریدن * ملاحظہ خلق کا دل سے دور کیا اور اوصافِ خلق سے گزرا اور خالص
متوجہ طرف دوست یعنی نور شمع کے ہوا اور یہ تمام کشش نور شمع کی ہے بیت قبولت
ہر کجا محکم کند راے * مگس بر فرقِ سیمرغان نہد پاے * صوفی کے مانند گرد سر معشوق کے
وجد مین اگرچہ چرخ مارتا تھا اور ہردم فدا شمع پر ہوتا تھا اور کہتا تھا یا نجی از ذات

فراق گرانانی بودم × باشد کہ امید نیم جانی بودم × چون شانہ ہمی گرد سرت میگردم × تا کیسر موانہ
تو نشانی بودم بیت نیم جانے ست مرا در غم تو سینہ دو نیم × روئے بنما کہ تمنائے نثارے دارم
پس مارے اضطراب کا خاک تذلل پر رکھا اور ایک ساعت پر و بال مارتا تھا اور کہتا تھا رباعی
خویش غم تو خون دلم پاک بخورد × از نالہ من نیامدش پاک بخورد × بیچارہ دلم زمین بدندان بگرفت
وز دست ستمہاے غمت خاک بخورد × اور نور حقیقت پردہ عزت اور ناز سے حالتیں اسکی مشاہدہ
کرتا تھا اور کرشمہ سے گاہی گاہی طرف اسکے دیکھتا تھا لاکن پروانہ کو یقین نہ تھا کہ معشوق کو طرف میرے
نظر ہی اور کہا بیت بتان سلطان ملک حسن و من درسلک درویشان × دلا دامن فراہم چین
کجا ما و کجا ایشان × اور ہزار آرزو کے خواہان ایک نظر عنایت محبوب کا رہتا تھا پس یکایک
نور حقیقت نے گوشہ چشم سے طرف پروانہ کے دیکھا اور کشش طرف اپنے کیا یہانتک کہ پروانہ
کو بھی کشش اسکی معلوم ہوئی جبکہ خواہان اس نظر کا تھا نہایت شوق سے کہا رباعی خدا
داند کہ چون باشد بے تو جانم × ولیکن بر امید زندہ مانم × ببین کان یک نظر اسے زندگانی
مرا خوشتر ز عمر جاودانی × جب اضطراب اور بیقراری اسکی نہایت کو پہونچی سر اسکے ندا کی
کہ اے مدعی ربانی اپنے کو ساتھ خلق کے کب تک دکھائیگا پس حاصل ہونا اس امر کا ممکن نہین
بجز فدا کرنے روح کے ما ہذا الامر الا ببذل الروح بیت با حیات تو دین برون تا یار × شب مرگ
تو روز دین زا یار × پس بجز جان سونپنے کے چارہ نہ دیکھا بیت من از روز جدائی تو سیر سیدم
انکہ امروز بعد گونہ بلا پیش آمد مثنوی ہم ز خویش تا یابی رہائی × کہ پیوند تو آمد این جدائی
ز تو این شکل و شیوہ کے پذیرند × چو پا بر خود نہی دست تو گیرند × نہ کس را آرزوئے ہستی تست
حجاب اعظم اینجا ہستی تست × بہ ہشیارے قدم بر جا ر خود نہ × پس انگہ سر بپاے خود نہ بیت
کہ تا با خودی در خود بت راہ نیست × درین نکتہ جز بیخود آگاہ نیست × پروانہ کو ساتھ عین الیقین
کے معلوم ہوا کہ یہ تمام قلق اور بیقراری اور دوری حجاب نفس سے ہی جبتک کہ وہ درمیان
ہی حجاب اور بیقراری بھی باقی پس جب اسکو محرم راز نیایا اپنے کو مجرم اور گناہگار دیکھا
زبان ملامت کی کھولی اور کہا رباعی اے نفس بلائے من دل ریش توئی × سرمایہ محنت بداندیش
توئی × خواہی کہ شوی بکام دل ہمدم دوست × با خود منشین کہ دشمن خویش توئی بیت

بت پرستی سکینی در زیر دلق * چون نمائی خویش را صوفی بخلق * بیت بیزار شود از خود کز زیان تو توئی * بشکر ستارہ کا سمان تو توئی * بعد اسکے مقام استغفار میں آیا اور کہا بیت بانسے آمیم در حرم قدرت سیگفتیم * شاہ بخشندہ توئی بندہ شرمندہ منم * اور عذر گذشتہ کا شمع سے بیان کیا اور کہا قطعہ با تو میگفتم کہ عشقت ناگہان * خواہدم گشت از غم و این آن غم ست * پیش ازین با ورنمی بود ستارہ سن * گر ہمی گفتم کہ کارم در ہم ست * وقت آن آمد کہ رحم آید ترا * بر دلم چون دانستیم این دم ست * پس جب مقام میں وصال کے آیا اس جا استغفار نہ رہا بیت دران خلوت کہ محرم تو باشی * با ستغفار نتوان بود مشغول * لاکن انجا بھی ایک طرح کی استغفار ہے جیسا استغفار انبیا علیہم السلام کا بیت گفتمش در عین وصل این نالہ فریاد چیست * گفت ما را جلوہ معشوق درین کار داشت * آخر الامر نفس امارہ کو چھوڑا اور اسکو مغلوب کیا اور مشاہدہ میں شمع کے دم سر دکھینچا اور کہا بیت تماشاے چشمم برویت خوش ست ولیکن دلم از تو در آتش ست * کاشکے ظہور اس وجود کا نہوتا بیت کاش نبودی ای عراقی * کز تست ہمہ فساد باقی * بیت زان پایہ دلنواز مم شاکریست یا شکایت * کز نکتہ دان عشقے خوش بشنو این حکایت * جب نفس کو ساتھ نظر دوست کے ہمنفس کیا اور مرتبہ دع نفسک و تعال کا حاصل ہوا ساتھ دو نفس مطمئنہ کے کہ کیل القلم الی یاد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس صفت اسکی ہے بیت ہاک ما بہ بیان عشق خواہد بود * کجاست یار کہ با ما سر سفر دارد * سالک کو اس مقام میں مرتبہ سو تو اقبل ان تمو توا کا میسر ہوتا ہے اور حرکات اور سکنات اسکا ساتھ رضاے دوست کے بیت خاک رہ ای جان و دل از دیدہ بر فتیم * گرد دسرے بود سر دیدیم وبر فتیم * اسجا سلوک صحر انفی کا انتہا کو پہونچتا ہے اور وصول ساتھ منزل اثبات کے باقی رہتا ہے بیت تا بجاروب لا نروبی راہ * نرسے در مقام الا اللہ * بیت بولایت محبت سفریست عاشقان را * بجہان چہ دیدہ باشد کہ ندید آن جہان را * جب نظر کی نفس اسکے نے صفت مطمئنہ کی پیدا کی اور ظاہر اور باطن اپنا تسلیم شمع کا کیا اور تمام طرح اطمینان حاصل ہوا خطاب پہونچا ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ رباعی بیا بیا کہ مرا آرزوے تست آخر * نشاط من بتماشاے روے تست آخر * ببین در آئینہ پاک شیوۂ چشم تو کرد * دلم ربود کہ سر مست

بوے نیست آخر × اسیجا سیر الی اللہ تمام ہوا بیت خاک ازو ہم بماند درجہان × وازو جود عاشقان
خاکستری × بعد جانے پروانہ کے یہ طریقہ درمیان مرغان ہمجنس اُسکے باقی رہا تماسون نے کہا
کرساتھہ اصل کے موافقت کرین ہم اگر آرزو اور خواہش وصل شمع کی ہو رباعی جبدے بکن
ارپند پذیرے دو سہ روز × تاپیشتر از مرگ بمیرے دو سہ روز × دنیا زن پیر ست چہ باشد
از تو × با پیرزنے انس نگیرے دو سہ روز × صد ہزار اختلاف اس حکایت سے ظاہر ہوا اور
گفتگو انمین بہت ہوئی فمنہم من آمن ومنہم من کفر وما آمن معہ الا قلیل رباعی مرد سے کہ
وجود او عدم باشد کو × یکدم کہ موافق قدم باشد کو × از عشق بنام جملہ خورسند شدند × آن دل کہ
درو نشان غم باشد کو بیت کسے بر سر وحدت گشت واقف × کرا و واقف نشد اندر موافق ×
پس اُس حال مین کہ پروانہ اپنے کو شمع پر فدا کرتا اور منجنیق شوق اور اضطراب سے آتش
عشق مین پڑتا تھا پانون اوپر سر خلق کے رکھا اور آنکو نظر مین نہ لایا تمام حسد سے گئے
اور غصہ مین آئے اور نہایت خود بینی سے رنج لیجاتے تھے اور سیاہ دلی سے تعصب کرتے
تھے بیت خیرہ آن دیدہ کہ آبش نبرد گریہ عشق × تیرہ آن دل کہ در و شمع محبت نبود × پروانے
سخن پر اُنکے خیال نہ کیا اور دل اپنا اُس جمع سے پریشان نہ کیا اور کہا قطعہ از ہمہ در بگذرم
یکذا رمی روے ہمہ × از درت نتوان گذشتن دیتونہ توان گذاشت × خواہ خلقم کبیر گوید
خواہ ترسا خواہ مُغ × سجدہ گاہ قبلہ ابروئے تو ان گذاشت قطعہ ملامت گوے را گفتیم
احول × اگر بر عکس مبیند ہست معذور × ترا گر آرزوے انگبین ست × بباید ساختن با نیش
زنبور بیت دامن دوست بصد خون دل افتاد بدست × بفسوسی کہ کند خصم رہا نتوان کرد ×
مثنوی چہ نغز آمد این بیت در سند یاد × کہ عشق آتش است اے پسر پند باد × بباد آتشِ
تیز برتر شود × پلنگ از زدن کینہ ور تر شود × پروانہ بحکم واصبر علی ما یقولون واہجر ہم ہجرا
جمیلا کے ملامتون پر دشمنون کی اور ترش روئی پر اُنکے صبر کرکے نزدیک شمع کے گیا تماسون
نے دیکھا کہ شمع حقیقت نے پروبال اُسکے گرم کیا نہ اسقدر کہ ہلاک کرے جب یہ معاملہ مشاہدہ کیا
تماسون نے زبان طعنہ اور ملامت کی کھول کیونکہ ہمرنگ اُسکے نہ تھے اگر یہ بھی عشق رکھتے ہرگز
ملامت نہ کرتے الغرض جگر پروانہ کا ملامت سے اُنکے خون ہوتا تھا لاکن اس بیت سے تسکین

دنیا تھاری باغی در عشق ز راحت و خوشی فائدہ نیست * تا زہر بلاہل بخشی فائدہ نیست * ہر
خواہی کہ ترا بردیدہ او بار دہند * تا بار ملامت نکشی فائدہ نیست بیت ملامت کن مرا چندانکہ
خواہی * کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی * جب پروانہ محل قرب مین متعین ہوا اور حضور اسکا
حضرت نور مین میسر پایا تماموں نے آپسمین کہا ما ہذا الا بشر مثلکم پریدان تیفضل علیکم اس
شرم کو کہاں لیجائین کہ روبروے آتش کے آبروے ہماری لیتا ہی پروانہ کو اس حالت مین یہ بیت
یاد آئی مثنوی در عشق تو از دلم سلامت برخاست * بیگانہ و خویشم بملامت برخاست *
نشست مینو زبا تو یکدم بمراد * کز ہر دو جہان چنین قیامت برخاست بیت نہ ہمرہی تو مرا
راہ خویش گیر و برو * ترا سلامت باد مرا نگونساری بیت مائیم و رہ عشق و بیابان ملامت
ہیہات کجا ما و کجا کوے سلامت * پس تماموں نے نہایت خود بینی سے کہا کہ ہم بھی پر و بال
رکھتے ہین نا یکقدم روبروے شمع کے پرواز کرین اور کمر موافقت کی باندھین اور اس سخن کو
شمع سے بیان کرین بیت نہ ہر کہ آید از کوہی بود با دعوۃ موسی * نہ ہر کوزا ید از زالی بود
با سطوت دستان * شمع کو حال انکا روشن تھا چاہا کہ کھوٹے اور کھرے کو بوتہ امتحان مین
گداز ش دیکر معلوم کرے بیت گر عشق حق خویش طلب خواہد کرد * بس مدعیان را کہ
ادب خواہد کرد * قال علیہ السلام ان اللہ یجرب المومنین بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب والفضۃ
بالنار اور قراضہ دعوی بے معنی تماموں کو اوپر محک یقین کے لگاوے تا قیمت اپنی معلوم
کرین اور چپ و راست حرکات ناموزون نہ کرین اور حضور اور غائب مین سخن کم و بیش
نہ کہین بیت نقد ما را بود آیا کہ عیاری گیرند * تا ہمہ صومعہ داران پی کاری گیرند * شمع
حقیقت نے تماموں سے کہا ای گروہ منتظران آگے آؤ تا حکایت پر شکایت تمھاری شنون
اور جواب با صواب کہوں تا ہر ایک کو حقیقت ظاہر ہو جاوے کہ پروانہ نے بواسطہ کونسی خدمت
کے قربت پائی اور کس سبب سے لائق اس مرتبہ کے ہوا رباعی دعوی کردی بہا دلیلت باید
ہر بوسی شوق خلیلت باید * گر صحبت آن یار جلیلت باید * مال و تن و جان جملہ سبیلت باید
رباعی آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند * فرزند و عیال و خانمان را چہ کند * دیوانہ کنی ہر دو
جہانش بخشی * دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند قطعہ سالہا خون خورد نافہ تا مگر * بوے مشکی در مشام

اور سید بشیشہ خود در انبر آن بگداخت ہم قطرۂ ازمی بکام اور سید پس ہر ایک مقام سے اپنے حرکت مین آیا
اور یہ نکات چند ہم قدم اُٹھائے جب ہر ایک نے دعوی دروغ کو اپنے طاقت فروغ کی نہ دیکھی دہشت سے
اُس دیار پہ شمع کے واپس ہوا اور ہمت پروانہ کی معلوم کی اور بایا بگیر کہا کہ یہ جائے سرفرازی کی نہین اور
آتش مین جلنا بازی نہین کام عشق کا دوسرا ہی اور کار ہوا و ریا بازی کا دوسرا بیت اندر سفر
عشق شدن آسان ست × پایان برون کار جو اخر دان ست بیت گر عشق می ورزی
دلا پروانہ شو ہمچون کس × بالائے آتش چرخ زن پرواز بر جولان مکن × مثنوی از دہر چنا
یار روشنائی ست × وصلے یار وچہ جائے آشنائی ست × کسی خود را در آتش کے پسندد × ازین
اندیشہ بر ما عقل خندد × مثنوی نہ مردم ہمین استخوانند و پوست × نہ ہر کہ بینید مغزی در وست
نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست × نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست × اگر ژالہ ہر قطرہ در شدی × چو
خرمہرہ بازار از و پر شدی × نہ زد بوئے یوسف ز ہر پیرہن × کجا بار شہ یافت ہر پیرزن × نہ
انجیر شد نام ہر میوۂ × نہ شد شلِ زبیدہ ست ہر بیوہ × پس تمامون نے فریاد کی اور کہا و لا تحملنا
ما لا طاقۃ لنا بہ اور جب اپنے کو مرد اس میدان کا نہ پایا کہا ارجعوا ورائکم فالتمسوا نورا ×
بیت اگر مرد عشقی کم خویش گیر × وگر نہ رہ عافیت پیش گیر × بہشت تن آسانی آنگہ خوری
کہ بر دوزخ نیستی بگذرے × بار یار مرد گفتمت زنہار × وگر سروی تن بطوفان سپار × مثنوی
اگر میکشی بار پیلان درائے × وگرنہ بہ ہرزہ مجنبان درآئے × گر آہنگ این کار داری درست ×
بکام نہنگ ست منزل نخست × گل باغ جوئی سر خار گیر × سر گنج داری دم مار گیر × چو پروانہ
آنکس کہ سوزندہ نیست × بر و شمع معنی فروزندہ نیست ×

دیگر ۵۶

قال عز وجل یا غوث الاعظم لا بد للطالبین من المجاہدۃ کما لا بد لہم منی فرمایا حق سبحانہ نے اے
غوث اعظم ضرور ہی واسطے طالبون کے مجاہدہ جیسا کہ ضرور ہی واسطے انکے وصال میرا اے
عزیز صفائی دل کی بجز مجاہدہ کے حاصل نہین ہوتی اور جمال لایزال بغیر صفائی کے نظر نہین
آتا × بیت سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار × زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست
از دل برون کنم غم دنیا و آخرت × گر خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست × اے عزیز

جبتک کہ تو اس تیرگی اور کثافت کو ساتھ صیقلۂ مجاہدہ اور ساتھ مالش ذکر اللہ کے دور نہ کریگا اور تعلقات معاملات دین اور دنیا سے نہ گذریگا اور غبار پندار اور دوئی اور خودی کا حجاب دل سے نہ اٹھائیگا اور کمال صفائی حاصل نہ کریگا جمال حق سبحانہ کا تجھے نہ دکھائیگا ای عزیز طالب صادق کو واسطے طلب معشوق اور مطلوب کے خون کھانا اور جان نثار کرنا اور سر دینا کچھے مشکل اور دشوار نہین کیونکہ بیت اگر تو سر نمی بازی کجا سر می نہی بالا × دلا این کوچۂ عشق ست نباشد خانۂ خالا × قطعہ ایوان مرادلیں بلند ست × آنجا بہوش رسید نتوان × این شربت عاشقی ست خسرو × جز خون جگر چشید نتوان بیت نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را × ای عزیز لازم ہے کہ تمام رنج اور مشقت تیرا مصروف اوپر متابعت سنت کے ہوتا اور بیہوا اور بدعت کے رہوجاوے تو مانند گوے کے میدان اضطراب مین ساتھ چوگان تسلیم شریعت کے مثنوی تو چون گوے درین میدان میندیش × کجا خواہی رسید از کوشش خویش × برو تسلیم چوگان شو زمانے × مگر یابی زحال خود نشانے × اور مغرور اوپر مکشوفون اور احوال کا نہو کیونکہ مکاشفۂ قلبی اور مشاہدۂ روحی علامت بیگانگی کی ہے مثنوی گر مرغ حقیقتی درین دام × با علم و عمل مگیر آرام × اندیشۂ کل مکن دل این ست × آنجملہ رہ است منزل اینست × حکایت امام اعظم مقتدای عالم ظاہر و باطن صدقی ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اسقدر علم اور فضل کے قضا اور حکومت کو اختیار نہ فرمایا اور چالیس سال کی نماز اپنی پلٹی اسلیے کہ خلال کرنا انگلیون پانون کا موافق سنت کے نہ کیا تھا اور باوجودیکہ آپ سراج امت کے تھے بقولہ علیہ السلام لولم ابعث لبعث نعمان بن ثابت نبیا وہو سراج امتی ہمیشہ اپنے کو آتش مجاہدہ مین سوختہ اور خلق کو ساتھ نور معرفت اور ہدایت کے افروختہ رکھتے تھے نقل ہے کہ کسی نے ایک وقت طمانچہ رخ مبارک پر حضرت کے مارا امام نے فرمایا کہ اگر مین تجکو طمانچہ ماردون یا اوپر دربار حاکم کے فریاد کرون یا درگاہ مین حق سبحانہ کی داد خواہ ہون یا فردا ے قیامت انتقام چاہون ہو سکتا ہے لاکن نہین کرتا پس اگر حق سبحانہ روز قیامت تجکو ستگاری دیوے اور شفاعت میری قبول کرے قسم ہے حق کی کہ بغیر تیرے بہشت مین قدم نہ رکھونگا اور یہی

نصیحت فرمائی امام نے مسلمانون کو کہ باوجود قدرت ہونے کے معاف فرمانا اور خلق کیساتھ
نیک خلق رہنا بلکہ بجاے بدی کے نیکی سے پیش آنا پس شک نہین کہ دیندار وہی شخص ہے
کہ درد تمام مریضان دین کا دارو شفاعت اُسکی کی ہوئی ہو مثنوی ہمہ آزادگان گرزخمہ
جستند * زبان خویش وسود خلق جستند * ہنرمندی کہ راہ پاؤسر دید * زخود عیب وزبیگانہ
ہنر دید * حکیمانے کہ دور اندیش بودند * دواے خلق و دردِ خویش بودند * درخت از بار برزن
ہیچ وبر یافت * سعادت را کجا ہر جنجر یافت * بیت مری لشکالی بعیب دیگران * چون کتیبا
خود بسی کورہی دران * نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو صحرا مین ایک سوار سے ملاقات
ہوئی سوار نے پوچھا کہ اے شخص آبادی کہان ہے ابراہیم نے اشارہ طرف گورستان کے کیا
اور کہا کہ یہ آبادی ہے سوار کو غصہ آیا سر اُنکا پھوڑا بعد اُسکے معلوم ہوا کہ یہ ابراہیم ہے گھوڑے
سے اُترکر قدمون پر گرا اور عفو تقصیر چاہا آپ نے معاف کیا اور واسطے اُسکے دعاء خیر کی جب
اصحاب نے سبب عفو کرنے کا پوچھا آپنے فرمایا کہ معاف کرنے سے مجھکو ثواب ملا پس یہ نہین
ہوسکتا کہ اُس شخص سے مجھکو نیکی پہونچے اور طرف سے میرے اُسکو بدی یہ خلاف اخلاق اور
ترک رسم وعادت کا ہے محقق رومی نے فرمایا نظم اگر گویند زراقی وسالوس * بگو ہستم دو صد
چندان وبیرو * وگر از خشم دشنامے دہندت * دعا کن خوشدل وخندان وبیرو * پس جس شخص نے
کہ اپنے کو پکڑا خودی مین اپنی گرفتار ہوا اور رسوم اور عادات مین قید بیت کہ تا با خودی
در خودت راہ نیست * درین نکتہ جز بیخود آگاہ نیست * بیت اوصاف ذمیمہ چون بدل شد
ہر عقدہ کہ در تو بود حل شد بیت ہر کہ بخود نظر کند خرافتی بود * بلکہ بہ نزد اہل دل آن نظر
آفتی بود * بیت آن ہواے کہ پیش ازین باشد * رسم وعادت بود نہ دین باشد * بیت
تا رسیم لشت عادت خویش * شیطان منافقی نہ درویش * اگرچہ چشم مین تیری شب وروز
دکھتی ہے لاکن جب بروز نمودار ہو شب بہ رسگی بیت از باران گر نبایستی نہ از فرو بہی ست
سبر کجا آرامش باشد کن نگو بید فربہی ست * پس جبتک کہ آئینہ دل کا زنگ ہستی سے پاک اور صاف
نہوگا امید رستی اور رستگاری کی نہین بیت تا عکس ہستی تو نماید در آئینہ * معبود تو خیال
تو باشد ہر آئینہ * عاشقان ہمیشہ مشغول آئینہ دل کے رہتے ہین اور معروف رسم اور آئین کے

نہین ہوتے اور دل وجان سے درگذرے اور ترکِ عادت اختیار کی اور اُنس جان کا نہین
قبول کرتے اور سخن ساتھ اِنس وجان کے نہین کہتے مثنوی ز سر سبزی دون کشیدہ دلق دہ تو
بجز گشتہ از ہر رنگ و ہر بو * یکے پیمانہ خوردہ از مے صاف * شدہ زان صوفی صافی ز اوصاف
فرو شستہ با آن صاف و مروّق * ہمہ رنگ سیاہ و سبز و ازرق * بجان خاکِ خرابات پاک رفتہ
ز ہر چہ دیدہ از صد یک نگفتہ * گرفتہ دامن رندان خمار * ز شیخی و مریدی گشتہ بیزار * چہ شیخی و
مریدی این چہ قیدست * چہ جائے زہد و تقوی این چہ شیدست * شب خوب جانتی ہے کہ جگر
اُنکا سوختہ کس چیز کا ہے نسیم سحر خوب دیکھتی ہے کہ چراغ اُنکا روشن کیا ہوا کس شخص کا ہے
بیت یہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند * من و خیال تو و نالہا درد آلود بیت
بجز صبا و شمالم نمی شناسد کس * عزیز من کہ بجز باد نیست ہمرازم * گریبان صبح کا چاک غم
محبت سے عاشقانِ حق کے اور دامن شفق کا سرخ بسبب دمِ عشق انکے تمام روز کوچہ
ملامت مین قائم اُنکا اور تمام شب ساتھ بوئے نسیم کے بیدار عجائب قوم ہے کہ باد صبح کو ہمدم
اپنا کرتے ہین اور ہر دم ساتھ اُسکے سخن کہتے ہین اور ورود باد فیض حق ہر دم خاک وجود
پر اُنکے ہوتا ہے اور وہ بسبب پیدا ہوتے حالات کے دائما متوجہ اُسکے رہتے ہین چونکہ یہ یاد
خود پایندہ نہین پس جو حالات کہ اُس سے ظہور مین آتے ہین وہ بھی لائق ہمیشگی کے نہین
بیت نشان یارِ سفر کردہ از کہ پرسم راست * کہ ہر چہ گفت برید صبا پریشان گفت * شورش
خاکِ وجود کی باد فیض حق سبحانہ سے ہے کہ اُسکو شوریدہ کہتے ہین پس تو ساتھ اِس شوریدگی
کے اعتماد نہ کر کہ یہ اختیار سے تیرے باہر ہے شیخ احمد غزالی نے فرمایا کہ جب تیر عشق کا جان
آدم پر پہونچا روح انسانی زخمی فراق کی ہو کر وطنِ اصلی بطن غیب سے جدا پڑی پارہ
خاک چاک جراحت پر چھڑکی اور خونِ خالص کو ساتھ اُسکے ڈھانکا تا حال سے اُس جراحت
کے بجز حق سبحانہ کے دوسرا واقف نہو اور اِس غمخانہ خاک کو مسکن اپنا بنائے بعد اُسکے
روح مجروح سے کہا کہ تجکو اِس خاک سے کیا راحت بجز پوشیدہ رکھنے جراحت کے کیونکہ تو
لطیف ہے اور یہ کثیف بیت عجب می آیدم اے گوہر پاک * کہ چون افتادۂ در دامن خاک *
چو از خاک تو می خیزد غباری * بدہ خود را چنین بر باد باری * پس جب تیر تقدیر نے غیب سے

جان آدم صفی کو نشانہ کیا اور مرتبۂ تعین اول میں لایا اور باد فیض بے نیازی نے زلف پیچ در پیچ
حکمت کو شانہ کیا خاک کو کہا کہ ساتھ اس روح مجروح عشق کے اسرار لطیف اور حکمتہائے نازک ہمراہ
ہیں میان تاسکر آب معرفت کا دریائے عنایت ہماری سے اسکو بالفعل پہونچتا ہے اور یہ زخم محبت کا
کہ اسمیں خمیر کیا ہے آئندہ ظاہر ہوگا اور شورش عشق کی پیدا ہوگی پس احوال تیر خوردہ ہمارے کا
پوشیدہ رکھ اور حکایت اس خستہ کی اسی طور سربستہ چھوڑ حتی یاتی وعد الدہر رباعی ہم اکنون
لالہ و نسرین برآید ۔ نفیر از بلبل مسکین برآید ۔ فرو افتد نقاب از عارض گل ۔ دمار از لعبتان چین
برآید ۔ کیونکہ وہ جراحت عشق تخم یحبہم کا ہے اور تخم کو جب تک خاک میں نہ ڈالیں شجرۂ محبت یحبونہ کا
نہ نکلیگا رباعی ای حسن تو دادہ یوسفانرا خوبی ۔ وز عشق تو کردہ عاشقان یعقوبی ۔ گر نیست
تنگ کند کسی غیر تو نیست ۔ در مرتبۂ محبی و محبوبی ۔ خاک اس حکایت سے نہایت افسردہ غمگین اور
فرماندہ محنت کی ہوئی اور کہا اس خستہ مجروح کو تیر غربت کا جگر میں پہونچا اور پیکان فراق کا دل میں
بیٹھا ممکن نہیں کہ احوال اس مجروح کا پوشیدہ کر سکوں کیونکہ بے اختیاری سے میری ظاہر ہوتا ہے
رباعی راز عشقت گر بدانند ہر کسے از من بدان ۔ من نمیگویم ولیکن چہرہ پیدا میکند ۔ آتش دل
راز نہان سیدار مرا ابیش خلق ۔ آب چشم سیر و دیوستہ رسوا می کند ۔ علم قدیم میں پوشیدہ نہیں ہے
کہ خاک اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ردیہ سے صاف اور پاک نہیں ہوتی پس یہ اسرار کو پوشیدہ
نہ کر سکیگی یہ صفت بسبب کدورت اور کثافت اسکی کے ہے مثنوی آینہ گر زنگ تو دار و صفا ۔
تا نگدازی نکنندت بہا ۔ گرچہ پیسے در دل کان بودہ ۔ بودہ نشین باش کہ آلودہ ۔ پس درمیان
مکہ اور طائف کے خلوتخانہ ہے اس جا طائف ہوا کہ مردہ دل اسبحا چالیس روز نذر رکھ تا ساتھ
آب رحمت کے خمیر ہو کر بعد اسکے ظاہر ہو پس جب خاک نے بادیۂ حیرت پوشیدہ رکھنے اسرار قدم سے
قدم ہمت کا طرف زاویۂ عزلت و مشقت کے دشوار دیکھا کہا رباعی تا تیر غمت میان جانم برسید ۔ در
عشق تو طاقت و توانم برسید ۔ از درد و الم زپای تا سر بگرفت ۔ وین درد بمغز استخوانم برسید ۔
الحاصل خاک خشکی ریاضت سے اپنے کو مجاہدہ تبدیل اخلاق میں رکھتی تھی پس جسقدر کہ صفات
ذمیمہ بسبب ریاضت اور مجاہدہ کے اس سے فانی ہوتے تھے آتش غم فراق کی تیز تر ہوتی گئی
اور مانند راہب کے بتخانہ ریاضت میں چلہ کھینچتی ہوا تاکہ نشتر سے حجاب ظلمانی سے کہ لا

زاہدان را نیاز ہے ۱۲

تنک کے بین ور گذری اور ظلمت اور کثافت اور کدورت سے بالکل خالص پاک ہیں گئے آب و آتش یعنی جمال و جلال یا حسن اور عشق کو قسم دی گئی تھا احوال تیر خوردہ ہمارے کا پوشیدہ رکھیں قولہ تعالی لقد عہدنا الی آدم من قبل جیسا ایک مدت اسپر گذری اختلاف مزاج اُس خستہ کا کمال اعتدال کو پہونچا اُسوقت گلستان معرفت اور بوستان محبت کا کھلا اور صدہزار شجرۂ طیبہ ذات سے اُسکی پیدا ہوئے رباعی چون گل بکنار برگ بنشست ۔ از غم سر و پاے خار بشکست از شاخ شگوفہ چون جدا شد ۔ صدگونہ خوشی بباغ پیوست ۔ مرغان میدان ملک اور ملکوت اور طائران آشیانۂ تقدیس اور تسبیح نے ہر چند طلب بین اس معرفت کے خاک وجود آدم بین کوشش کی قطرہ اس خمخانہ سے اور جرعہ اس پیمانہ سے اُنکو نہ پہونچا بیت سکندر را نمی بخشند آبی ۔ بزور و زر میسر نیست این کار ۔ اور حسد سے ساتھ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا کے موصوف کیا بیت عاشقی را در و بدنامی خوش ست ۔ عاشقان را سوز و ناکامی خوش ست ۔ اُستاد اُنکے نے تودہ عبادت چند ہزار سال کا واسطے طلب اس سعادت معرفت کے برباد دیا لاکن کاہ اور برگ اُسکو حاصل ہوا ابلیس گندم نما جو فروش تھا و کالہ فردوس اور مقام عبادتگاہ سے اُسکو گرا یا اور آدم جو نما گندم فروش تھے ہر دو جہان سے اُنکو قبول کیا مثنوی جناب کبریائی لا ابالی ست ۔ منزہ از قیاسات خیالی ست ۔ یکے ہفصد ہزاران سالہ طاعت ۔ بجا آورد و کردش طوق لعنت ۔ دگر از معصیت نور صفا دید ۔ چو توبہ کرد نام اصطفا دید ۔ عجب تر آنکہ این از ترک مامور ۔ شد از الطاف حق مرحوم و مغفور ۔ مر آن دیگر ز منہی گشت ملعون ۔ زہے فعل تو بی چند و چہ و چون ۔ ابلیس بازاری تھا کام اُسکا ساتھ بزاری کے کھینچا آدم جب ساتھ زاری کے تھے اُنکو آزار نہ پہونچا ابلیس بیگانہ تھا بہشت کو حکم ہوا اُسکو جانے مت دے آدم یگانہ تھے درخت کو امر ہوا اُسکو جامہ دے مثنوی تا چند روے برابر او باش ۔ گر مرد رہے برابر او باش ۔ میدان عمری اگر بدانی ۔ ابلیس خودی اگر ندانی ۔

آدم بدمی کہ از ندم زد ۔ در بارگہ رضا قدم زد ۔

دیگر ۵

قال عز و جل یا غوث الاعظم ان احب العباد الی ھو العبد الذی کان لہ ولد و والد و قلبہ

فارغ منہا ولا الحزن لہ الفوت ثم قال اذا بلغ النبی بہذہ المنزلۃ فہو عندی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ
کفوا احد فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم تحقیق کہ دوست زیادہ بندون سے نزدیک میرے
وہ بندہ ہی کہ ہووے واسطے اُسکے پسر اور دختر اور زن اور اسباب اور دل اُسکا فارغ ہووے اُنسے اور
نہ فکر کرے اور نہ غم جسوقت کہ فوت ہو جاوے اُنمین سے کوئی پس جبکہ پہونچے بندہ اس مرتبہ
پس ہوگا وہ بندہ نزدیک میرے اُن مین سے کہ نجنتا ہی اُسکو کسی نے اور نجنتا گیا ہی وہ کسی سے
اور نہوگا واسطے اُسکے کوئی ہم مثل اور شریک دوسرا اے عزیز وہ بندہ موصوف ہوا ساتھ
صفات حق سبحانہ کے اور متخلق ہوا ساتھ اخلاق الٰہی کے اور اپنے کو بے تعلق کیا تمام تعلقات
سے اور بے تعین ہوا تمام تعینات سے اور توڑا تمام پیوندونکو اور جمع ہوا تمام تفرقون سے
پس یہ در باطن خطاب ہی ساتھ محبوب کے کہ تو محبوب زیادہ ہی تمام بندون سے اے عزیز
معنی تجرید کے یہ ہین کہ ظاہر سالک کا مجرد ہو غرضون دنیاوی سے اور باطن اُسکا پاک ہو
طلب عوض سے یعنی ترک کرنے پر دنیا کے کچھ عوض نچاہے دنیا اور آخرت مین بلکہ تجرید ظاہر
اور باطن کو واسطے عبودیت کے اپنے اوپر واجب جانے اور عبادت حق سبحانہ کی بغیر سبب
اور علت کے خاص واسطے اُسی کے بجا لاوے اور کمال تجرید کا وہ ہی کہ بندہ ساتھ سر اپنے کے
مجرد ہو ملاحظہ کرنے سے اُن مقامات اور احوال کے کہ بسبب اُنکے پہونچتا ہی یعنی اُن مقامات اور
احوال پر قیام اور توقف نہ کرے تا بسبب اُس قیام کے مقامات عالی تر اور شریف تر سے باز
نہ رہی اور بے نصیب نہو جاوے اور معنی تفرید کے یہ ہین کہ ساتھ کسی صورت کے صورتونسے
اُنسیت اور محبت نہ قبول کرے بلکہ وحشت اختیار کرے اور وجود اور عدم اُن صورتون اور
شکلونکا نزدیک اُسکے یکسان ہو جاوے اور نفس کو اپنے کسی حال مین نہ دیکھے اور دیکھنے سے
حال کی طرف حق سبحانہ کے غائب ہوا ہوا اور جو عمل کہ کرے خاص واسطے حق سبحانہ کے کرے
اور اُس عمل مین نظر طرف اپنے یا اوپر رعایت خلق کے یا خواہش عوض عمل کے دنیا اور آخرت
مین نہو بعضے فرماتے ہین کہ تجرید وہ ہی کہ بندہ مالک کسی چیز کا نہو اور تفرید وہ ہی کہ بندہ کسی
چیز کا نہو اے عزیز وجد وہ چیز ہی کہ دل پر بندہ کے ترس آتا ہی یا غم یا دیکھنا کسی حال کا احوال
آخرت سے یا کشف ہوتا اُس حالت کا کہ درمیان حق اور بندہ کے ہی بعضے فرماتے ہین کہ وجد

سماعت اور بصارت دل کی ہی قال اللہ تعالی فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور وقال اللہ تعالی او القی السمع وهو شهید پس جو شخص کہ وجد مین ضعیف ہوگا
تواجد کریگا اور تواجد اسکو کہتے ہین کہ جو چیز باطن مین نہ آوے ظاہر مین پیدا ہوتی ہی مگر جو
شخص کہ تواجد مین قوی ہوتا ہی متمکن اور ثابت اور ساکن اور قائم رہتا ہی قال اللہ تعالی
تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ نوری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ وجد ایک شعلہ ہی مقام شوق سے مانند بجلی کے آتا ہی اور اسرار مین بندون کے پریشان
اور پراگندہ ہوتا ہی اور بوقت وارد ہونے اس شعلہ کے تمام وجود کو انکے واسطے طلب یا حزن کے
اضطراب اور حرکت مین لاتا ہی کہتے ہین کہ وجد جاتا آتا ہی اور جاتا زائل ہوتا ہی اور معرفت ثابت
اور قائم رہتی ہی زوال پذیر نہین ہوتی اور بعضون نے فرمایا کہ وجد خوش خبری ہی طرف سے
حق سبحانہ کے واسطے ترقی کرنے اوپر مقامات مشاہدات حق سبحانہ کے اور وجد ثمرہ اوراد طاعت کا ہی جس شخص کو
ورد طاعت کا زیادہ وجد بھی اسکا کامل زیادہ لیکن مراد وجد سے ثابت ہونا سلطان حقیقت کا ہی دل
مین اور یہ مرتبہ میسر نہین ہوتا مگر بعد دور ہونے صفات بشریت کے دل سے کہ وہ غفلت و شہوت اور محبت
غیر حق کی ہی پس بوقت ظہور سلطان حقیقت کے باقی رہنا صفات بشریت کا محال ہی پس یہی معنی قول
ابو الحسن نوری کا ہی کہ کہا بیس سال سے مین درمیان وجد کے ہون جس وقت کہ پروردگار اپنے کو
پاتا ہون دل کو اپنی گم دیکھتا ہون اور جب دل کو پاتا ہون پروردگار کو گم کرتا ہون اے عزیز
تواجد مبتدیونکو ہوتا ہی اور وجود منتہیونکو اور وجد متوسطونکو کیونکہ وجد درمیان ابتدا اور
انتہا کے ہوتا ہی اے عزیز غلبہ نام اس حال کا ہی کہ بندہ پر ظاہر ہوتا ہی اور بوجود اس حال
کے طاقت ملاحظۂ اسباب اور رعایت آداب کی نہین رہتی کما قیل الغلبۃ حال تبدو للعبد
لا یکون معہا ملاحظۃ السبب ولا مراعاۃ الادب اور گاہی ہوتا ہی کہ حال اسکا اس مرتبہ کو پہنچتا ہی
کہ کوئی شخص احوال سے اسکے خبر نہین رکھتا بلکہ حال سے اسکے انکار کرتا ہی اور وہ شخص اسحال
مین مشغول رہتا ہی پس جب غلبہ اسکا ساکن ہو جاتا ہی ساتھ اپنے رجوع کرتا ہی اور وہ چیز کہ
اسپر غالب ہوتی ہی خوف ہی یا ہیبت یا جلال یا حیا روایت ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
سینگی لگائی ابی طیبہ رضی اللہ عنہ اس خون کو پی گئے اگرچہ پینا اس خون کا شریعت مین منع

اور حرام تھا لاکن جبکہ وہ فعل غلبۂ حال سے تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر قبول کیا اور
معاف فرمایا اور مانند اُسکے اکثر صحابہ اور اولیا رضی اللہ عنہم سے واقع ہوا ہی پس اس سے
معلوم ہوا کہ غلبہ حال کا درست ہی اور بعضے وقت تجلی عظمت حق سبحانہ سے بندہ مین ہستی
ظاہر ہوتی ہی اسوقت حرارت دوزخ کی سرد ہو جاتی ہی اور ذات اور صفات اُسکے مغلوب
ہو کر بر جاے خود قائم رہتے ہین جیسا کہ نور ستارونکا شب تاریک مین غلبہ کرتا ہی اور بوقت طلوع
آفتاب کے مغلوب اگرچہ نور اُنکا بجاے خود قائم ہی لاکن نظر مین خلق کے نہین آتا یہی حال تھا
ابو حامد قدس سرہ کا کہ تعظیم حق کی اُنپر اسقدر غالب ہوئی تھی کہ جب واسطے نماز کے قیام کرکے اللہ
کہتے پیش از اکبر کہنے کے بیہوش ہو کر گر جاتے سالہا اسی طور عمر اُنکی گذری آخر الامر وفات اُنکی
اسی حال مین ہوئی اور مقام انبیا علیہم السلام کا بالاتر تمام مقامون سے ہی یعنی جس حالت سے
کہ بعضے اولیا مغلوب ہو جاتے ہین قوت وقت انبیا علیہم السلام کی اُس حالت کو مغلوب کرتی ہی
اے عزیز استغراق اسرار کے تئین مقام فنا ماسوی اللہ اور تمام مقامات خاص مین ایک درجہ
مقرر نہین بلکہ تفاوت درجون کا باعتبار تفاوت استعداد کے ہی چونکہ استعدادات بیشمار ہین
درجے بھی بے نہایت جیسا کہ کہتے ہین الفناء وغیرہ من مقامات الاختصاص صورہا مختلفۃ وحقائقہا
واحدۃ لانہا لیست من جہۃ الاکتساب ولکن من جہۃ الفضل یعنی اس سخن کے وہ ہین کہ مقصد
اور مقصود ہر ایک ارباب احوال اور مقام کا حق ہی اور حق سبحانہ ایک ہی پس وجود قربت
حاصل ہوتا ہی اور قرب نزدیک ہونا حق کا ہی ساتھ بندے کے نہ نزدیک ہونا بندے کا ساتھ
حق کے لاکن بندہ پر بندگی کرنا واجب ہی پس جب عطا کرنے والا ہر مقام کا حق ہی اور وہ
ایک ہی پس حقیقت بھی ایک ہوئی مگر حق سبحانہ ساتھ ہر ایک کے بصفت علیحدہ تجلی فرماتا ہی
ساتھ ضعیفون کے بمقدار ضعف اُنکے اور ساتھ قویونکے باندازۂ قوت اُنکی اے عزیز اہل معرفت فرماتے ہین
کہ نہ ہر شخص لیاقت دربانی کی رکھتا ہی نہ طاقت وزیری کی جس کسیکو کہ مقام بالاتر ہی اگر
نیچے لاوے تو ہلاک ہوگا اور جس کسیکا کہ مقام پست تر ہی بالاتر لیجاوے تو غرور مین ہلاک ہوگا
جیسا کہ حدیث شریف قدسی مین آیا ہی انّی ادبّر امر عبادی بعلمی بقلوبہم انّی علیم خبیر ایک کی غذا
بلا ہوتی ہی دوسرے کی نعمت تا ہر دو سبب کمال دین کا ہو جاوین صبر اور شکر مین کشف المحجوب مین

ذکر کیا ہے کہ ایک درویش مکہ معظمہ میں داخل ہو کر ایک سال مشاہدہ میں کعبہ کے بیٹھا نہ طعام کھایا
نہ پانی پیا نہ سویا اور نہ طہارت کو گیا بسبب ہمت اسکی کے مشاہدہ خانہ کعبہ کا غذائے تن اور شربت جان
اسکی ہو گئی تھی پس اگر مشاہدہ حق سبحانہ کا سر بندہ میں ہو جاوے اولیٰ تر یہ استغراق اور کمال
اس حالت کا واجب کریگا

دیگر ۵۸

قال عز وجل یا غوث الاعظم من لم یذق لفناء الوالدین لمحبتی و فناء المولود لمودتی لم یجد لذۃ
الوحدانیۃ والفردانیۃ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظم جس شخص نے کہ نہ پائی لذت فناء والدین کی
واسطے محبت میری کی اور فناء اولاد کی واسطے مودت میری کے نہیں پائی اسنے لذت وحدانیت و
فردانیت کی یعنی لذت تنہائی اور یکتائی کی اے عزیز یہ اشارہ ہے طرف مرتبہ ذات کے کہ فرد
حقیقی حضرت حق سبحانہ ہے پس جبتک کہ تمام تعینات اور قیودات سے نہ گذریگا مرتبہ
فردانیت کو نہ پہونچیگا اے عزیز شاید فناء والدین سے مراد یہ ہے کہ اسم اور رسم سے درگذرے
اور ساتھ کسی چیز کے غیریت باقی نہ رہے تا ذوق فردانیت کا حاصل ہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ
تمام مرادات دین اور دنیا سے باز رہے تا فرد حقیقی ہو جاوے اور ذوق حقیقی منھ دکھاوے
کیونکہ پریشانی مرتبہ میں دوئی اور شعور کی ہے یا مراد اسے مرتبہ فنا کا ہے جب اس مرتبہ کو پہونچا
جمال حقیقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کا منھ دکھاتا ہے یا مراد اس سے یہ ہے کہ مرتبہ فردانیت
کا مرتبہ غوثیت اور قطبیت ہر دو سے بالاتر ہے جبتک کہ ان ہر دو سے نہ گذریگا مرتبہ فردانیت کو
نہ پہونچیگا اور اس درگذرنے کو مسکر جانتا ہے اے عزیز مسکر نام اس حالت کا ہے کہ سالک موافقت
میں حق سبحانہ کی ایسا مستغرق ہو جاوے کہ درمیان خوشی اور ناخوشی اور سختی اور آسانی
کے فرق اور تمیز نہ کر سکے کیونکہ غلبہ وجود حق سبحانہ کا اسکو تمام تمیز لذت اور الم سے بسبب
جذبہ موافقت کے ساقط کرتا ہے مصراع ع آنچہ از تو آید خوش بود خواہی شفا خواہی الم
جیسا کہ بعضے روایات میں آیا ہے کہ حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نزدیک میرے سنگ اور
کلوخ اور زر اور نقرہ یکسان ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو کچھ خوف
اور فکر نہیں خواہ حالت فقر میں رہوں خواہ حالت غنا میں کیونکہ فقر میں صبر ہے اور غنا میں

شکر پس رویت حق سبحانہ نے انکو تمیز کرنے سے درمیان آسانی اور دشواری اور فقر اور غنا اور صبر اور شکر کے خارج کیا تھا لیکن ہوشیاری بعد سکر کے وہ ہی کہ بندہ تمیز کرے درمیان لذت اور الم کے اور موافقت میں حق سبحانہ کے الم کو لذت پر اختیار کرے اور الم پہونچانے والے سے لذت حاصل کرے نہ الم سے جیسا کہ بعضے بزرگون نے فرمایا کہ اگر مجکو بلا مین مبتلا کرکے پارہ پارہ کرلے تو میرا محبت تیری زیادہ ہوگی ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا موت کو دوست رکھتا ہون مین اشتیاقاً الی لقاء ربی اور بیماری کو دوست رکھتا ہون مین تکفیر الخطیئتی اور فقر کو دوست رکھتا ہون مین تواضعاً لربی روایت ہی کہ کسی صحابہ نے کہا کہ خوش ہین مجکو دو مکروہ ایک فقر دوسرا مرگ پس یہ حال تمام ہوتا ہی صاحب سکر سے کیونکہ صاحب سکر مکروہ مین پڑتا ہی لاکن اُس سے الم نہین پاتا بلکہ بغلبہ شہود حق سبحانہ سے لذت اٹھاتا ہی اور سختی بسبب مشاہدہ کے سہل اور آسان ہوجاتی ہی لیکن وہ ہوشیاری کہ پیش از سکر کے ہی گاہی ہوتا ہی کہ ناخوشی کو اوپر خوشی کے قبول کرتا ہی اور ناخوشی سے الم اور خوشی سے لذت پاتا ہی پس وہ شخص اس مقام مین موصوف ہوتا ہی ساتھ صفات صبر اور شکر کے نہ ساتھ صفات صحو اور سکر کے کیونکہ یہ دو مقام صحو اور سکر کے مقام بے صفتی کے ہین مالک سے حق سبحانہ کی نہ ملک سے بندہ کی بعضون نے کہا کہ مراد سکر سے اٹھ جانا تمیز کا ہی درمیان احکام ظاہر اور باطن کے بسبب پوشیدہ ہونے نور عقل کے شعاعون نور ذات مین بیان اس سخن کا یہ ہی کہ اہل وجد دو طائفہ ہین اول محبان ذات دوسرے محبان صفات پس وجد محبان ذات کا بسبب نور ذات کے ہی اور وجد محبان صفات کا بسبب عالم صفات کے اور یہ وجد عالم صفات کا قوت نہین رکھتا اور اہل وجد ابتدا مین وجد مین بسبب قوت اور غلبہ کے مغلوب سلطان حال کا ہوجاتا ہی اور ساتھ افشا سے اسرار ربوبیت کے دلیری نہین کرتا اور حالت سکر مین منفعت اور مضرت کی تمیز نہین رکھتا اور لذت اور الم سے غائب ہوتا ہی فان غلبات وجد الحق یسقط عن العبد التمییز بین ما یولم و یلذ ذلیس جو شخص کہ درمیان عزت اور ذلت اور جاہ اور سقوط کے تمیز رکھتا ہی حقیقت مین محب نہین والسکر من مقامات المحبین خاصۃ وقال ایضاً اذا کوشف العبد بنعت الجمال حصل السکر وطرب الروح وہام القلب اور دعا فرماتے ہین اللھم لا تکلنا الی انفسنا فنعجز لعلمنا معا ملتنا ولا

فی جمیع آن بہ وعیتہ فضلاک بحبل تمسک من واجعلنا ذلک من اقل ولا عین طرفۃ غیرک لا احد
علی جودک وکرمک وفی دینہ ودنیاہ علی الطافک ولطفاک یا ارحم الراحمین اے عزیز اہل تمکین
وہ خاصان حق ہین کہ پابندی سفر وجہان سے آزاد ہین اور حجاب ہائے بصیرت سے انکی
اٹھ گیا اور ساتھ کسی سبب کے اسباب سے تغیر اور ضعف باطن مین اور حال مین انکے راہ
نہین پاتا اور کوئی چیز ممکنات سے سر کو انکے مشاہدہ اور اشتغال محبوب سے باز نہین رکھتی
اور ہمیشہ عین شہود احدیت مین رہتے ہین اور صحبت خلق کی اور مشاہدہ احوال خلق کا
انمین اثر نہین کرتا اور صفت کو انکے تغیر نہین دیتا اے عزیز مراد تلوین سے پھرنا ایک حال
سے طرف دوسرے حال کے ہے اس لیے اہل تلوین کو تلوینات احوال بیت ہوتا ہے اور
فرق درمیان اہل تمکین اور اہل تلوین کے یہ ہے کہ اہل تمکین احوال باطنی پر اپنے غالب اور
متصرف ہوتے ہین بخلاف اہل تلوین کے اور فرق درمیان مقام اور تمکین کے یہ ہے کہ مراد
مقام سے قائم رہنا طالب کا ہے اوپر ادا کرنے حقوق مطلوب کے ساتھ نہایت اجتہاد اور صحت
نیت کے اور مراد تمکین سے دفع کرنا تلوین کا ہے اور حال اور مقام معنی مین نزدیک ہین اور
اصل مراد تمکین سے یہ ہے کہ صاحب تمکین مستور ہوا اور وجود اپنا بالکل حضرت حق کو سونپا ہو
اور اندیشہ غیر کا دل سے باہر کیا ہو پس تمکین محققون اور کاملون کا قائم ہونا ہے محل کمال اور
درجۂ اعلی مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم صاحب تمکین تھے اگرچہ مکہ معظمہ سے قاب قوسین تک
عین تجلی مین تھے لاکن حال سے اپنے نہ پھرے اور تغیر نپایا جیساکہ پانی جبتک ندی مین
ہے جاری رہتا ہے اور جب دریا مین پہونچا قرار پاتا ہے پس صحبت پانی دریا کی وہ شخص قبول
کرتا ہے کہ اسکو خواہش جواہر کی ہو اور جبتک کہ بیت بردار جان سے نہوگا اور اپنے کو سرنگون
نکریگا جوہر عزیز ہاتھ مین نہ لائیگا اور جبتک کہ گذرنا مقامات سے اور قطع کرنا منازل کا
نکریگا محل تمکین کو نہ پہونچیگا اور اثبات تلوین کا اس سے ساقط نہوگا ارشاد ہوا فاخلع
نعلیک والق عصاک کیونکہ وہ نعلین اور عصا آلہ قطع کرنے مسافت کا ہے اور درگاہ
حق سبحانہ مین مسافت نہین موسی علیہ السلام صاحب تلوین تھے کہ جب حق سبحانہ نے ایک
نظر کوہ پہ تجلی فرمائی موسی بیہوش ہوگئے خر موسی صعقا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب تمکین تھے کہ وہ درجۂ اعلیٰ پایا کہ حال معراج کا مشہور ہی اور حال سے لپٹنے نہ پھرے آی عزیز تمکین دو قسم پر ہی ایک وہ کہ نسبت تمکین کی ساتھ معشوق اُسکے کے باقی الصفت ہو پس وہ شخص فانی الصفت ہوتا ہی اگر اُس شخص فانی الصفت کو نسبت فنا اور بقا اور وجود اور عدم کی کرین درست نہوگی کیونکہ اِن اوصاف کو موصوف چاہتا ہی اور جبکہ موصوف مستغرق ہو حکم وصف کا اُس سے ساقط ہو جاتا ہی پس جبتک کہ سالک صفات نفس اپنے سے نہ گذر لیگا ساتھ عالم صفات حق کے نہ پہونچیگا پس اُسکو صاحب تلوین نکہین گے کیونکہ تلوین بسبب متواتر آنے احوال مختلفہ کے ہوتا ہی اور مقید صفات نفس کو صاحب حال نکہین گے پس تلوین ارباب قلوب کو ہوتا ہی کہ ابھی عالم صفات سے تجاوز نہ کیا ہو اور ساتھ ذات کے نہ پہونچا ہو کیونکہ صفات متعدد ہین اور تلوین اُسیجا ہوتا ہی کہ جس جا تعدد ہو پس ارباب کشف ذات مقام تلوین سے گذر کر مقام تمکین کو پہونچے ہین کیونکہ ذات مین بسبب وحدت کے تغیر نہین ہوتا اور خلاصی تلوین سے اُس شخص کو میسر ہوتی ہی کہ دل اُسکے نے مقام قلبی سے ساتھ مقام روحی کے عروج کیا ہو اور تحت تصرفات تعدد صفات سے باہر ہو کر میدان قرب ذات مین قرار پایا ہو پس جب قلب مقام قلبی سے ساتھ مقام روحی کے پہونچتا ہی نفس بھی مقام نفسی کو چھوڑ کر مقام قلبی مین آتا ہی اور یہ ممکن نہین کہ اسم بشریت کا باقی رہا ہر طبیعت سے تغیر بالکل اُٹھ جاوے ولیکن وہ تغیر صاحب تمکین کو مقام تمکین سے خارج نہین کرتا آی عزیز معنی غیبت کے یہ ہین کہ بندہ بالکل خواہشات اور لذات نفس سے غائب ہو کر ہرگز طرف اُسکے نظر اور التفات نہ کرے اور وہ خواہشات قائم ہووین ساتھ اُسکے اور موجود ہووین اُس سے ولیکن وہ شخص بسبب مشاہدہ حقوق سبحانہ کے ملاحظہ سے خواہشات کے غائب اور فانی ہو آی عزیز معنی شہود کے یہ ہین کہ جس چیز مین نظر کرے تو ساتھ حق کے کرے اور وہ چیز نظر مین نہ آوے یعنی جس شی مین کہ تصرف کرے تو لازم ہی کہ بسر عبودیت اور فروتنی سے کرے نہ بسر شہوت اور لذت نفسانی سے اور ایک غیبت دوسری ہی بلند زیادہ اُس سے کہ وہ غائب ہوتا بندہ کا ہی فنا اور فانی سے بسبب شہود بقا اور باقی کے اور یہ شہود شہود غلبہ ہی نہ شہود عیان کا اور بعضے مشائخ فرماتے ہین کہ شہود وہ ہی کہ مشاہدہ حق کا تجھہ پر ایسا غالب ہو کہ جس شی کو ماسوائے حق سے مشاہدہ کرے صغیر اور حقیر اور

معدوم الصفت ہوئے جیسا کہ کہا ہی الا کل شی ما خلا اللہ باطل موسی علیہ السلام کو بسبب شہود حق کے وجود سامری کا نظر مین اُنکے ناچیز دکھا اور اسکو کالعدم جانا لیکن یہ کمال بسبب صحت حال کے تھا ساتھ حق تعالے کے

دیگر ۵۹

قال عز وجل یا غوث الاعظم اذا اردت ان تنظر الیّ فی محل فاختر قلباً حزیناً خاشعاً فارغاً عن سوائی فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم جبکہ ارادہ کرے تو نظر کرنے کا طرف میرے کسی محل مین پس اختیار کر تو دل غمگین اور خاشع کو کہ وہ فارغ ہو غیر سے میرے ای عزیز جب طالب صادق اور محب واثق ارادہ دیکھنے جمال محبوب کا کرے پس لازم ہی اسکو کہ صحبت ایسے اہل دل کی طلب اور اختیار کرے کہ دل اسکا خوشی سے ہر دو جہان کی فارغ ہوا اور ہر طرح سے غیریت کو قطع کیا ہوا اور ساتھ جمال دوست کے آرام پایا ہو پس جب تو ایسے دل مین نظر کریگا سوائے جمال حضرت حق کے نہ دیکھیگا صحبت اور خدمت اُنکی قبول کر اور منظور نظر اُنکا ہو جا اور دل مین اُنکے مقبولیت پیدا کر اور ساتھ صفات اُنکے موصوف ہو جا اور ذات کو اپنی ذات مین اُنکی اور صفات کو اپنی صفات مین اُنکے محو کر تا دل اپنا دل اُنکا اور سر اپنا سر اُنکا ہو جاوے پس ایسے دل مین جمال دوست کا عیان ہوتا ہی پس اُس اہل دل کو مرتبہ صحو اور جمع کا حاصل ہوتا ہی ای عزیز صحو وہ ہی کہ بندہ کو لباس وجود باقی عطا کرتے ہین کہ لمعان انوار ذات سے پراگندہ نہین ہوتا اور عقل کہ رابطہ تمیز کا ہی مساعدت کرتی ہی اور پاک کرنے والی ہوتی ہی آلودگی حادث سے اور باقی رہتی ہی ساتھ بقاء حق کے اور برزخ ہو جاتی ہی درمیان روح اور نفس کے تا ایک دوسرے پر غالب نہ کرے اور حکم جمعیت کو ساتھ عالم روح کے رجوع کرے اور حکم تفرقہ کو طرف عالم نفس کے رد کرے اور ترتیب اقوال اور ترتیب افعال اور نگاہ رکھنے آداب اور پوشیدہ کرنے اسرار کے کوشش کرے اسی طور کہ کسی وجہ آفت سے زوال پذیر نہو قال الجنید

قدس سرہ الصحو عبارۃ عن صحۃ الحال مع اللہ سبحانہ ولا یدخل تحت صفۃ العبد والاکتساب ای عزیز باعتبار صحو مین سالک مشاہدہ کثرت کا کرتا ہی اور بسبب خلق کے محجوب ہوتا ہی حق سے

اور صحو متوسط مین گاہی حق کو دیکھتا ہی اور گاہی خلق کو اور انتہاء صحو مین بسبب حق کے محجوب
ہوتا ہی خلق سے اور جو شخص کہ محو ہو بعد صحو کے کہ یہ مقام نہایت سیر سالک کا ہی نہ حق
حجاب خلق کا ہوتا ہی نہ خلق حجاب حق کا پس سالک اول صحو مین تمام کثرت دیکھتا ہی اور
کچھ نشان وحدت کا نہین اور محو مین بعد صحو کے تمام کثرت کو عین وحدت مین دیکھتا ہی
اور کچھ نشان کثرت کا نہین پس جب کسیکو کہ یہ حالت میسر نہین وہ ابھی ناقص ہی کیونکہ اگر
کثرت کو حقیقیہ دیکھیگا نفی نہ کرسکیگا اور اگر وحدت حقیقیہ دیکھیگا اثبات نہ کرسکیگا اور اگر
کسی کو ان دو سے نفی کرے مشاہدہ مین خلل رکھتا ہی اور دیدہ وحدت مین مین اُسکے
نقصان ہی پس کمال اُسمین ہی کہ سالک مین صفات بشریہ باقی نہ رہے ہون تا سبب
حجاب کا نہ ہو جاوے اور افعال اور صفات اور ذات سالک کے افعال اور صفات
اور ذات حق مین بالکل فانی ہوا ہو پس جب وہ گانگی عارضی اُٹھ جاے یگانگی اصلی باقی
رہتی ہی اور جب وجود ذات وہی اور خیالی تحت مین نور عظمت ذات کے پوشیدہ ہوجاوینا
بجز ذات کے باقی نہین رہتا ای عزیز ممکن اور جائز ہی کہ دوستی حق سبحانہ کی دل پر بندہ کے
سلطنت ظاہر کرے اور بسبب غلبہ اور زیادہ ہو جانے اُس دوستی کے عقل اور طبیعت
برداشت سے اُسکے عاجز اگر کام اُسکا کسب سے اُسکے ساقط ہو جاوے اس درجہ کو جمع کہتے ہین
اور اول تفرقہ سے کہ کاسب ہی اور مراد جمع سے مواہب یعنی مجاہدہ اور مشاہدہ پس عزت
بندہ کی اُسمین ہی کہ افعال اپنے افعال حق مین مستغرق پاوے اور مجاہدہ اپنا ہدایت
حق مین منتفی دیکھے اور قیام اُسکا ساتھ حق کے اور اضافت فعل اُسکے کی طرف حق کے ہو
اور نسبت کسب اپنے سے خلاص پاکر مرتبہ بی یبصر و بی یسمع کو پہونچا ہو ای عزیز جب بندہ
ساتھ مجاہدہ اپنے کے تقرب حق سبحانہ کا طالب کرتا ہی حق سبحانہ اُسکو ساتھ دوستی اپنی کے
پہونچاتا ہی اور ہستی کو اُسکی ہستی مین اپنی فانی کرتا ہی اور نسبت اُسکی افعال سے اُسکے
دور کرتا ہی اور کسب اُسکا ذکر سے اُسکے فنا ہو جاتا ہی یہانتک کہ ذکر حق سبحانہ کا سلطان ذکر
اُسکا ہو جاتا ہی اور نسبت آدمیت کی ذکر سے اُسکے منقطع ہو جاتی ہی اور ذکر اُسکا
عین ذکر حق ہو جاتا ہی یہانتک کہ غلبۂ حال مین مانند بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے سبحانی

ما اعظم شانی کہتا ہی بیت خواہی کہ یابی دوست خود را گم کن کہین گم شدن از برای آن یافتن است اى عزیز جمع نزدیک صوفیہ کے جمع ہمت کو کہتے ہین اور وہ ایسا ہی کہ تمام فکرین اسکی دور ہوکر ایک فکر ہو جاوے جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من جعل الہموم ہما واحدا ہم المعاد کفاہ اللہ سایر ہمومہ ومن تشعبت بہ الہموم لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ہلک یہ حال پیدا ہونے کو ریاضت اور مجاہدہ چاہتا ہی پس مراد اس طائفہ کی جمع ہمت سے وہ ہی کہ ہموم اسکے متفرق نہ ہو جاوین تا وہ انکو ساتھ تکلف کے جمع کرے بلکہ خود مجتمع ہو جاوین اور بندہ تمام واسطے ذات حق کے ہو جاوے کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ جمع کیا ہی کہا کہ تمام اسرار کو جمع کرے تو کیونکہ تجاوز بجز حق سبحانہ کے چارہ نہین اور تمام اپنے کو عبودیت اور عبادت مین اسکے مغلوب کرے تو کیونکہ اسکو شبیہ اور ضد نہین دوسرے بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ جمع کسکو کہتے ہین جواب دیا کہ حق سبحانہ بندہ کو ساتھ اپنے جمع کرے یہانتک کہ بندہ ساتھ عاجزی اور قصور اپنے کے شناسا ہو جاوے اور ساتھ بیچارگی اور ضعف اپنے کے اقرار کرے اور پراگندہ و متفرق کرتا ہی حق سبحانہ اپنے سے اس بندہ کو کہ وہ ساتھ افعال اور اعمال اپنے کے حق کو طلب کرے پس حق کو ساتھ اسباب کے طلب کرنا پراگندگی ہی اور مشاہدہ کرنا حضرت حق کا ہر ذرہ مین موجب حصول جمع اور جمعیت کا ہی جیسا کہ کہا ہی ما نظرت فی شیئ الا و رایت اللہ فیہ پس تفرقہ وہ ہی کہ بندہ بسبب اعمال و افعال اپنے کے تقرب حق سبحانہ کا طلب کرے اور یہ عین پراگندگی ہی اور جمع وہ ہی کہ قریب اور نزدیک کرنے والا بندونکا سواے حضرت حق کے نہ دیکھے اور نہ جانے اہل معرفت فرماتے ہین کہ جمع دو قسم پر ہی ایک جمع سلامت دوسرا جمع مکسر جمع سلامت وہ ہی کہ حق سبحانہ غلبہ حال اور قوت وجد اور نہایت شوق بندہ مین حافظ اور نگہبان بندہ کا ہو اور حکم اپنا ظاہر پر بندہ کے جاری کرے اور اسکو ادا کرنے پر حکم اور مجاہدہ کے آراستہ اور نگاہ رکھے مانند بایزید بسطامی اور ابو بکر شبلی اور ابو الحسن خضری اور سوا انکے اکثر مشائخ سے کہ ہمیشہ مغلوب رہتے اور جب وقت نماز کا آتا ساتھ حال اپنے کے آکر نماز سے فارغ ہو کر پھر مغلوب ہو جاتے اور جمع مکسر وہ ہی کہ بندہ حکم مین حق سبحانہ کے دیوانہ ہو جاوے پس ایک ان دو سے معذور اور دوسرا مشکور ہوتا ہی لاکن زمانہ مشکور کا

قوی تر ہی معذور سے امام عالم عارف ربانی ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی نے کہا کہ اول درجہ جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ تمام حواس اور اندام بندہ کے ولایت دین اور خانہ مسلمانی اور حجرہ تقوی مین قائم اور جائے قرار ہوا ہو تا وظائف اور حقوق دین مین جمع ہو وے اور اگر ایک ان حواس سے برخلاف دین اور خلاف امر اور نہی اور طاعت کتاب اور سنت کے ہو دین مین تفرقہ لازم ہوتا ہی درجہ دوسرا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ یہ حواس اور اعضا اگرچہ محرمات سے مقام مین جمع کے پرہیز کرتے ہین لاکن خواہشات مین حلال کی عین تفرقہ مین ہین کیونکہ خواہشات حلال کی جب بمقدار ضرورت اور حاجت پرورش تن سے زیادہ ہو جاوے وہ نفس پرستی ہی اور نفس پرستی تمام کدورت اور وحشت اور ظلمت دل سے ہوتی ہی پس گرفتار ہونا خواہشات حلال مین جائز ہی شریعت مین اور تفرقہ ہی عالم دل مین کیونکہ جب دل ایک ہی اور وادی خواہشات کے بے نہایت جب دل ان وادیون مین متفرق اور پراگندہ ہو جاوے طاعت حق سبحانہ مین کب جمع ہوگا اور جب جمع ہو جاوے عبادت اور طاعت پروردگار کی قرۃ عین اسکی ہو جاتی ہی اور گرفتار اسکا ہو جاتا ہی پس اسیجا تفرقہ گرفتاری خواہشات حلال کا جا گرفتاری مین خدمت اور طاعت کے ہو جاتا ہی درجہ تیسرا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ جب طاعت حق سبحانہ کی مشرب اور مذہب اسکا ہو جاوے چنانچہ ابتدا مین دوکان کسب کی واسطے معاملہ تجارت کے آباد رکھتا تھا اور اب دوکان سوز و نیاز کی بقدر طاعت کے آباد رکھتا ہی یہ مرتبہ جمع کا ہی لاکن تفرقہ اس درجہ مین وہ ہی کہ ساتھ تن کے خدمت کرتا ہی اور ساتھ دل کے غائب اور چشم سے دیکھتا ہی اور اندیشہ سر جا جاتا ہی اور ساتھ زبان کے عذر کرتا ہی اور طبیعت غیر حاضر پس اس تفرقہ سے اسوقت عالم جمع مین پہونچیگا کہ دل تمام خواہشون سے روگردان ہو کر اراد مین حق سبحانہ کے قرار پاوے اور خدمت مین قائم پس اس صورت مین جسقدر گرم تر اور خستہ تر اور مقام مین طلب کے تیز تر اور ادا کرنے مین طاعت کے حریص تر اور صفت جمع مین درست تر اسیقدر قید تفرقہ سے آزاد تر ہوگا درجہ چوتھا جمع اور تفرقہ کا وہ ہی کہ دل اور تن اگرچہ تمام طاعت مین ہو جاوین یہانتک کہ خدمت مین کسی طرح کی شرکت ہی اور

ہو مین سے باقی نہ رہی اگرچہ یہ جمع ہے لاکن تفرقہ ہے اس سبب سے کہ نظر صادقون اور صحامدون کی
طاعت پر نہین کیونکہ ناظر طاعت اور خدمت کا ہونا عین متفرق ہوتا ہے دیکھنے سے جمال
توفیق طاعت اور خدمت کے اگرچہ خدمت اور طاعت کرنا نیک ہے لاکن ساتھ اسکے مشغول
ہونا ناسزا ہے کیونکہ تکبر عابدونکا اسی نظر سے پیدا ہوا ہے کہ مومنونکو گناہ ظاہر مین کچھ
ساتھ حقارت کے نظر کی اور اپنے کو بسبب چہار رکعت نماز کے بزرگ جانا ہے پس عارفان جو کچھ
کہ ظاہر دیکھتے ہین بچشم شفقت اور رحمت اور ساتھ دیدہ قضا اور قدر کے نظر کرتے ہین
اور جائز نہین رکھتے کہ اپنے کو کسی امر مین عابدون پر سبقت لیجاوین اور مقصود اس سخن سے
ساقط ہونا امر معروف اور نہی منکر کا نہین بلکہ عارف جو کچھ کہ نامشروع ہے علامت قہر و
جلال حق کی دیکھتا ہے اور جو کچھ کہ مشروع اور پسندیدہ ہے علامت لطف اور جمال حق کی
دیکھتا ہے اور رکھتا ہے اعوذ برضاک من سخطک اور مطیع کہ نظر طاعتون پر اپنی رکھتا ہے غافل ہے
دیدہ توفیق سے اور تفرقہ مین ہے جبتک کہ دیدہ سر اور جان اور دل کا طاعت سے بند نہ کریگا
ساتھ توفیق حق سبحانہ کے مستغرق اور مستہلک نہوگا اور ہاتھ سے تفرقہ کے نجات نہ پائیگا
پس جسقدر کہ دید توفیق کی زیادہ ہوگی اسی قدر جمعیت بھی زیادہ ہوگی اور جسقدر جمعیت
زیادہ ہوگی اسیقدر انکسار اور افتقار اور عاجزی بھی زیادہ اور جسقدر انکسار اور افتقار
زیادہ اسیقدر ارتفاع اور اعتلا درگاہ حق سبحانہ مین زیادہ اور جسقدر ارتفاع اور اعتلا
زیادہ اسیقدر مشاہدہ بھی زیادہ ہوتا ہے درجہ پانچوان جمع اور تفرقہ کا وہ ہے کہ اگرچہ بندہ
نظارہ مین توفیق کے جمع ہوا ہو لاکن جب محل مین طمع اور عوض اور ثواب کے ہو تفرقہ
مین ہے اگرچہ حق سبحانہ خداوند اور پادشاہ حقیقی ہے خدمت اسکی ضائع نہ کریگے خلعت اور
بخشش سے محروم نہ کریگا لاکن نسبت کرنی اسکی نادانی اور کم ہمتی ہے پس دولت جمعیت
کی اسوقت حاصل ہوگی کہ خواہش عوض اور ثواب کی دل سے پاک کرے اور طلب
مزدوری کی فکر خاطر سے بالکل دور کرے تا تفرقہ سے خلاص پا کر ساتھ جمعیت کے آراستہ
ہووے وللہ الامر من قبل و من بعد

دیگر ۱۹

فقلت یا رب ما علم العلم قال یا غوث الاعظم علم العلم ھو الجہل عن العلم پس عرض کیا مین نے
ای پروردگار کیا چیز ہی علم العلم فرمایا حق سبحانہ نے ای غوث اعظم علم سے جاہل اور نادان
ہونے کو علم العلم کہتے ہین ای عزیز سر تمام دانایونکا اپنے کو نادان بنانا ہی اور جبتک
کہ طالب اپنے کو نادان نہ کریگا ہاتھ سے مخلوق کے اور وسوسہ سے نفس کے خلاص نہوگا
لا یکمل ایمان المرء حتی یقال انہ مجنون بیت دلا مجنون صفت شو در اخلاص از قید
عالم کن * درہ صحرا و محنت گیر و در بادیہ غم کن * اور بوقت استقبال ذکر کے روز
استغراق فنا کے عالم علم کو اپنے فراموش کرتا ہی اور مانند جاہل کے ہوجاتا ہی مصرع
آنہا کہ خوانده بود ہم از یاد ما برفت الاحادیث دوست * حاصل ہوتا ہی اور جمال لا یزال
بیاوہ دکھاتا ہی ای عزیز علم اور کشف اور نور اور شہود یہ چار صفت ہین اگرچہ حقیقت مین
ایک ہی لاکن مرتبہ مین احدیت کے کوئی صفت ظاہر نہین ہوتی کیونکہ مرتبہ احدیت کا
جہل مطلق ہی پس جب احدیت سے طرف واحدیت کے تنزل کرے یہ صفات ظہور
فرماتے ہین اور حجاب چہرہ ذات کے ہوجاتے ہین اسی واسطے فرمایا ہی کہ الذات تحجب بالصفات
والصفات تحجب بالاسماء والاسماء تحجب بالافعال پس یہی عالم لیس ہی کہ اللہ ولا سواہ
ای عزیز جبتک کہ سالک پر تجلیات حق کے وارد نہونگے معرفت اس علم کی محال ہی
بعضے کبار مشائخ نے بیان مین تجلی حق کے فرمایا علامۃ تجلی الحق سبحانہ تجلی الاسرار ان
لا یشہد الستر بانبساط علیہ التعبیر او یحویہ الفہم فمن عبر او فہم فہو خاطر استدلال لا ناظر اجلال
بعضون نے کہا کہ تجلی چار قسم ہی صوری اور نوری اور معنوی اور ذوقی پس تجلی
صوری کہ وہ نام آثار کا ہی یکون فی صورۃ جمیع الممکنات مفرداتہا و مولفاتہا و حرکاتہا
یختم علی صورۃ صاحب التجلی و یخشی علیہ من قول سبحانی ما اعظم شانی و انا الحق ولیس فی
جبتی سوی اللہ و یخشی علیہ ان یقع فی غمرات التشبیہ فی الاول و الاتحاد فی الاخر دوسرے
تجلی نوری کہ وہ نام افعال کا ہی و یخشی علی صاحب التجلی وقوعہ فی فنائی الحلول
والاتحاد تیسرے تجلی معنوی کہ وہ نام صفات کا ہی و یخشی علی صاحب التجلی وقوعہ فی
ورطات الانکار للکتاب والسنۃ چوتھے تجلی ذوقی کہ وہ نام ذات کا ہی و ہو منزہ

عن المعنی والنور والصورۃ وعافیہ من المغالطۃ وتمیزالحیرۃ المحمودۃ کما اشار الیہ خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائہ اللہم زدنی فیک تحیراً وتحیری علی لسان صاحب تلک الحالۃ
کثیراً فی البدایۃ یادلیل المتحیرین والایوجد الصوریۃ والنوریۃ والمعنویۃ من غیران تصحبہا
الذوق فلا تظن ظان انہا ہی الذوقیۃ لئلا یحرم عن الکمال فعن ہذا اذا انکشف علی اہل
الحقائق اسرار الامور علی ما ہی علیہ نظروا الی الالفاظ الواردۃ فی الشرع فما وافق
ماشاہدوہ قرروہ وما خالف اولوہ ولیتبین ان الذوقیۃ المخصوصۃ بالتجلی الذاتی منزہۃ
عن جمیعہا فمن لم یکن لہ شیخ ینبغی ان یقول بعد الافاقۃ عن تلک الحالۃ یا مصور الصور
ویا منور النور ویا ملقی المعنی ویا مذیق الذوق انت منزہ عن جمیع مالایلیق بکمال
وحدتک وقدسک وانا مومن بان مرادک من الارائۃ والتجلیات تربیتک ایای ترجمہ
مین عوارف کے مذکور ہی کہ مقامات سلوک مین اول تجلی کہ سالک پر وارد ہوتی ہی
تجلی افعال ہی بعد اسکے تجلی صفات بعد اسکے تجلی ذات کیونکہ افعال خالق کے نزدیک
زیادہ صفات سے ہین اور صفات نزدیک زیادہ ذات سے پس شہود تجلی افعال کو
محاضرہ کہتے ہین اور شہود تجلی صفات کو مکاشفہ اور شہود تجلی ذات کو مشاہدہ پس مشاہدہ
حال ارواح کا ہی اور مکاشفہ حال اسرار کا اور محاضرہ حال قلوب کا مشاہدہ اس شخص
سے درست ہوتا ہی کہ ساتھ وجود مشہود کے قائم ہو نہ ساتھ اپنے پس جبتک کہ شاہد
مشہود مین فانی اور ساتھ اسکے باقی نہو گا مشاہدہ نہ کرسکے گا کیونکہ حادث کو طاقت
مشاہدہ نور قدیم کی نہین آئی عزیز معلوم کر کہ جو فیضان حق سے بندہ کو پہونچتا ہی
محض لطف اور عنایت اسکی ہی نہ بسبب کسب اور استعداد بندہ کے اور جس فیضان
کو کہ استعداد بندہ کی قبول کرتی ہی عین بخشش اور عطا حق سبحانہ کا سمجھ کہتے ہین کہ
دل دنیا مین حق سبحانہ کو ایسا دیکھتا ہی جیسا کہ چشم آخرت مین کما قال عمر رضی اللہ عنہ
رایت ربی بعین قلبی لیکن تفاوت رتبہ مین عبودیت اور منزلوں مین قرب کے ہی عوام
آخرت مین حق سبحانہ کو ایسا دیکھین گے جیسا کہ اولیا دنیا مین دیکھتے ہین اور اولیا آخرت
مین ایسا دیکھین گے جیسا انبیا دنیا مین اور انبیا آخرت مین ایسا دیکھین گے جیسا کہ پیغمبر

ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین لیس دیدار حق سبحانہ کا آخرت مین انبیاء دوسرونکو بانند رسول
ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنوگا الا لیشارک فیہ غیرہ ای عزیزدہ اختلاف کہ پڑا ہی اس امر مین
کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج حق سبحانہ کو دیکھا یا نہین یہ ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے کہا کہ ساتھ چشم سر کے نہین دیکھا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ چشم سر سے دیکھا قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا رای ربہ عزوجل بقلبہ ولم یرہ بعینیہ وہکذا قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی بقلبی وما رایتہ بعینی ویہ تاخذہ وقال ابن عباس رضی اللہ
عنہ رای ربہ بعینیہ وقال کعب رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالی قسم کلامہ ورؤیتہ بین محمد وموسی
علیہما السلام فکلم مع موسی مرتین وراٰہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتین وما زاد علی ہذا درمیان
اس دو روایت کے کچھ تناقض نہین کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چار بار اتفاق معراج
کا ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس معراج کی خبر دی کہ مدینۂ طیبہ مین اوپر فرش کے وسط حال
مین ہوئی تھی یا ساتھ عین الیقین کے مشاہدہ ہوکر ساتھ حق الیقین کے پہونچے تھے اور
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس معراج کی حکایت فرمائی کہ مکۂ معظمہ مین بابتدار
حال تجلی صوری مین اتفاق ہوا تھا پس ہر ایک اختلاف مقام مین اپنے موافق نص کے
ہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار فی التجلیات المعنویۃ والذوقیۃ وقولہ تعالی وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ وقولہ علیہ السلام رایت ربی فی احسن صورۃ فی التجلیات الصوریۃ النوریۃ
کما قال مجیبا لعائشۃ رضی اللہ عنہا حین سالتہ عن مشاہدۃ الحق سبحانہ فی الصورۃ قال لا بل
اری نورا دوسری احادیث شریعت مین آیا ہی کہ اسمین اتفاق شیخین کا ہی کہ روز قیامت حق
سبحانہ اہل عرصات پہ تجلی کرکے فرمائیگا کہ مین خدا ہون تمام کہینگے ما انت ربنا ولست ربنا
ولکن ننتظر دون فیحول اللہ الی صورۃ یعرفونہ فیہا فقال المومنون انت ربنا وسبحوا ذا الیہ وقالوا الکافر
اذا ارادا ان لیسیدلہ احبل ظہرہ طبقا تجلی یہی صورت مین ہوگی دگرنہ حق سبحانہ منزہ ہی صورت
سے اور ممکن کو ممکن ہی دیدار ذات حق سبحانہ کا اور واجب ہی کہ جو کچھ وہم اور فہم اور عقل
اور گمان مین آوے اس سے واجب الوجود کو پاک اور منزہ جانے کیونکہ یہ تمام مخلوق ہین
ای عزیز تجلیات صوری مین بہت امور عجائب اور غرائب واقع ہوتے ہین اور یہ ورطہ

بزرگ ہی کہ اکثر سالکان جو محفوظ ولایت شیخ کامل کے نہین ہوئے ہین ورطۂ حلول اور
اتحاد مین گر کر ہلاک ہوئے ہین اور شیطان علیہ اللعنہ اس حدیث شریف مین کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم سے منقول ہی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ او علی صورۃ الرحمن عقل سالک
صاحب مشاہدہ کی چورا تاہی اور جس سالک نے کہ رابطہ دل کا ساتھ ولایت شیخ کامل کے مضبوط
کیا ہو وہ اس مقام سے گذرتا ہی اور اُسپر روشن ہوتا ہی کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس مثال سے وہ ہی کہ ظہور خلق کا اور جاری ہوتا حکم آلہی کا عالم خاص مین کہ وہ وجود انسان
کا ہی مانند جاری ہونے امر روح انسانی کے ہی کیونکہ آدمی مظہر تمام صفات حق کا ہی اور غیر
آدمی کو یہ مرتبہ میسر نہین اور متصف ساتھ صفات ذات کے اور مظہر اتم حضرت حق کا انسان
کامل ہی شیخ روزبہان شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب کشف الاسرار مین نقل ایسی بیان
فرمائی ہی کہ ایک روز حالت غلبہ سکر مین حق سبحانہ نے صورت مین ترکی کی قبا لبستہ کلاہ کج سر پر
مجھپر تجلی کی مین نے دست اتحاد اُسکے جلال پر مار کر کہا کہ قسم ہی حق وحدانیت ذاتیہ
تیرے کی کہ تجکو ایسا پہچانتا ہون کہ اگر ہزار صورت سے آوے اور ہزار لباس عزت مین جلوہ
فرماوے تو سر بو معرفت سے تیری تغیر نہو گا اور ساتھ اتحاد اُسکے تیرے جبتک اُٹھاؤنگا
کہ ساتھ تجلی اجل اور کشف اعظم کے اوپر سیر کے متجلی اور منکشف ہو گا تو ایک مرتبہ اُس
حالت مین روزبہان نے رہا اور نسبت اور نابود ہوا کیونکہ حق سبحانہ بے نیاز اور قدیم اور
لامکان اور بے مثل اور بے مانند ہی اور بندہ حادث اور مکانی اور مقید ساتھ جہت کے ہی
اسی سبب سے کہتے ہین کہ دیدار دنیا مین ساتھ چشم سر کے ممکن نہین نہایت محال ہی لاکن چشم
دل سے اُسوقت ممکن ہی کہ دل اُسکا اوصاف ذمیمہ سے باہر آوے اور مقام مین سو تو اقبل
ان تموتوا کے پہونچے اور ساتھ حیات قرب کے زندہ ہوا ہووے پس جسوقت آئینہ دل کا
مقابل آفتاب جمال لایزال کے ہو عکس اُسکا آئینہ مین دل کے چمکتا ہی سالک بخود ہو کر
ساتھ اُس جمال کے بینا ہوتا ہی بعضے فرماتے ہین کہ ایک قسم اعلی توجہ سے یہ ہی کہ طالب متوجہ
ملاحظہ حضرت عزت کے مجرد لباس حرف اور آواز اور عربی اور فارسی سے ہو کر سمت توجہ کا
اپنے کو بناوے اور ملابسات حوادث جسم اور عرض وجوہر سے اپنے کو پاک رکھے اور اگر

بسبب قصور مجاہدہ کے یہ امر نہو سکے مطابق حدیث شریف کے رایت ربی نوراً حضرت عزت کو
اوپر صفت نور کے انتہا کی برابر بصیرت کے رکھے اور بعضے کہتے ہین کہ ابتدا معطل کر دینے
قوائے جزئیہ ظاہرہ اور باطنہ کے تصرفات مختلفہ سے اور بعدہ فارغ کر دینے کے ہر علم اور
عمل اور اعتقاد وبلکہ کل ماسوی المطلوب سے توجہ طرف حضرت حق کے کرے اس وجہ پر
کہ وہی ہی حقیقت ہین اور نہ مقید کرے ساتھ تنزیہ اور تشبیہ کے بلکہ توجہ مطلق مثل ہیولانی
صفت کہ قابل تمام صورتون اور شکلون کے ہی یا اس وجہ پر کہ حق سبحانہ نے اپنے سے خبر دی
کل یوم ہو فی شان کہ جس صورت مین چاہی اپنے کو ظاہر کرے اور اگر چاہی تمامون سے
منزہ رہی کہ کسی طرح کی صورت اور اسم اور رسم کی نسبت نہو سکے اور اگر چاہے تمام احکام
اسمار اور صفات کے اسپر صادق آوین باین ہمہ ذات اسکی پاک اور منزہ رہی اس چیز سے
کہ لائق عظمت اور جلال اسکے نہو پس ہمیشہ اس امر کو روبروے بصیرت اپنی کے رکھے اور
نہ دیکھے از روے حقیقت کے وجود مطلق اور وجود مقید ہر دو کو مگر ایک وجود اور اطلاق
اور تقیید کو نسبت اور اعتبارات سے اسکے جانے شک نہین کہ یہ ملاحظہ اسکو حلاوت عظیم
اور ذوق تمام بخشیگا شیخ نجم الدین کبری نے رسالہ فواتح الجمال مین فرمایا کہ نفوس مین حیوانات
کے ہمیشہ ذکر جاری ہی کیونکہ وقت آنے اور جانے دم کے حرف ہا کا نکلتا ہی بے اختیار اور
وہ اشارہ ساتھ غیب ہویت کے ہی اور یہی حرف ہا کا اسم اللہ مین ہی پس طالب عقلمند کو
لازم ہی کہ وقت کنے اور نکلنے اس حرف کے ہویت ذات حق سبحانہ کا لحاظ رکھے اور وقت
خارج ہونے اور داخل ہونے دم کے واقف اور خبردار رہی تا نسبت مین حضور مع اللہ کے
نقصان واقع نہو یہان تک کہ یہ تصور دل مین قائم ہو جاوے خواہ خیال کرین یا نہ کرین
اور اگر ساتھ تکلف کے دور کرین نہو سکے ای عزیز اخص صوفیہ نے آدمی کو ساتھ عالم کے وزن
کیا ہی جو چیز کہ عالم مین تھی تمام آدم مین جمع پائی اور مقام ہیات اجتماعی کا کہ آدم مین تھا
عالم مین نہ دیکھا کہ اسکو مقام انانیت کہتے ہین کہ وہ آئینہ تجلیات جمالی اور جلالی حق سبحانہ
کا ہی یعنی آدمی مین وہ قوت رکھی ہی کہ بسبب اس قوت کے فنا فی اللہ مین ادراک تجلی حق
سبحانہ کا کرتا ہی اور طرف حق کے رجوع ہو کر نیست ہوتا ہی پھر حق سبحانہ اس بندہ کو ساتھ

ہستی کے ہست کرتا ہی پس اس حال مین توحید صرف بندہ سے درست ہوتی ہی اور کمال
توحید کا پیدا ہوتا ہی پس بندہ کو ایسا علم ظاہر ہوتا ہی کہ خارج ہوتا ہی خیال اور گمان سے اور
خلق کو ساتھ حق کے ہست دیکھتا ہی اور حق کو خلق سے یگانہ اور اسکو خلق حجاب حق کا
نہین ہوتا اور شاہد اور شہود حق کو جانتا ہی اور دیکھتا ہی پس دنیا مین بجز آدمی کے غیر کو
یہ حالت اور قوت اور مرتبہ نہین دیا پس مظہر مقام مین جمع کے وجود آدمی کا ہی اور مظہر
مقام مین فرق کے وجود عالم کا اے عزیز جب کاملان ساتھ مقام حیرت کے غیب ذات
مین پہونچتے ہین کسی کو تصرف ادراک ذات کا نہین اس حال مین محبت حق کی ذات کو انکی
نیست اور نابود کر دیتی ہی اور چشم انکی دید سے اپنے اور خلق کے بند ہوجاتی ہی اور ساتھ
حق کے ناموں سے فارغ ہوجاتے ہین پس کمال حال کو ایسے شخص کے عقل کسی کی نہین پاتی
مگر صاحب واقعہ اسکو معلوم کرتا ہی اور ایسے شخص ہر زمانہ مین بہت کم ہوتے ہین اے عزیز
اگرچہ حق سبحانہ صورت اور شکل سے منزہ ہی لاکن وہ صورت دلیل عیان حق کی ہی کہ ایمان
بندہ کا ساتھ اس دلیل کے درست ہوتا ہی جیسا کہ ندا انی انا اللہ کی نار اور شجر سے ندا
حق کی تھی اور حق نار اور شجر سے پاک اور منزہ تھا پس تعریف ذات حق سبحانہ کی عقل اور
فکر ودہم سے خارج ہی کیونکہ لیس کمثلہ شئی وھو الواحد الاحد الصمد الذی لا یدرک کنہ ذاتہ
الا ھو لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پس معلوم ہو کہ جو صورت غیب اور شہادت مین
صورتہا مختلفہ اس عالم سے روبرو تیرے ظاہر ہوتی ہی دلیل اوپر توحید کے ہی کہ
یہ صورت صفت حق سبحانہ کی ہی اور نمودار ہی واسطے تیرے تا اثبات صفات حق سبحانہ
کا کرے تو کہ افعال حق سبحانہ کے صفات سے اسکے صادر ہوتے ہین اور آثار کہ مراد اس سے
مخلوق ہی افعال سے اسکے ظاہر ہوتے ہین پس ایمان ساتھ توحید اور یگانگی ذات حق سبحانہ
کے درست کرے تو سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تجلی تین قسم پر ہی تجلی ذات کہ وہ مکاشفہ ہی
دوسری تجلی صفات کہ وہ موضع نور ہی اور تجلی حکم کہ وہ آخرت مین ہوگی لیکن تجلی اول مراد اس سے
کشف علیم ہی دنیا مین نہ کشف عیان جیسا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے واعبد
ربک کانک تراہ اور کشف عیان آخرت مین ہوگا جیسا کہ حق سبحانہ نے فرمایا وجوہ یومئذ

ناظرۃ الی ربہا ناظرہ لیکن تجلی دوسری کہ وہ تجلی صفات ہی یعنی حق سبحانہ ساتھ صفت قدرت
کے بندہ پر تجلی کرتا ہی تا بندہ غیر حق سے نہ خوف کرے اور اسیقدر ساتھ صفت کفایت
کے اُسپر تجلی کرتا ہی تا امید غیر حق سے منقطع کرے لیکن تجلی تیسری کہ وہ حکم ذات ہی آخرت
مین ہوگی بعضونکو عذاب الیم اور بعضونکو جنت مقیم فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر
بعضے بزرگون نے فرمایا کہ علامت تجلی حق کی وہ ہی کہ جسبر چیز کا مشاہدہ کرے تو وہ چیز
بیان مین نہ آوے اور فہم اُسکو احاطہ نہ کرسکے پس جو چیز کہ بیان اور [illegible] آوے
معلوم ہوا کہ اُسکو ساتھ فکر اور عقل کے دریافت کیا نہ ساتھ کشف [illegible]
جو چیز کہ ساتھ کشف اور مشاہدہ کے حاصل ہوتی ہی بیان اُسکا ممکن نہین ہوتا [illegible] واسطے
کہ بندہ کو مقام مشاہدہ مین نظر اوپر تعظیم اور ہیبت حق کے ہوتی ہی اور [illegible]
اور عظمت کا اُسکو حفظ مشاہدہ اور کشف اور بیان سے اُسکے فانی اور محو کر دیتا ہی [illegible]
اپنے وجود سے اُسکو خبر نہین رہتی اور اُسکو نہ اسم رہتا ہی نہ اشارہ [illegible]
تو در کنار من آئے و من از میان بروم [illegible]
با خودم و لحظہ دور از برش بیخودم پیوستہ ہم [illegible]
شہود حضرت حق سے بسبب رجوع کرنے طرف اوصاف بشری اپنے کے [illegible]
مرتبہ جمع اور شہود سے غائب کرتا ہی اور عزیز حالت وصل وہ ہی کہ حق [illegible]
تیر لگایا ہو جیسا کہ فرمایا و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی لیکن مقام [illegible]
متصرف بندہ کا ہی اور بندہ ساتھ اُسکے متصرف اس صورت مین [illegible]
اور خداوندی اور بندگی ثابت ہوتی ہی بعضے فرماتے ہین کہ تجلی [illegible]
نہ اس وجہ پر کہ تلون ذات حق مین ظاہر ہوا اور یعنی رفع بشریت کے ہین [illegible]
نگاہ رکھنے والا بندہ کا تحت مین اس انوار کے کہ غیب سے ظاہر ہوتا ہی تجلی حق سبحانہ
کے سو کیونکہ بشریت کو تحمل اور برداشت احوال غیب کی نہین ہوتی آگر [illegible] استتار
اُسکو کہتے ہین کہ بشریت درمیان بندہ اور درمیان شہود غیب کے حائل ہو جاوے
اور استتار بعد تجلی کے ایسا ہوتا ہی کہ بخبر حق کے پوشیدہ ہو [illegible]

کسی وجہ سے نہ گرے پس جب سالک ساتھ جذبہ ارادت کے اسفل السافلین طبیعت سے متوجہ طرف اعلیٰ علیین شریعت کے ہوکر ساتھ قدم صدق کے جادۂ طریقت کو اوپر قانون مجاہدہ اور ریاضت کے پناہ مین بدرقۂ متابعت صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا ہو پس وہ سالک جس حجاب سے کہ گذر کریگا اسکا دیدہ مناسب اُس مقام کے کشادہ ہوتا ہی اور بقدر رفع حجاب اور صفائی عقل کے معنی معقولہ اسکو دکھاتے ہین اور اسرار معقولات مکاشف ہوتے ہین نام اسکا کشف نظری ہی اس کشف کا اعتماد نہین جب سالک اس کشف سے آگے گذر کرتا ہی مکاشفات دل کے ظاہر ہوتے ہین اور اسکو کشف شہودی کہتے ہین اسمین انوار مختلف ظاہر ہوتے ہین بعد اسکے مکاشفات سری پیدا ہوتے ہین اسکو کشف الہامی بولتے ہین اسمین اسرار پیدایش کے اور حکمت وجود ہر چیز کی معلوم ہوتی ہی بعد اسکے مکاشفات روحانی ظاہر ہوتے ہین اسکو کشف روحانی نام رکھتے ہین اور ابتدا مین اس مقام کے کشف جنات اور دوزخ اور جنت کا اور رویت ملائکہ کی اور ہمکلام ہونا ساتھ انکے ہوتا ہی اور جب روح بالکل صاف اور کدورات جسمانی سے پاک ہوجاوے عالم نامتناہی مکشوف ہوتا ہی اور دائرہ ازل اور ابد کا پیش نظر عارف کے ہوجاتا ہی اور حجاب زمان اور مکان کا درمیان نہین رہتا یہانتک کہ جو کچھ زمانۂ ماضی مین گذرا ہی یا زمانۂ مستقبل مین ہوگا دریافت کرلیتا ہی اول حجاب زمان اور مکان دنیاوی دور ہوکر بعد اسکے زمان اور مکان اخروی منکشف ہوتا ہی اس مقام مین حجاب جہات کا بالکل نہین رہتا یہانتک کہ جیسا روبرو سے دیکھتا ہی ویسا ہی پیچھے سے اور اکثر خرق عادات جسکو کرامت کہتے ہین اس مقام مین پیدا ہوتے ہین جیسا کہ معلوم ہونا حال دلونکا اور احوال غیب کا اور چلنا پانی پر اور آتش پر اور ہوا پر اور طی کرنا زمین کا اور مانند انکے پس ایسی کرامات کا اعتبار نہین کیونکہ اہل دین اور غیر دین سے دونو کو ہوتا ہی جیسا کہ دجال کو قدرت ہوگی کہ مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کریگا لیکن جسکو حقیقت مین کرامت کہتے ہین سوا اہل دین کے دوسرے کو میسر نہین ہوتی اور وہ بعد کشف روحی سے مکاشفات سری ظاہر ہوتی ہی کیونکہ روح کا

اور مسلمان ہر دو کی ایک ہی لیکن سر روح خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور وہ
مجز خاصان حق کے عطا نہین کرتے تا بسبب اُس سر کے انکو عالم صفات خداوندی مین
راہ ہووے اے عزیز دل واسطہ اور برزخ عالم جسمانی اور عالم ملکوتی کا ہی کہ ایک طرف
ملکوت کے اور ایک طرف جسم کے رکھتا ہی تا اُس روسے کہ طرف ملکوت کے ہی قبول
کرنے والا فیضان نور عقل اور روح کا ہوتا ہی اور ساتھ اُس روکے کہ طرف جسم کے
رکھتا ہی آثار انوار روحانیت کے نفس اور تن کو پہونچاتا ہی اور روح واسطہ سر اور دل
کا ہی اُس روسے کہ طرف سر کے ہی استفادہ فیض سر کا کرتا ہی اور ساتھ اُس روکے کہ
طرف دل کے ہی حقائق فیض سر کے دل کو پہونچاتا ہی اسی قدر سر واسطہ عالم صفات
خداوندی اور عالم روحانیت کا ہی تا قبول کرنے والا مکاشفات صفات حضرت حق کا
ہوکر عکس اُسکا ساتھ عالم روحانیت کے پہونچاوے اور اُسکو کشف صفاتی کہتے ہین اگر
اس حالت مین ساتھ صفت عالمی کے مکاشف ہوجاوے علم لدنی ظاہر ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت سمعی کے مکاشف ہوجاوے سننا کلام اور خطاب کا پیدا ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت بصیری کے مکاشف ہوجاوے رویت اور مشاہدہ ظاہر ہوتا ہی
اور اگر ساتھ صفت جلال کے مکاشف ہوجاوے فنا اور بقاء حقیقی پیدا ہوتا ہی اور اگر
ساتھ صفت وحدانیت کے مکاشف ہوجاوے وحدت ظاہر ہوتی ہی اسی طرح باقی صفات
حق سبحانہ کو بھی قیاس کر لیکن کشف ذاتی نہایت مرتبہ بلند ہی عبارت اور اشارہ کو اُسجا
دخل نہین اور مراد تجلی سے ظہور ذات اور صفات الوہیت کا ہی اور روح کو ہر تجلی ہوتی ہی
اس امر مین سالکونکو اکثر غلطی اور دھوکا ہوا ہی کہ ذات روح ساتھ صفات روح کے تجلی
کرے اور سالک کو ذوق تجلی حق کا بخشے یہانتک کہ دل صفات بشریت اور زنگار طبیعت
سے صاف ہوجاوے اور گاہی ہوتا ہی کہ بعض صفات روحانی دل پر تجلی کرتے ہین
اور وہ تجلی کرنا غلبات انوار روحانیت سے ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ نور ذکر اور نور
طاعت کا اوپر انوار روح کے غلبہ کرتا ہی اور دریائے روحانیت کا موج مین آکر فوج
فوج کنارہ دل پر تاخت لاتا ہی اُس سے اوپر صفائی آئینہ دل کے تجلی ظاہر ہوتی ہی اور

گاہی ہوتا ہی کہ تمام صفات الٰہی تجلی میں آتے ہیں اور وہ بسبب محو ہونے کل آثار صفات بشریت
سے ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ تجلی روح کی ساتھ نورِ ذکر اور مذکور کے ملی ہوئی ہوتی ہی اور
ذوق تجلی مذکور کا بخشتی ہی اور وہ تجلی عین مذکور کے نہیں ہوتی اور گاہی ہوتا ہی کہ ذات
روح کہ خلیفہ حق کی ہی تجلی میں آتی ہی اور بسبب خلافت حق کے دعوی انا الحق کا شروع
کرتی ہی اور گاہی ہوتا ہی کہ تمام موجودات زیر تخت خلافت روح کے سجود میں آتے ہیں
سالک غلطی میں پڑتا ہی کہ شاید حق ہی پس فرق یہ ہی کہ تجلی روح کی حدوث رکھتی ہی اور
اسکو قوت فنا کر دینے کی نہیں ہوتی اگرچہ وقت ظہور کے صفات البشری کو دور کرتی ہی
لاکن فنا نہیں کر سکتی پس جب وہ تجلی حجاب ہو جاوے صفات البشری کا پھر عود کرتے
ہیں اور گاہی ہوتا ہی کہ نفس کو علم اور معرفت سے ہتھیار دوسرا ہاتھ میں اسکے آتا ہی اور
وہ بسبب اس ہتھیار کے مکر اور حیلہ حاصل کرنے میں آن مقصودات اور خواہشات اپنی
کے سابق میں میسر ہونے کی کوشش کرتا ہی اور تجلی حق سبحانہ میں یہ آفت نہیں ہوتی کیونکہ
تجلی حق میں باطل کر دینا صفات باطل نفس کا ہی اے عزیز تجلی روحانی میں طمانیت دل
ظاہر نہیں ہوتی اور شوائب شکوک اور ریب سے پاک نہیں ہوتا اور خلاص نہیں پاتا
اور ذوق معرفت کا تمام نہیں دیتا بس تجلی حق سبحانہ کی بخلاف تجلی روح کے ہوتی ہی
دوسرا یہ ہی کہ تجلی روح سے عجز و نیاز حاصل ہوتا ہی اور تکبر اور ہستی زیادہ ہوتی ہی
اور طلب میں نقصان واقع ہوتا ہی اور خوف اور نیاز کم ہو جاتا ہی اور بسط اور
گستاخی پیدا ہوتی ہی لیکن تجلی حق سے یہ تمام چیزیں اٹھ جاتی ہیں اور ہستی ساتھ نیستی
کے بدل ہوتی ہی اور آتش طلب اور وابستگی زیادہ ہوتی ہی اے عزیز تجلی حق سبحانہ کی
دو قسم ہی ایک تجلی ذات دوسری تجلی صفات تجلی ذات بھی دو قسم ہی ایک تجلی ربوبیت
دوسری تجلی الوہیت اور تجلی صفات بھی دو قسم ہی ایک تجلی صفات جمال دوسری تجلی
صفاتِ جلال اور تجلی صفاتِ جمال بھی دو قسم ہی صفات ذاتی اور صفاتِ فعلی اور تجلی
صفاتِ ذاتی بھی دو قسم ہی صفات نفسی اور صفات معنوی اور صفاتِ نفسی وہ ہی
کہ خبر دینے سے اوپر ذات باری کی نہ زائد ہووے ذات سے جیسا کہ موجود اور واحد

اور قائم بنفسی پس اگر صفت موجودی کی تجلی کرے وہ مانند جنید کے کہنا چاہتا ہی مافی
الوجود الا اللہ اور اگر صفت واحدی کی تجلی کرے وہ چاہتا ہی کہ مانند ابو سعید کے کہے
مافی الجبتی سوی اللہ اور اگر صفت قائم بنفسی کی تجلی کرے وہ چاہتا ہی مانند بایزید بسطامی
کے کہنا سبحانی ما اعظم شانی اور صفات معنوی وہ ہی کہ خبر مخبر کی دلالت کرے اور معنی
زاید بر ذات باری کے جیسا کہ علم اور قدرت اور ارادت اور سمع اور بصر اور حیات اور
کلام اور بقا ای عزیز اگر سالک ساتھ صفت عالمی کے متجلی ہو علوم بیواسطہ ظاہر ہوتے
ہین جیسا کہ آدم علیہ السلام کو اور اگر ساتھ صفت قدرت کے متجلی ہو اقتضا اسکا یہ ہی
کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ کو انگشت مبارک سے شق فرمایا اور اگر ساتھ صفت
سمیعی کے متجلی ہو اقتضا اسکا یہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے مسافت بعید سے آواز مور
کی سنی اور اگر ساتھ صفت کلام کے متجلی ہو سماعت کلام بیواسطہ کی پیدا ہوتی ہی جیسا کہ
حق مین موسی علیہ السلام کے ظاہر ہوا ایسی فارہ گریہ حنانہ کا مفارقت مین رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کرنا درخت اور سنگ کا اور سخن کرنا گوسفند زہر آلود
کا ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر ساتھ صفت بقا کے متجلی ہو اسطہ جانا
انانیت انسانی کا اور ثبوت صفات ربانی کا کرتا ہی لیکن صفت فعلی جیسا کہ خالقی اور
رزاقی اور زندہ کرنا اور مارنا یہ تمام معلوم کرلے تو قصہ سے عیسیٰ اور مریم علیہما السلام
کے فافہم سر ماصدرہ مین عیسی و مریم علیہما السلام پس سالک جس صفت سے مکاشف
ہوگا وہ صفت روح پر غلبہ کرکے اثر اسکا خارج مین ظاہر ہوتا ہی ای عزیز صفات
جلال بھی دو قسم پہ ہی ایک صفات جبروت دوسرے صفات عظموت جب سالک
ساتھ صفات جبروت کے متجلی ہوتا ہی نور بے انتہا نہایت ہیبت مین بغیر رنگ اور
صورت اور کیفیت کے ظاہر ہوتا ہی ابتدا مین اس نور سے پراگندگی مشاہدہ مین آتی ہی
اس حال مین فنا صفات انسانی کا آشکارا کرتا ہی اور محو آثار ہستی کا لاتا ہی اور گاہے
ہوتا ہی کہ شعور فنا کا بھی نہین رہتا پس اگر جام تجلی مین ایک قطرہ شراب جلال قوت
ولایت سالک سے زیادہ ہو جاوے نشہ اس شراب کا تمام ولایت سالک کو لیجا

لیتا ہے کہ شعور وجود اور فنا نہیں رہتا اور ہستی درمیان سے اٹھ جاتی ہے اس
ل کو صعقہ کہتے ہیں اور تجلی صفات عظموت کی بھی دو قسم پر ہے ایک صفت حی اور
ومی کے دوسری صفت کبریا اور عظمت اور قہاری کی پس جب صفت حی اور
ومی کی ظاہر ہوتی ہے فناء الفنا پیدا ہوتا ہے اور بقاء البقا منہ دکھاتا ہے اور حقیقت
ن نور کی کہ یہدی اللہ لنورہ من یشاء سے یہی مراد ہے ظاہر ہوتی ہے ایسا ظہور کہ ہرگز
سکو فنا نہیں اور ایسا طلوع کہ ہرگز اسکو غروب نہیں اے عزیز تجلی صفات جمالی مقام
وین کا ہے اور تجلی صفات جلالی مقام تمکین کا ہے اعتبار کفر اور ایمان سے اٹھ
جاتا ہے اور دورنگی وصال اور ہجران کی نہیں رہتی اور حقیقت فاعلم انہ لا الہ الا ھو
کی تجلی ہوتی ہے پس جب سلطنت الوہیت کی ولایت سالک کو گھیر لیوے ہست وجود کا
بالکل روبرو سے اٹھ جاتا ہے اور جب صفت کبریائی اور عظمت اور قہاری کی ولایت
سالک پر متجلی ہو پس جو کچھ کہ تجلی خاص سے پایا تھا گم ہو جاتا ہے اور دہشت اور حیرت
قائم مقام اسکے آجاتی ہے اور علم اور معرفت ساتھ جہل اور نکرت کے بدل ہو جاتا ہے
اور یہ وہ جہل ہے کہ بہتر زیادہ اور بلند زیادہ ہے علم سے سالک اس مقام میں
دریا صفت ہو جاتا ہے اور تمام وجود اسکا مستغرق موافق اس حدیث شریف کے ہوتا ہے
یا دلیل المتحیرین زدنی فیک تحیرا اور اگر ساتھ صفت کبریائی اور عظمت اور قہاری کے
تجلی تمام کرے ظہور آثار اس تجلی کا تمام موجودات پر ہوگا کل شیء ہالک الا وجہہ اور
یہی تجلی روز قیامت ہوگی اور لمن الملک الیوم کی ندا دیگا بلا داعی و لا مجیب یہاں تک
کہ پھر ساتھ صفت الوہیت کے جواب خطاب اپنے کا خود دیگا للہ الواحد القہار اور
جبکہ حقیقت انسانی آئینہ ذات اور صفات حق کا ہے اور مرتبہ آئینہ کا اسکو کمال
ثابت ہے اور ارواح بالاتفاق اگرچہ نہایت شریف ہیں لیکن نہایت لطافت سے متحمل
عکس تجلی صفات الٰہی کی نہیں ہو سکتی پس جب آئینہ صاف ہو حضرت حق جس صفت
سے کہ اسپر تجلی کرے ہو سکتا ہے اور جو صفت اور تصرف کہ آئینہ سے ظاہر ہو جاتا
تجلی سے ہے نہ آئینہ سے اور جسقدر کہ آئینہ صاف زیادہ ہوگا اسقدر قبول کرنے والا

عکس کا بھی زیادہ ہوتا ہی پس خلاف نہین کہ آئینہ مظہر ذات خفا و تاری کا ہی جب روح
ساتھ قالب کے ملتی ہی کمال اُس کا حاصل ہوتا ہی اور پیش از ملنے کے قالب سے روح
ملک صفت تھی قوت اُٹھانے حجاب نورانی کی نہین رکھتی تھی اسی واسطے اس عالم
مین واسطے حاصل کرنے اس کمال کے آئی ای عزیز بلند ہوتا مراتب سالک کا بسبب بہت
ہونے سیر اور تجلی کے نہین اگر سالک کو تمام عمر مین ایک تجلی ہاتھ آوے اور اُس تجلی
مین فانی ہو جاوے بقا پاتا ہی اور وہ فنا اور بقا ہمیشہ رہتا ہی پس یہ مقام اعلی ہی
کیونکہ مقام اور احوال تمام سالکونکا اس مقام اور حال مین داخل ہی ایک روز سیر
کرنا عالم ربوبیت مین ہزار سال اس جہان کے ہوتے ہین اور سنین کو اس سیر کے سنین
ملکوتی کہتے ہین اور ایک روز سیر کرنا عالم الوہیت مین پچاس ہزار برس اس جہان کے
ہوتے ہین اس قسم کے سنین کو سنین جبروتی کہتے ہین اور سنین لاہوتی کو کہ ذات مطلق ہی
سنین سرمدی کہتے ہین اُسبحانہ مقدار ہی نہ عدد اور سنین وحدیت مانند سنین سرمدی کے
ہین اور وہ بقا ہی عین وحدت مین ای عزیز تجلی تاثیر ہی انوار حق کی اوپر دل مومن
مقبل کے تا وہ دل بسبب اُس نور کے لائق اسکا ہو جاوے کہ حق سبحانہ کو اس نور مین
ساتھ چشم دل کے دیکھے ای عزیز فرق درمیان رویت عیان اور درمیان تجلی عیان کے
وہ ہی کہ ستر تجلی پر جائز ہی لیکن اگر اہل عیان چاہین کہ نہ دیکھین نہین ہو سکتا اور رویت
عیان کو حجاب نہین اور فرق درمیان مشاہدہ اور مکاشفہ کے بہت باریک ہی ای عزیز
جس سالک کامل کو تجلی کی خبر نہو واسطے اُسکے مختصر بیان کرنے مین آتا ہی کہ مشاہدہ با تجلی
اور بے تجلی ہر دو طور پر ہوتا ہی اور تجلی بھی با مشاہدہ اور بے مشاہدہ ہوتی ہی پس جب
تجلی صفات جمال سے ہو با مشاہدہ ہوتی ہی اور اگر صفات جلال سے ہو بے مشاہدہ
کیونکہ صفات جلال کی اثنینیت یعنی دوئی کو اٹھا کر اثبات وحدت کا کرتی ہین لیکن
مشاہدہ اور تجلی ہر دو بغیر مکاشفہ کے نہین ہوتے اور مکاشفہ بغیر مشاہدہ اور تجلی کے
ہوتا ہی ای عزیز کہتے ہین کہ سالک کو ستر اور تجلی ہر دو ہوتی ہی اور تجلی نور کی مکاشفہ ہی
کہ طرف سے حق سبحانہ کے دل پر عارف کے ظاہر ہو کر دل کو جلاتا اور بیہوش کر دیتا ہی

اور ستر دور کرنے والا اس تجلی کا ہی دل سے تا وہ دل تجلی اور نور تجلی سے ناچیز ہو جاوے
پس تجلی فضل حق ہی اور ستر رحمت حق خاص واسطے عارف کے اور اگر ستر نہوتا بوقت
ظہور سلطان حقیقت کے وجود سالک کا باقی نہ رہتا اگر عزیز فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان اللہ تعالی خلق آدم فتجلی فیہ کہتے ہین کہ وہ تجلی آدم مین واسطے ظاہر کرنے اسرار ذات
اور صفات کے کتھی اور صفات جمال اور جلال ذات اپنی کو وجود آدم مین ظاہر کیا اسی
واسطے مشاہدہ اور شعور تجلی پر نہ تھا اور یہ معنی نہین کہ وجود آدم مین حق سبحانہ پیدا ہوا
کیونکہ اس سے حلول اور اتحاد ثابت ہوتا ہی فرمایا حجۃ الاسلام نے کہ نبوت اور ولایت
ایک درجہ ہی درجات دل آدمی سے اور اسکی تین خاصیت ہین ایک وہ ہی کہ جو چیزین
عالم خلائق کو خواب مین ظاہر ہوتی ہین نبی اور ولی کو ابتدا سے کشف مین معلوم
ہوتا ہی دوسرا یہ ہی کہ نفس عالم خلق کا بجز تن اُنکے غیر مین اثر نہین کرتا اور نفس نبی اور
ولی کا ان جسمون مین کہ خارج تن اُنکے ہین اثر کرتا ہی اس طور پر کہ صلاح خلق کی اسمین
ہوا اور فساد خلق کا نہو تیسرا یہ ہی کہ عام خلق کو علم ساتھ تعلیم کے میسر ہوتا ہی اور نبی اور
ولی کو بغیر تعلیم کے باطن سے اُنکے نمود پاتا اور حاصل ہوتا ہی پس جس شخص مین کہ یہ تین
خاصیت جمع ہون وہ پیغمبر ہی اور اگر ان تین سے ایک خاصیت میسر ہو ایک درجہ نبوت
یا ولایت سے اسکو حاصل ہوگا اور اگر کسی غیر نبی کو وہ تینون درجہ میسر ہون وہ شخص
اولیاء بزرگ سے ہی جیسا کہ سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو یہ
تمام مدارج اور مراتب حاصل تھے پس ہر ایک مین ان درجون کے تفاوت بہت ہی کسیکو
ہر ایک درجہ سے تھوڑا حاصل ہی اور کسیکو بہت لیکن کمال ان درجون کا رسول ہمارے
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بعضے گروہ اولیاء سے ایسے ہین کہ ذات اور ہستی کو اپنی اپنے سے
نہین دیکھتے بلکہ خودی اپنی اپنے سے نہین نظر کرتے اس طائفہ کو نہ ذات ہی اور نہ صفت
نہ فعل ہی اور نہ حال نہ مقام ہی اور نہ اثر دونون عالم مین کچھ نہین رکھتے اور یہ صفت کچھ
نہ رکھنے کی بھی نہین رکھتے محو در محو انکو حاصل ہی یعنی افعال اُنکے افعال حق مین اور
صفات اُنکے صفات حق مین اور ہستی اُنکی ہستی حق مین نیست اور نابود ہوئی ہی اور

الفقر فخری سے طرف اسی فقر کے اشارہ ہی کہ صوفیہ نے اسمین کوئی مقام اثبات نہین کیا
اور صاحب اس فقر کو دو جہان مین کوئی سواے حق سبحانہ کے نہین پہچانتا کیونکہ حق سبحانہٗ
غیور ہی اولیا اپنے کو نظر سے غیرونکی پوشیدہ رکھتا ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

دیگر الہام

قال عزّ وجلّ یا غوث الاعظم طوبیٰ لعبد مال قلبہ الی المجاہدۃ و ویل لعبد مال قلبہ الی الشہوات
فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث الاعظم خوشی ہووے اس بندہ کو کہ مائل ہووے دل اسکا
طرف مجاہدہ کے اور افسوس اس بندہ پر اور بچاو فراق اور دوزخ اس کسیکہ کہ مائل ہووے
دل اسکا طرف خواہشات نفسانی اور خود پرستی اور ہوا پرستی کے کیونکہ خود پرست پیر پرست
نہین ہوتا اے عزیز جس طرف خواہش دل کی ہو اسی جانب خواہش تمام اعضا کی بھی
ہوتی ہی کیونکہ قلب رئیس الاعضا اور پادشاہ بدن کا ہی کہ ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا
صلحت صلح سائر الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وہی القلب اور وہ قلب بین الاصبعین
من اصابع الرحمن ہی اور مرتبہ عرش اللہ اور بیت اللہ اور حرم اللہ اور مرآت اللہ کا رکھتا ہی
اے عزیز مجاہدہ سبب مشاہدہ کا ہی اور وہ مجاہدہ تین قسم پر ہی چنانچہ بیان اسکا آگے
مفصلاً ہو چکا ہی اور شہوات بھی تین قسم پر ہی اول شہوت عام کی کہ اوپر کھانے اور پینے
اور ریست ہونے مال اور اسباب اور رجاہ اور تفاخر اور فایدہ دنیوی کے ہوتی ہی دوسری
شہوت خاص کی کہ اوپر نماز اور روزہ اور کرامات اور ریست ہونے ثواب اُخروی کے
ہوتی ہی تیسری شہوت اخص الخاص کی کہ اوپر کشف اور کرمات اور بلند ہونے مراتب
قطبیت اور غوثیت اور ولایت کے ہوتی ہی اے عزیز بعضون نے فرمایا کہ بنا اس کام کی اوپر
نفس کے ہی اور مراد نفس سے ہمیشہ رہنا حال مشاہدہ کا ہی اور متواتر وارد پہونچنا اس
مشاہدہ کی کیونکہ حیات قلب اہل محبت کی بسبب اُسکے ہی جیسا کہ باقی رہنا حیات قالب
کا بسبب متواتر پہونچنے ہواے جدید اور سرد کے دل کو ہی پس اگر ایک ساعت وہ ہواے
جدید اور سرد قلب کو نہ پہونچے نہایت حرارت غریزی سے دل سوختہ ہو کر آدمی ہلاک
ہو جاے اسی طور اگر ہر لحظہ اور لمحہ پہونچنا مدد شہود حق کا حقیقت قلب عارف سے

منقطع ہوجاوے بنہایت تشنگی شوق وحدت سے سوختہ ہوکر ہلاک ہوجائیگا قالوا افضل

الاعمال عدد الانفاس مع اللہ سبحانہٗ اے عزیز یہ تمام حجاب ذات سے بندہ کی ہے وگرنہ
حق سبحانہ منزہ ہے حجاب سے کیونکہ کوئی چیز حجاب حق کی نہین ہوتی پس اگر وہ حجاب نورانی
ہے تعلق ساتھ روحانیت کے رکھتا ہے اور اگر ظلمانی ہے تعلق ساتھ نفس کے بعضون نے
فرمایا کہ پردہ حقیقت انسانی کے چہار طبقہ ہین اول غیب نفس اور غیب شیطان دوسرا
غیب دل تیسرا غیب روح چوتھا غیب سِر اور غیب خفی پس اول پردہ غیب نفس
اور شیطان کا مکدر ہوتا ہے سالک کو اُس جا دس ہزار حجاب اُٹھانا ہوتا ہے ابتدار
حال مین مانند لعبت آتشی بدرنگ کے تجلی ظاہر ہوتی ہے اور ایک پردہ برنگ سرخ
وسیاہ روے زمین پر بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے پس دل دیکھنے سے اُسکے منغص اور تیرہ
ہوجاتا ہے اور ذکر بنہایت دشواری سے ہوتا ہے اور تمام اعضا سالک کے بنہایت
دردناک ہوجاتے ہین اِسوقت پناہ ساتھ ولایت شیخ کے لیوے تا لسبب اُس مدد کے
وہ پردہ بدرنگ ناچیز ہوکر صفائی ذکر کی تمام وجود مین سرایت کرنے اور حلاوت اُسکی وقت
کو سالک کے خوش کرے اور اِسقدر ذکر کیا جاوے کہ وہ پردہ مکدر صاف ہوکر حرارت
آتش ذکر کی قوت پکڑے اور پانی تعلقات بشری کا خشک ہوجاوے پس وہ پردہ بدرنگ
ساتھ نورانیت کے بدل ہوتا ہے اور نظر آتا الوان مختلف سرخ اور سفید اور نیلا اور
سبز کا لسبب قوت ذکر کے ہے اور گاہے ہوتا ہے کہ ذات ذکر پردون سے باہر ہوکر نعرہ
لاغیری کا کرتا سالک کو لازم ہے کہ نفی اُسکی کرے اور ساتھ اُس نعرہ کے مغرور نہووے
کیونکہ وہ مقام مستہ یان ذاکر کا ہے پس لسبب صفائی ہونے اِس طبقہ کے باطن سے
سالک کے مشاہدہ جنات اور اُنکے شعبدونکا ہوتا ہے اگرچہ ظہور اُسکا عجائب اسرار
سے ہے لاکن اُسکو بھی نفی کرے اور گاہے وہ جنات اپنے کو لصورت خوب نمودار کرکے
چراغ ہاتھ مین لیکر حاضر ہوتے ہین اور گاہے بنہایت لطافت سے جسم ہین آدمی کے داخل
ہوتے ہین اور اقسام کی حکایات اور نادر کلمات کہکر آدمی کو گمراہ کرتے اور سلوک سے
باز رکھتے ہین ناچار سالک احمق مائل اطوار پر اُنکے ہوکر وہ اطوار قبول کرکے صاحب تصرف

ہوکر دیکھنے مین شعبدوں کے مشغول ہوتا ہی پس واسطے معرفت بدعت کے نظر بار یک چاہیے کیونکہ شیطان دروازہ بدعت سے داخل ہوکر معصیت مین ڈالتا ہی اور دروازہ سے معصیت کے داخل ہوکر کفر مین پھینکتا ہی شاید اس حدیث شریف سے یہی اشارہ ہی سیاتی علی الناس زمان یصلی فی المسجد الف رجل او زیادۃ ولا یکون فیہم مؤمن پس جو سالک کہ ساتھ صدق استقامت اور طلب ہمت باطن سے مرشد ولی کامل کے قدم صدق کا اوپر سلوک اور ریاضت کے ثابت رکھکر اس طبقہ مین نفی اغیار کی کرتا ہی البتہ ایسے اسرار نادر اور انوار عجائب دیکھیگا کہ کاہی نہ دیکھا ہوگا اور اسی طبقہ مین احوال قبور کا منکشف ہوتا ہی لیکن غیب نفس پردہ اوسکا کبودی ہی دس ہزار حجاب رکھتا ہی سالک کو لازم ہی کہ اسکو اٹھاوے اور یہ رفع اوسوقت میسر ہوتا ہی کہ وجود آلودگی لقمون خلوظی سے بالکل پاک ہوکر ساتھ لقمون حق کے اکتفا کرے اور آتش ذکر مین نفس تصرف سے اپنے باز رہی اور کچھ فنا سے اسکو حاصل ہوا ہو پس وہ نور نور نفس سے ظہور مین آتا ہی اور سالک پر صفات حمیدہ اور ذمیمہ سر دور وشن ہوجاتے ہین اور احوال زندہ اور مردہ کا معلوم ہوتا ہی پس سالک کو خطر اس مقام مین وہ ہی کہ اپنے کو بینا تصور کرتا ہی اور خلق کو نابینا اور قوت عجب اور تکبر کی اسمین پیدا ہوتی ہی اور یہ امر بسبب تزکیۂ نفس کے ظہور مین آتا ہی اور یہ شریعت مین منع ہی قولہ تعالیٰ فلا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی پس جب نفس صاف ہوجاوے صفات قلبی ظاہر ہوتے ہین اور نفس صفت قلب کی لیتا ہی اور باطن کشادہ تر ہوکر جو انوار کہ مناسب اس مقام کے ہین دیکھے جاتے ہین اور جو اسرار کہ لائق اس طبقہ کے ہین ظہور کرتے ہین بعد اسکے طبقہ دوسرا پردہ غیب دل کا ہی رنگ اسکا سرخ مانند عقیق کے دس ہزار حجاب اس مقام مین پیش ہوتے ہین اسکو اٹھانا لازم ہی پس سالک کو دیکھنے سے اس نور کے ذوق عظیم پیدا ہوتا ہی اور استقامت سلوک کی اسمین ظاہر ہوتی ہی جبکہ یہ طبقہ خوب صاف ہوجاوے اسرار غریبہ اور انوار عجیبہ صور تون النسانی اور حیوانی اور نباتی اور جمادی اور ارضی اور سماوی اور تجلیات صوری مین جلوہ دکھاتے ہین

اور قالب صفت روح کی لیتا ہی اور یہ اسوقت حاصل ہوتا ہی کہ قالب لہو لعب شیطانی
کو قبول نہ کرے اور سلوک سے باز نہ رہی کیونکہ دل طفل طریقت کا ہی اور شیطان استاد
حیلہ سازونکا بعد اسکے طبقہ تیسرا پردہ غیب روح کا رنگ اسکا زرد اور نہایت لطیف
ہی دس ہزار حجاب اس مقام مین ہین اسکو اٹھانا لازم ہی پس سالک کا دیکھنے سے
اس نور کے نفس ضعیف ہوتا ہی حیات اسکی ساتھ حیات حق کے متصل ہوتی ہی اور
اس مقام مین بہت تجلیات ظاہر ہو کر امور غیبیہ نظر مین سالک کے آتے ہین جبکہ یہ
طبقہ صاف ہوجاوے غیب سر کا ظاہر ہوتا ہی اور گاہی عجب اور انانیت سالک مین
پیدا ہوتی ہی کیونکہ روح خلیفہ حق کی ہی جبکہ روح متجلی ہوجاوے بسبب نیابت رو
خلافت حق کے دعوی خدائی کا کرتی ہی پس سالک غلطی مین ہو کر سمجھتا ہی کہ یہ تجلی
حق کی ہی اور اپنے کو خدا مین تصور کرتا ہی اور وہ تصور موجب ہستی سالک کا ہوجا
ہی اور حال یہ ہی کہ راہ سالک کی نیستی مین ہی اور نیستی سالک کی وجود مرشد کامل سے
ظاہر ہوتی ہی قول تعالے کونوا مع الصادقین یعنی ہمراہ صادقون کے رہو تم تا نور
صدق انکا ہستی کو تمہاری محو کرے بعد اسکے پردہ چوتھا غیب سر اور غیب خفی کا ہی
لیکن رنگ پردہ غیب سر کا سفید اور باریک ہوتا ہی دس ہزار حجاب اس مقام مین
اٹھانا چاہیے اور سالک کو اس مقام مین علم لدنی منکشف ہوتا ہی اور سر صفات حق
باطن مین سالک کے پیدا ہوتا ہی اور تجلیات صفاتیہ حاصل ہو کر استقامت سلوک
کی ظاہر ہوتی ہی کیونکہ سر نور حق کا ہی اور نور راہبر ہی نہ راہ زن اور گاہی برودت
انوار باطنہ کی حرارت باطن کو کم کرتی ہی اور باطن کملا جاتا ہی پس باطن مین سالک کے
بسبب گم ہونے اس حرارت کے آتش طلب کی قوت پکڑتی ہی اور ساتھ مدد شیخ کامل
اور ہدایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض حق سبحانہ کے نار کو ساتھ نور کے تجلی
کرتا ہی جیسا کہ حق مین موسی علیہ السلام کے خبر دی قول تعالے آنس من جانب الطور
نارا موسی علیہ السلام نے کہا کہ مین نے آتش دیکھی جب نزدیک آتش کے پہونچا نار کو نور
پایا اور وہ کلام حق کا تھا کہ موسی علیہ السلام نے بواسطہ شجر کے سنا اور رنگ

پردہ غیب خفی کا نہایت سیاہ اور صاف اور براق اور دہشت ناک ہوتا ہی دس ہزار
حجاب اس مقام مین اٹھانا چاہیے اور اس مقام کو روح القدس بھی کہتے ہین گاہی ہوتی
کہ دیکھنے سے اسکے رعشہ وجود مین سالک کے پڑتا ہی اور ایک طرح کی غنایت اسکو
حاصل ہوتی ہی پس اس ظلمت مین آبحیات ہی کہ بعد اسکے نمود ہوتا ہی اور گاہی ہوتا ہی
کہ نور صفات جلالی ظلمانی خالص ہوتے ہین کہ عقل اسکو دریافت نہین کرسکتی پس سالک
کو لازم ہی کہ طرف اُن جواہر کے کہ اس ظلمت مین رکھے ہین التفات نہ کرے تا حیات سے
چشمہ حیوان کے محروم نہ رہی اور کسی صورت دہشت ناک سے نہ ڈرے یہانتک کہ وہ نور
تمام ظاہر ہوکر ترس ساتھ اُس کے نازل ہوجاوے پس اس مقام مین ساتھ حمایت
شیخ کامل اور متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مضبوط رکھے تا تسلط سے الث
ورطات کے سلامت رہی یعنے فرماتے ہین کہ غیب خفی خاصہ سِر کا ہی اور وہ ظاہر نہین
ہوتا مگر ساتھ تجلیات جلالیہ کے کہ بسبب قوت جذبہ کے سالک پر پیدا ہوتا ہی اور اس
مین صفات ذاتیہ تجلی کرتے ہین اور خوف اس مقام مین الحاد اور زندقہ کا ہی کیونکہ جب
سالک نے اپنے کو متصف ساتھ صفات حق کے جانا اور ظہور تمام حرکات اور سکنات
خلائق کا وجود حق سے دیکھا فرق نکرسکیگا درمیان حلال اور حرام کے پس طرف حرام
کے مشغول ہوجائیگا کیونکہ وجود اپنا وجود حق کا دیکھتا ہی اور فعل اپنا فعل حق کا
پس مقام فرق کا درمیان سے اٹھا کر ساتھ جمع صرف کے متصف ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا
پس فرق درمیان محقق صدیق اور ملحد زندیق کے وہ ہی کہ محقق صدیق ساتھ کمال
بصیرت کے جمع کرتا ہی مقام جمع اور مقام فرق کو اور کہتا ہی کہ امر اور نہی مقام سے جمع کے
ہی اور بجا لانا اسکا مقام فرق کا پس وہ ضرور امر اور نہی ہر دو کو بجا لائیگا اور ملحد زندیق
فرق نہین کرسکتا ان ہر دو مقام مین اور وہ بسبب عقل تاریک اپنی کے باز رہتا ہی
اور محجوب ہوتا ہی اور بعد اسکے پردہ غیب الغیب کا ظاہر ہوتا ہی رنگ اسکا سبز ہی
دس ہزار حجاب اُس مقام مین اٹھانا چاہیے اور وہ نور مطلق صفت خاص حق سبحانہ
کی ہی اور وہ سبزی علامت حیات وجود کی ہی کہ آثار تجلی نور مطلق سے ہمیشہ زندہ رہیگا

اور یہی زندگی بہشت مین ہوگی اے عزیز تجلی نور خفی کی سر پر ہوتی ہے اور عالم شہادت مین کوئی نور مانند اُس نور کے نہین اور نور روح کا نور آفتاب سے بہت روشن زیادہ ہوتا ہے اور گاہے چپ وراست دیکھنا شروع کرتا ہے اور نور سر کا مانند نور ستارہ زہرہ کے ہے لاکن نور زہرہ سے لطیف زیادہ ہوتا ہے اور روبرو پیدا ہوکر وجود مین سالک کے گم ہوتا ہے اور نور دل کا مانند نور چاند کے ہوتا ہے اور برابر دل کے ظاہر ہوکر بوقت تجلی کے اپنے کو دلپر سالک کے مارتا ہے اور دل مین گم ہوجاتا ہے اور نور نفس کا مانند اُس پانی کے کہ اُسپر آفتاب چمکا ہو گرداگرد سالک کے پیدا ہوتا ہے اور انوار دوسرے مانند شمع اور مشعل کے ہوتے ہین جیساکہ ارواح طیبہ جنات اور انسان کی عملی اختلافات مراتبہم بدیت ہر چہ نشان بری تو لی رہ بہ نشان نمی بری * آنچہ بیان کنی تو لی رہ بہ بیان نمی بری * اے عزیز روح انسانی ایک لطیفہ ربانی اور جوہر سماوی اور روحانی اور نورانی اور حی اور ناطق اور متحرک اور دریافت کرنے والی صورتون تمام چیزونکی ہے کہ فانی نہین ہوتی اور یہ جسد مانند مکان کے ہے اور معرفت اُس روح کی کلید معرفت حق سبحانہ کی ہے اور شناخت حقیقت ذات روح کی اور کیفیت تصرف اُسکے کی اس بدن مین ہر شخص نہین جانتا خواہ پیش از تعلق روح کے ساتھ قالب کے یا بعد از تعلق کے اور صفات ذاتی اُسکے ساتھ ہین نورانیت اور محبت اور علم اور حلم اور اُنس اور بقا اور حیات اور دوسری صفات ان سات صفات سے پیدا ہوتی ہین جیساکہ نورانیت سے سمعی بصیری متکلمی اور محبت سے شوق طلب صدق اور علم سے ارادت معرفت اور حلم سے حیا دقار تحمل سکون اور اُنس سے شفقت رحمت اور بقا سے ثبات دوام اور حیات سے عقل فہم ادراکات اور دوسری وجدانیات پس روح عالم امر سے ہے کہ ضد عالم اجسام کا ہے کہ قابل قسمت اور مساحت اور تجزی کا نہین اور متشکل ہونا روح مجردہ کا ساتھ صورت بشری کے حالت مفارقت مین بدن سے یا حالت تعلق مین ساتھ قالب کے صورت عارضی اُسکی ہے اور ظہور صورت ذاتی اُسکی کا سوائے عالم غیب کے محال ہے پس یہ ہم صورت اور متشکل ہونا ایک قسم کی قوت تصرف روحانیت سے ہے اور اس عالم

صور مین ساتھ جس صورت کے کہ چاہتے ہین صورتِ بشری سے ہمشکل ہو جاتے ہین پس
جس وقت کہ آدمی دل کو اپنے پاک اور آئینہ دل کو صاف کرتا ہی ساتھ ملائکہ سماوی کے
نزدیک ہوتا ہی کیونکہ ملائکہ سماوی پاک اور صاف ہین اور علم اور طہارت رکھتے ہین
پس روح آدمی کی جنس ملائکہ سے ہی اور ذات اپنی پاک اور صاف رکھتی ہی لیکن
بواسطہ بدن اور صفات اور افعال اور خواہشات اور لذات اور شہوات بدن
کے آلودہ اور تیرہ ہو جاتی ہی پس جب سالک ترک لذات اور شہوات بدنی کا کرکے
آئینہ دل کا صاف کرتا ہی پھر دوبارہ روح پاک اور صاف ہو جاتی ہی اور ساتھ ملائکہ
کے مناسبت پیدا کرتی ہی اور جب مناسبت پیدا ہولی دو آئینہ صاف مقابل ہو جاتے
ہین جو کچھ کہ ایک آئینہ مین ہی وہ دوسرے آئینہ مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ ملاقات خواب
اور بیداری ہر دو مین ہوتی ہی اکثر شخصونکو خواب مین اور تھوڑونکو بیداری مین
پس بیداری مین بسبب وجد اور وارد خاطر پاکی اور لقائے ملک کے اور خواب مین
بسبب ہونے خواب راست کے ہوتی ہی پس جب علم اور طہارت اور صفا اور
بے کدورتی عالم ملک کی معلوم کی تو اس صورت مین لازم ہی کہ کوشش کرتا ساتھ
عالم ملکوت کے پہونچے تو اور عالم شیاطین سے کہ ضد صفات ملکوت کا ہی
نجات پاکر پاک ہووے تو اور اگر اس عالم سے رہائی نپایئگا حالت تقابل مین صفات
شیاطین کی پیدا ہونگی ای عزیز ملائکہ ہر آسمان کے جسقدر بالاتر ہین پاک تر اور صاف
تر اور علم اور طہارت مین بیشتر پس جتنا کہ آدمی ساتھ ریاضت اور مجاہدہ کے پاک تر
اور صاف تر ہوگا اُتنا علم اور طہارت زیادہ حاصل کریگا یہانتک کہ علم اور طہارت
مین ملائکہ سے مرتبہ بلند تر ہو جایگا بعضے فرماتے ہین کہ سالک عقلِ اول تک پہونچتا ہی
اور اُس سے تجاوز نہین کرتا اور اُس عقل سے فیض قبول کرتا ہی کیونکہ وہ واسطہ ہی
درمیان اُسکے اور حق سبحانہ کے پس عقل اول سے مقرب زیادہ اور بزرگ زیادہ
اور دانا زیادہ دوسری چیز نہین بعضے فرماتے ہین کہ سالک عقلِ اول سے گذر جاتا ہی
اور ساتھ حق سبحانہ کے بغیر واسطہ فرشتہ کے کلام کرتا ہی اور سنتا ہی ای عزیز ملائکہ

سماوی صورت اور شکل قبول کرکے ساتھ بعضے آدمیون کے ہمکلام ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ ہم فرشتہ بھیجے ہوئے خدا کے واسطے کام تیرے کے حاضر ہوئے ہین جیسا کہ حق سبحانہ نے
قرآن شریف مین قصہ مریم سے خبر دی پس اگر فرشتہ صورت اور شکل مین ہوکر کلام حق سبحانہ
کا آدمی کو پہونچاوے اُس شخص کو نبی کہتے ہین اور اُس مقام کو وحی اور بعضے وقت
ہوتا ہی کہ روبرو سے آدمی کے ظاہر ہوکر ہمکلام ہوتے ہین اور کلام فرماتے ہین اور حال سے
خبر دیتے ہین پس اس آواز کو ہاتف کہتے ہین اور بعضے وقت ہوتا ہی کہ ملائکہ آسمان کے
سخن دل مین آدمی کے القا کرتے ہین اگر وہ القا بیداری مین ہی نام اُسکا الہام اور اگر
خواب مین ہی نام اُسکا خواب راست ای عزیز جیسا کہ معیت روح کی ساتھ جسد کے ہی اسی طرح
معیت حق سبحانہ کی ساتھ کل کائنات کے ثابت ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور جبکہ
روح پر اعراض اجسام کے مانند دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال اور سوا
اُسکے جائز نہین اسی طرح حق سبحانہ پر بھی جائز نہین یعنی ذات حق سبحانہ کی منزہ اور
مقدس ہی اعراض سے جل ذکرہ ولا الہ غیرہ حقیقت مین ساتھ تمام ذرات مخلوق کے
موجود ہی بغیر حلول اور اتصال اور انفصال اور بغیر مماست اور محاذات کے باہمہ
ہوکر بےہمہ تماسون سے دور ہوکر نزدیک ہی نہ متصل اور دور ہی نہ منفصل عجب نزدیکی
اُسکی اور دوری بندہ کی عجب حاضری اُسکی اور غائبی بندہ کی عجب جمال باکمال اُسکا
اور نابینائی بندہ کی ای عزیز اہل تناسخ چار فریق ہین اول نسخیان دوسرے مسخیان
تیسرے رسخیان چوتھے فسخیان پس فرقہ نسخیون کا کہتا ہی کہ روح انسانی ہمیشہ تعلق بدن
انسان کو چاہتی ہی اور جب تعلق ایک بدن کا چھوڑ دیتی ہی فی الحال تعلق دوسرے بدن
کا حکم مین پکڑتی ہی اور وہ روح اپنی ذات سے قائم نہین اور زوال پذیر بھی نہین اور
وہ ہمیشہ مظہر جسمانی کو چاہتی ہی تا ساتھ اُسکے متعلق ہوجاوے اور قیام اُسکا ساتھ بدن
کے ہی پس اس تقریر سے روح آدمی کی قائم بالغیر ہونا لازم آتا ہی اور جو چیز کہ قائم ساتھ
غیر کے ہو اُسکو عرض کہتے ہین اور عرض بسبب فنا ہونے معروض کے فانی ہوجاتا ہی
اور نزدیک کا ہونگے اگرچہ روح بدن سے بطور تعلق کے نقل کرتی ہی لاکن قائم ساتھ

ذات اپنی کے ہی اور فرقہ دوسرا سخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی بوقت جدا ہونے کے بدن سے نقل کرتی ہی طرف بدن حیوان کے کیونکہ صفات اُس حیوان کی حالت مفارقت مین بدن سے ساتھ اُس روح کے محکم ہوجاتی ہین اور روح مین رسوخ پاکر ملکہ پکڑتی ہین فرقہ تیسرا سخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی بمجرد جدا ہونیکے جسم سے جسم نباتی مین نقل کرتی ہی کیونکہ اُسکا درجہ حیوانی کا ندرہا بمجرد موت کے درجہ حیوانی سے اتر کر ساتھ درجہ نباتی کے پہونچتی ہی کہ اول اُس جا سے عروج کیا تھا فرقہ چوتھا سخیونکا وہ کہتے ہین کہ روح انسانی جب بدن انسان سے جدا ہوتی ہی فی الحال تعلق لیتی ہی ساتھ جسم حیوانی کے اور جسم حیوانی سے نقل کرتی ہی ساتھ جسم نباتی کے اور جسم نباتی سے ساتھ جسم معدنی کے اور معدنی سے ساتھ جسم جمادی کے اور یہ درجہ نہایت انحطاط اُسکے کا ہی پھر جمادی سے نقل کرتی ہی ساتھ معدن کے اور معدن سے ساتھ نبات کے اور نبات سے ساتھ حیوان کے اور حیوان سے ساتھ انسان کے یہ درجہ نہایت بلندی اور عروج اُسکی کا ہی پس ہر بار دورہ اُسکا اسی قدر رہتا ہی پس سخن اِس طائفہ کا بطور وہم کے ہی اور مذہب تمام اونکا باطل کیونکہ سخیان اور سخیان ایسا عالم روحانی سے محجوب ہین کہ بجز عالم جسمانی کے کچھ نظر نہین کرتے اور فسخیان مرتبہ حیوانی سے تجاوز نہین کرتے اور رسخیان ساتھ مرتبہ جمادی کے قانع ہوتے ہین

اے عزیز جو شخص کہ خواب مین تیرے کلام کرتا ہی اور اقسام کے علوم نادرہ بیان فرماتا ہی وہ روح تیری ہی اور یہ حالت مشغول ہونا اُسکا ہی عالم بشریت سے کہ یہ بدن ہی ساتھ عالم اول اور وطن اصلی اپنی کے کہ اُس جا سے اُتر کر خواب مین تجلی کرتی ہی اور شکل مین عالم کے ہو کر راہ دکھاتی ہی اور یہ صفت ذاتی اُسکی ہی کہ جو علوم اُسمین پوشیدہ ہین قوت سے ساتھ فعل کے لاتی ہی تا ملکہ جسم کا ہو کر سبب قوت اور قوت دین و دنیا اُسکی کا ہو جاوے پس خواب مین معلم اور متعلم ایک ہوتے ہین جیسا کہ آئینہ کہ کوئی شخص دوسرا اُسمین سوا تیرے نہین

دیگر ۱۲

قال غوث الاعظم رایت الربّ ثم سالت عن المعراج قال لی یا غوث المعراج جاوز العروج عن

کل شئی سوالی وکمال المعراج مازاغ البصر وماطغیٰ فرمایا غوث اعظم نے دیکھا مین نے پروردگار کو
پس سوال کیا مین نے معراج سے فرمایا حق سبحانہ نے مجھکو کہ معراج عروج کرنا ہی ہر شی سے
جو سوا میرے ہی طرف میرے اور کمال معراج کا مازاغ البصر وماطغیٰ ہی اے عزیز عروج اوپر
چڑھنے کو کہتے ہین اور نزول نیچے اترنے کو پس جبتک کہ طالب صادق اور عاشق کامل
تمام چیزون سے عروج نہ کریگا مرتبہ علی الاعلی کو نہ پہونچیگا اور مراد اِنّ ذاتی الی ربی
سے یہی ہی اے عزیز عروج عام کا ناسوت سے ملکوت تک ہی اور عروج خاص کا ملکوت سے
جبروت تک اور عروج اخص الخاص کا جبروت سے لاہوت تک یعنی عروج عام کا صفات
ذمیمہ سے طرف صفات حمیدہ کے ہوتا ہی اور عروج خاص کا صفات حمیدہ سے طرف
صفات روحانی کے یعنی طرف شوق اور ذوق اور محبت اور عشق کے ہوتا ہی اور عروج
اخص الخاص کا صفات روحانی سے طرف صفات رحمانی کے ہوتا ہی اے عزیز کمال عروج
کا مازاغ البصر وماطغیٰ ہی اور یہ صفت محبوب رب العالمین کی تھی کہ جو چیز پیش نظر آنکی
ہوتی تھی آپ طرف اسکے التفات نفرماکر اس سے عروج کرتے اِنّ الی ربک المنتہیٰ سے یہی
اشارہ ہی اے عزیز جبتک کہ سالک مقام فنائیت کو نہ پہونچیگا یہ مرتبہ لقائیت کا حاصل
ہونا ممکن نہین پس معلوم ہو کہ فنا نہایت سیر الی اللہ کو کہتے ہین اور لقا ابتدا سیر فی
اللہ کو بولتے ہین پس سیر الی اللہ اسوقت تمام ہوتی ہی کہ سالک وطن مالوف اور
مظنونِ بشریت سے بالکل باہر ہوکر راہ طلب مین توجہ راست طرف حق سبحانہ کے
لاوے اور صحرای ہستی کو یکبار قدم صدق سے قطع کرے تا ساحتہ کعبہ وصال کے پہونچے
اور سیر فی اللہ اسوقت ثابت ہوتی ہی کہ بندہ کو بعد فنا مطلق کے کہ مراد اس سے
فنا ذات اور صفات اور افعال ہی وجود حقانی عطا کرین یہانتک کہ ساتھ اس
وجود کے طرف عالم متصف باوصاف الٰہی اور متخلق باخلاق ربانی کے ترقی کرسکتے
ہین اور اس مرتبہ کو بی یبصر وبی یسمع وبی ینطق وبی یمشی وبی یعقل کہتے ہین کہ ذات
اور صفات فانیہ نے اس مقام مین لباس بقا کا پہنا اور قبر خفا سے حشر ظہور مین پہونچے
اس صورت مین تصرفات جذبات حق سبحانہ کے باطن پر بندہ کے غالب ہوکر اسکو

تمام وساوس اور ہواجس سے فانی کرتے ہین اور ساتھ صفات ذاتی الٰہی کے باطن
مین بندہ کے متصرف ہوتے ہین اور اُسکو خودی سے اپنی معزول کردیتے ہین
ای عزیز باقی رہنا وساوس اور ہواجس کا بہ نسبت اُس شخص کے کہ ابھی مقام فنا
سے نہ گذرا ہو شرک خفی ہی اور بہ نسبت اُس شخص کے کہ ساتھ بقا کے بعد فنا کے پہونچا
ہو شرک نہین ہوتا اور وہ شخص کہ ابھی ابتداے حال فنا مین ہو سکر اُسکا غائب ہوتا ہی
اور جب مقام مشاہدہ ذات اور صفات مین قرار پاکر سکر اُسکا حال فنا سے ساتھ
صحو کے آیا ہو غائب ہونا اُسکا اِس حال تمکین سے نہین ہوتا پس بعضونکو ایسا اتفاق ہوتا ہی
اور بعضونکو نہین بلکہ باطن اُسکا غرق دریاے فنا مین ہوتا ہی اور ظاہر اُسکا حاضر ای عزیز فنا
اور بقا ہر دو صفت ہین جسقدر بندہ خلق سے فانی زیادہ اُسقدر ساتھ حق کے باقی زیادہ
ہوتا ہی پس اہل فنا اور بقا بعد طلب اور مجاہدہ کے ساتھ طمانیت وجدان اور سرور مشاہدہ
کے پہونچتے ہین اور علین مراد مین ہر مراد سے بے مراد ہوتے ہین اور مقامات اور کرامات
کو حجاب جانتے ہین اور مشرب دل کا حظوظ روحانی اور جسمانی سے ساقط ہوتا ہی پس
پہونچنا ساتھ مرتبہ فنا کے بعینہ پہونچنا ساتھ حقیقت محبت ذاتی کے ہی اور فنا محض عنایت اور
بخشش حق سبحانہ کی ہی اور وہ فنا حقیقی ہوتا ہی عاریت نہین ہوتا اسی واسطے سالک
اُس فنا سے رجوع نہین کرسکتا کما قیل الفانی لایرد الی اوصافہ اور مراد اِس وجود
بشریت سے وجود طبیعی اصلی ہی نہ وجود طبیعی عارضی پس عود کرنا وجود طبیعی عارضی کا
وجود فنا کو نقصان نہین کرتا اور وہ صورت طبیعت کی ہی نہ حقیقت طبیعت کی جیسا
کہ کہا ہی بیت موسیٰ اندر درخت آتش دیدہ سبز ترمی شد آن درخت انار ہو شہوت
در حرص مرد صاحب دل ہمچنین دان وہمچنین پندار ای عزیز فنا رالفنا کہ درمیان اہل
اللہ کے مشہور ہی یہ ہی کہ سالک وجود جسمانی سے فانی ہوکر وجود روحانی سے بھی فانی
ہوجاوے یہانتک کہ بسبب رویت جلال اور کشف عظمت الٰہی کے دل مین اور سر
غالب ہونے اِس حال کے دنیا اور عقبیٰ کو فراموش کرے اور احوال اور مقامات
نظر ہمت مین اُسکی حقیر اور ناچیز دکھے اور عقل اور نفس سے فانی ہوجاوے بلکہ فنا

یعنی فنا ہوجا سے یہان تک کہ سالک نے جب اپنے کو حق مین محو پایا یہ تصور محویت کا بھی بالکل درمیان سے اٹھ جاکر دل ساتھ حق سبحانہ کے قرار پاوے اور خیال اس فنا کا نہ رہے اور عین فنا مین زبان اسکی ساتھ حق کے ناطق اور تمام حیرت اور بے نشانی اور تن خاشع اور خاضع ہوجاوے کہتے ہین اذا فنی العبد عن اوصافہ ادرک البقاء بتمامہ اے عزیز اختلاف اقوال مشائخ کا تعریف مین فنا اور بقا کی موافق اختلاف احوال سوال کرنے والے کے ہے ہر شخص کو مطابق سمجھ اور صلاح اسکی کے جواب کہے ہین بعضون نے کہا کہ مراد فناء الفنا سے مخالفات ہے اور مراد بقاء البقا سے موافقات پس یہ قول توبۂ نصوح کو لازم کرتا ہے بعضون نے کہا کہ فنا دور ہونا لذت اور خواہش دنیا کا ہے اور بقاء البقاء رغبت آخرت کی پس یہ سخن مقام زہد کو لازم کرتا ہے بعضون نے کہا کہ فنا زائل ہونا لذات اور خواہشات دنیا اور آخرت ہر دو کا ہے اور بقاء البقا طلب کرنا حق سبحانہ کا پس یہ قول لازم کرنے والا صدق اور محبت ذاتی کا ہے بعضون نے کہا کہ فنا غائب ہونا ہے تمام چیزون سے اور بقا حضوری ہے حق سبحانہ کی پس یہ نتیجہ سکر کا ہے کل ہذہ الاشارات فیہا معنی الفناء من وجہ ولکن فناء المطلق ہو ما یستولی من امر الحق سبحانہ علی العبد فیغلب کون الحق علی کون العبد اے عزیز جبکہ اہل معرفت بعد فنا فی اللہ کے ساتھ مرتبۂ بقا باللہ کے پہونچتے ہین جو کچھ کہ دیکھتے اور پہچانتے ہین اپنے مین دیکھتے اور پہچانتے ہین اور حیرت انکی وجود مین اپنے ہے اور مراد فنا سے فنا ہونا وصف بشریت کا اور مغلوب ہونا اس بشریت کا بوقت ظہور کرنے سلطان ربوبیت کے ہے جیسا کہ بعد ڈالنے لوہے کے آتش مین لوہا رنگ آتش کا لیتا ہے لیکن عین آتش نہین ہوتا بیت تو دو مثنوی ولیک ار جہد کنی ہجائی برسے کز تو تو ئی برخیزد و بس جبکہ سلطان آتش وصف شی کو بدل دیتی ہے اگر سلطان ارادت حق سبحانہ کسی شی کو وصف سے اسکے دور کرے کیا عجب ہے اگرچہ مقام فنا کا بخشش اور عنایت الٰہی ہے لیکن ظہور اسکا آہستہ آہستہ بسبب حاصل ہونے شرائط کے ہوتا ہے پس شرط پہونچنے کی اس مقام مین توجہ تمام طرف جناب حق سبحانہ کے ہے ساتھ واسطہ محبت ذاتی کے اور پرہیز کرنا اس چیز سے کہ محبت ذاتی نہو اے عزیز راہ علم اور عقل کی کنارۂ دریا سے فنا تک ہے بعد اسکے تمام حیرت اور بے نشانی ہے اور عجائب

اِس طور کو نہایت نہین اور یہ احوال بجز سالک کے معلوم نہین ہوتا اور یہ حجاب بدار شہود
عالم وحدت اور وحدانیت کی ہی فالحق سبحانہ یتجلی الکل من حیث کون کل شی موجوداً
بہ ومعدوماً بنفسہ لامن حیث ان لہ وجوداً خاصاً اتحد بہ فانہ محال بعد پہونچنے سالک کے
مقام مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے حکم تعین کا مطلق بندہ سے اُٹھ جاتا ہی اور مرتبہ مین
بقا باللہ کے بسبب متصف ہونے ساتھ صفات ربانی کے اُسکو تعینات حقانی عطا کرتے ہین
اور پیشتر از فنا کے وصول ساتھ حق سبحانہ کے ہرگز میسر نہین ہوا اور اسی قدر حال فنا مین بھی وصول
میسر نہوا لاکن بعد از بقا کے سالک کو وصول ساتھ حق سبحانہ کے ہوسکتا ہی اور جب سالک نے بقا پائی
بسبب مدد انوار تجلی محبوب کے مضمحل اور ناچیز نہین ہوتا بلکہ قوت پکڑتا ہی اسی طرح بسبب مخالطت رکھنے
کے ساتھ خلق کے تغیر سے محفوظ رہتا ہی اور کوئی چیز ممکنات سے سیر واصل کو مشاہدہ محبوب اور
اشتغال سے اسکے باز نہین رکھتی اور شہود حق سبحانہ کا اُسکو حجاب خلق کا نہین ہوتا جیسا کہ صاحب
فنا کو مخالطت ساتھ خلق کے حجاب حق کا نہین ہوتا بلکہ ہر ایک کو مقام مین
اپنے بغیر حجاب ایک دوسرے کے مشاہدہ کرتا ہی اور فنا اور بقا ہر دو مقام سالک
مین جمع ہوتے ہین فنا مین باقی اور بقا مین فانی نہین ہوتا مگر یہ ہی کہ حالت ظہور بقا
مین فنا اسمین ساتھ علم کے شامل رہتی ہی پس مراتب وصول کے کہ وہ مراتب سیر فی اللہ
کے ہین ہرگز منتہی نہین ہوتے کیونکہ کمال اوصاف محبوب کا کو حد اور نہایت نہین اور
جسقدر کہ سالک دنیا مین مراتب وصول کے طی کریگا ابھی اول مرتبہ مین ہی مراتب وصول
سے نسبت کرتے ہین اُن مرتبون کی کہ باقی رہے ہین اور نہایت کو مراتب کی تمام عمر
بلکہ آخرت مین بھی نہ پہونچیگا کما قیل منازل الوصول لاتقطع ابد الآباد فی العمر الاخروی
الابادی فکیف فی عمر القصیر الدنیوی اے عزیز عاشق صادق تمام شجرۃ النسانی کو ساتھ
شاخہائے بشری اور پتہائے ملکوتی روحانی کے خورش آتش حقیقی کا کردیتا ہی اور شجرہ
سبز نفس النسانی کو بھی فدا آتش حقیقی کا کرتا ہی تا وہ آتش تمام اجزا ے وجود مین اُس
شجرہ کے تصرف کرے پس ایسا وصال حقیقی میسر ہوتا ہی قولہ تعالے نودی من شاطی
الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یاموسی انی انا اللہ یعنے فرماتے ہین

فنا وہ ہی کہ بندہ تمام حظوظ سے فانی ہوجاوے چنانچہ اُسکو کسی چیز مین حظ نہ آوے اور بالکل
اشیا سے ایسا فانی ہوا ہو کہ تمیز اُسکو باقی نہ رہی جیسا کہ عامر بن عبد اللہ نے کہا کہ اگر عورت
کو دیکھوں مین یا دیوار کو ہر دو نزدیک میرے برابر ہی پس حق سبحانہ اس مقام مین متولی
تصرف اُس سالک کا ہوجاتا ہی وظائف عبودیت اور موافقت بندگی مین اور بقا نزدیک
اُنکے وہ ہی کہ بندہ حظوظ اور مرادات اپنے سے فانی ہو کہ جس چیز مین کہ ارادہ اور رضامندی
حق سبحانہ کی ہو باقی ہوجاوے بزرگون نے فرمایا کہ بقا مقام انبیار علیہم السلام کا ہی کیونکہ
انبیار علیہم السلام کو خلعت سکینہ پہنا کر ایسے مقام مین پہونچا یا ہی کہ کوئی شی اُس مقام کو
نہین پہونچتی اور کوئی چیز قیام سے ادا کرنے فرائض اور نوافل اور اقسام عبودیت اور
بندگی کے باز نہین رکھتی اور منع نہین کرتی ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور باقی اُس شخص
کو کہتے ہین کہ تمام اشیا نظر مین اُسکی ایک شی ہوجاوین اور تمام حرکات اور سکنات اُسکے
موافقت مین حق سبحانہ کی اور دور مخالفت سے ہوجاتی ہین اور وہ شخص فانی ہوتا ہی
مخالفات سے اور باقی رہتا ہی موافقات مین اور مراد اس تقریر کی کہ تمام اشیا نظر مین کی
ایک ہوجاوین یہ ہی کہ تمام مخالفات موافقات ہو کر امر اور نہی ایک ہوجاوے بلکہ مراد وہ ہی
کہ اوپر کیے ہوے حق سبحانہ کے راضی رہی اور امر اور نہی کو بجا لاوے اور ہر عمل اور فعل خالص
واسطے حق سبحانہ کے کرے نہ واسطے لذت نفس اور نہ واسطے دنیا اور آخرت کے اور متخلق ساتھ
اخلاق الٰہی کے ہوجاوے اور کوئی فعل واسطے منفعت اور دفع مضرت کے نہ کرے بلکہ
تمام لذات اور خواہشات نفسانی بالکل منقطع اور ساقط کردیوے کہتے ہین کہ فنا حظوظ
اپنی سے ہی اور بقا ساتھ حظوظ غیر کے یا فنا ہی شہود مخالفات سے قصداً اور عزماً او بقا ہی
شہود موافقات مین قصداً اور فعلاً یا فنا ہی تعظیم ماسوے اللہ سے اور بقا ہی تعظیم اور
جلال ہین حق سبحانہ کی حدیث ابی حازم کی خبر دیتی ہی جیسا کہ فرمایا کہ جو کچھ دنیا سے گذرا
خواب ہی اور جو کچھ کہ باقی رہا غرور ہی پس شیطان کون ہی کہ اُس سے خوف کرین نہ طاعت مین
اُسکی منفعت نہ معصیت مین اُسکی مضرت پس گویا نزدیک اُنکے نہ دنیا وجود رکھتی ہی نہ شیطان
لیکن فنا حظوظ کا جیسا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے کہا یہ ہی کہ مین نہین جانتا ہون کہ صحابہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا شخص ہو کہ دنیا کو دوست رکھے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی
قولہ تعالیٰ منکم من یرید الدنیا آخر آیت تک پس وہ صحابہ رضی اللہ عنہم بالکل دنیا اور
ارادہ سے دنیا کے فانی ہوئے تھے اسی طور حارثہ نے کہا عرفت نفسی عن الدنیا پس
حارث دنیا سے ساتھ آخرت کے فانی ہوئے تھے اور خلق سے ساتھ حق کے عامر بن
قیس نے کہا کہ اگر عزیزوں سے مجکو مارین دوست رکھتا ہوں لاکن نماز میں مجکو خطرہ
قلب میں سوائے نماز کے نہین آتا جیسا کہ دوسرونکو آتا ہی اسی طرح حسن رضی اللہ عنہ
نے اس مقام میں فرمایا کہ حق سبحانہ نے نماز میں خطرہ غیر حق کا قلب مین ہمارے
نہین پیدا کیا ای عزیز فنا بالکل غائب ہوتا ہی تمام اشیا سے جیسا کہ فنا ہوا موسیٰ
علیہ السلام کا اسوقت کہ پروردگار نے طور پر تجلی فرمائی فخر موسیٰ صعقا پس جب موسیٰ
طور سے واپس ہوئے خبر نہ دی کہ کیا دیکھا اور کہان تھے ابو سعید خراز نے کہا علامت
فانی ہونے کی یہ ہی کہ سالک باہر ہووے حظ دنیا اور آخرت سے ... اسمین پیدا
ہووے ایک نور انوار قدرت قادر سے تا وہ سالک بسبب اس نور کے تصور سے
فنا کے بھی خارج ہوا اور بجز رویت حق سبحانہ کے کوئی شی دوسری باقی نہ رہی اور معنی
باہر ہونے کے حظوظ دنیا اور آخرت سے یہ ہین کہ طالب کو غرض دنیا کی اور عوض آخرت
کا اور حظ بغیر حق سبحانہ کے نہو جسکو قرب حق کہتے ہین پس حضرت اسم جلال حق سبحانہ سے
ایک حال سالک پر وارد ہوتا ہی کہ وہ بسبب اس حال کے عظمت اور بزرگی حق کی
اور صغر اور حقارت نفس کی مشاہدہ کرتا ہی اور سالک کو فانی کرتا ہی رویت سے صفت
الٰہی کی اور وہ رویت خارج ہوتا ہی حظوظ نفس سے اور جس چیز کو کہ بندہ ملک اپنی
تصور کرتا ہی یا صدور فعل کو اپنے سے جانکر اسکو وسیلہ قرب حق سبحانہ کا سمجھتا ہی
اس سے پاک کرکے باطن کو اسکے ساتھ جاروب لا کے جھاڑتا ہی اور کوئی چیز دوسری
سوائے حق سبحانہ کے باقی نہین رکھتا یہانتک کہ وہ بندہ ایسا ہوجاتا ہی کہ ازل
مین پیشتر از پیدایش خلق کے علم مین حق سبحانہ کے تھا پس اسوقت مین اسکو معلوم
اور ثابت ہوتا ہی کہ حق کو بجز حق کے نہین پہچان سکتے اور ساتھ اسکے سوا اسکے

نہین سمجھ سکتے بعضے کہتے ہین کہ فنا فانی ہونا سالک کا ہی صفات بشری سے اور متصف ہونا ساتھ صفات الٰہی کے کیونکہ اوصاف بشری کے ظلم اور جہل ہین قولہ تعالیٰ انہ کان ظلوما جہولا اِسی قدر فانی اور غائب ہوناہی جحود اور کفر اور انکار اور تمام صفات ذمیمہ اور اخلاق ناپسندیدہ سے یہانتک کہ علم اوپر جہل کے اور حلم اوپر ظلم کے اور شکر اوپر کفر کے اور صفات حمیدہ اوپر صفات ذمیمہ کے غلبہ کرتے ہین ابو القاسم فارسی نے کہا کہ فنا حال اُس شخص کا ہی کہ کوئی صفت صفات بشری کو مشاہدہ نہ کرے اور اُن تماسونکو صفات خداوندی مین غائب اور فانی دیکھے اور یہہ بھی ابو القاسم نے کہا کہ فناے بشریت سے یہہ مراد نہین کہ بشریت بالکل معدوم ہوجاوے بلکہ مراد فناے بشریت سے وہ ہی کہ بندہ ایسی لذت اور الم مین پڑے کہ وہ لذت اور الم زیادہ تر اور غالب تر ہووے اُس لذت اور الم سے کہ بندہ رکھتا تھا جیسا کہ مشاہدہ مین جمال یوسف علیہ السلام کے عورتون نے اوصاف اپنے سے فانی ہوکر ہاتھونکو اپنے پارہ پارہ کر لیا سبب اُسکا یہہ تھا کہ مشاہدہ سے جمال یوسف کے ایسی لذت باطن مین اُنکے پہونچی تھی کہ الم ہاتھ کٹنے کا اُنکو بالکل معلوم نہوا اور بعضون نے تمام حال کو ایک جانکر کہا ہی کہ فنا عین بقا ہی اور جمع عین تفرقہ پس اختلاف عبارت مین ہی نہ حقیقت حال مین اور اِسی طرح غیبت اور شہود اور سکر اور صحو کو ایک جانا ہی کیونکہ جو شخص فانی ہوگا باقی ہوگا اور جو کہ باقی ہوگا فانی ہوگا اپنے سے اور صفات سے اپنے پس فنا عین جمع ہی کیونکہ سالک کو بجز مشاہدہ حق کے دوسرا نہین ہوتا اور جمع عین تفرقہ ہی کسواسطے کہ اپنے کو اور غیر کو اپنے نہین دیکھتا اور باقی ہوتا ہی کیونکہ ہمیشہ ساتھ حق کے ہی اور حق سبحانہ خود جمع کرنے والا اُسکا ہوتا ہی اور وہ ماسوا سے فانی اور مفارق اِسی طرح صاحب سکر بھی غائب ہی تمیز اور فرق کرنے سے اور معنی زوال تمیز کے یہہ ہین کہ سالک فرق نہین کرتا الم اور لذت اور خوشی اور ناخوشی مین اور دوسرے معنی یہہ ہین کہ تمام اشیا نسبت کرنے اُسکی شی واحد ہوجاتی ہین اور صورالشئی باقی نہین رہتی کیونکہ مخالفت کثرت کو لازم کرتی ہی اور اِسیطا کثرت کو وجود نہین پس تمیز نہین رہتا کیونکہ تمیز درمیان دو شی کے کر سکتے ہین اور جب اِسیطا تمام شی ایک ہوگئی تمیز

باقی رہنا اور یعنی تمام شیؤ واحد ہونے کے ہین کہ حق سبحانہ بندہ کو بجز موافقات کے تصرف
نہین دیتا یعنی جب بندہ حق کا یگانہ ہوا اُس بندہ سے سوائے موافقت کے صادر
ہوگا بعضون نے فرمایا فنا وہ ہی کہ حق سبحانہ بندہ کو ہر رسم سے فنا کرتا ہی پس اُسکو
ایسی بقا اور فنا حاصل ہوتی ہی کہ بالکل علم اور شعور اُسکا نہین رہتا اور ایسا وقت
میسر ہوتا ہی کہ وقوف ور اطلاع اُسکی نہین رہتی بلکہ حق سبحانہ عالم اُس بقا اور فنا اور وقت
کا ہو کر حافظ اُسکا تمام حال ناشائستہ اور ناپالیستہ مین رہتا ہی ای عزیز مشائخین نے اختلاف
کیے ہین اس امر مین کہ فانی کو دوبارہ طرف باقی رہنے اوصاف بشری کے رد کرتے ہین
یا نہین بعضون نے کہا کہ رد کرتے ہین اور حال فنا کا ہمیشہ نہین رہتا کیونکہ ہمیشہ رہنے مین
معطل ہوجانا اعضا کا ادا کرنے سے فرضون کے اور معطل ہونا حرکات کا امور معاش اور
معاد مین لازم آتا ہی ابو العباس بن عطا نے ایک کتاب لکھی ہی نام اُسکا عود الصفات
ہی اسمین حال اِسکا خوب مفصل ہی لاکن بزرگان اور محققان اِس طائفہ عالیہ کے جیسا کہ
جناب سلطان الاولیا رضی اللہ عنہ اور دوسرے مانند جنید اور خراز اور نوری وغیرہم
قدس اللہ اسرارہم کے ساتھ رد ہونے فانی کے طرف اوصاف بشری کے قائل نہین
ہین کیونکہ فنا عین بخشش اور فضل اور عطا حق سبحانہ کا ہی خاص واسطے بندہ کے اور یہ
خلعت سرپر خاصون اپنے کے رکھتا ہی پس واپس کرلینا اُس عطا کا اور رد کرنا اُس نعمت
کالائق حضرت حق سبحانہ تعالے و تقدس کے نہین کیونکہ سلب اور رد کرلینا بسبب جفا
اور پشیمانی کے ہوتا ہی اور یہ صفت اُس شخص کی ہوتی ہی کہ اُسکو علم نیا پیدا ہوا اور یہ معنی حضرت عزت سے
منفی ہی یا یہ ہی کہ غرور اور مکر حضرت حق کا ہی اور حق تعالی ساتھ مومن کے مکر نہین کرتا لاکن کافرون سے
کرتا ہی جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ ابلیس نے طاعت مین حق سبحانہ کی مشاہدہ نہ پایا اور آدم علیہ السلام
نے معصیت مین مشاہدہ کو حق سبحانہ کے گم نہ کیا ابو سلیمان دارانی نے کہا قسم ہی حق کی
کہ جو شخص حرم کبریائی مین داخل ہوا پھر نہ پھرا ابلیس اگر ساتھ حق کے پہونچتا پھر نہ پھرتا
ای عزیز فانی وظائف عبودیت مین حق سبحانہ کے محفوظ ہی جیسا کہ کسی نے جنید سے پوچھا
کہ ابو الحسن نوری کو چند روز ہوگئے کہ ابتک مسجد مین کھڑا ہی اور اللہ اللہ کہتا ہی نہ طعام

کھاتا نہ پانی پیتا اور نماز پنج وقتہ جاے پر اپنی ادا کرتا ہی بعضے نے کہ خدمت مین جنید کے
موجود تھے جواب دیا کہ وہ ہشیار ہی جنید نے کہا کہ وہ ہشیار نہین ہی لاکن صاحبانِ وجد
محفوظ ہوتے ہین حضرتِ حق مین اس وجد مین کہ پاتے ہین پس اگر فانی کو ساتھ اوصاف
اسکے کے رد کرتے ہین وہ رد کرنا نہین ہی بلکہ اسکو قائم کرتے ہین اس مقام مین کہ ساتھ
اوصافِ حق کے باقی ہوا ہی اے عزیز مراد فانی سے یہ نہین کہ بندہ بیہوش یا دیوانہ ہو جاے
یا اوصافِ بشریت سے خارج ہو یا ملکی یا روحانی ہو جاوے بلکہ فانی وہ ہی کہ شہودِ حق
مین حظوظ اور لذاتِ نفس سے فانی ہوا ہو چنانچہ آگے اس سے ذکر ہو چکا اے عزیز
فانی دو قسم ہی ایک وہ ہی کہ فنا اسکا غائب ہونا ہی اوصافِ نفس سے اور خلق اسکو
احمق اور دیوانہ نظر کرتی ہی اور اقتدا اور پیروی اسکی نہین کرتی کیونکہ نفس اس فانی
کا درمیان خوشی اور ناخوشی اور سختی اور آسانی کے فرق نہین کرتا اور سوا اسکے وظائف
عبودیتِ حق مین محفوظ ہی ایسے فانی اس امتِ مرحومہ مین بہت ہین جیسا کہ بلال
رضی اللہ عنہ زمانہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ غلام تھے ملکا سے مغیرہ
بن شعبہ کی اور مانند اویس قرنی کے زمانہ مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے اور
بعد انکے غلمان اور سعدون اور سوا انکے بہت ہوے ہین قسم دوسری وہ فانی
ہی کہ مقتدا اور امام خلق کا اور دوسرونکو راہ بر اور رہبر ہوتا ہی اسکو مقام سیاست
اور آداب سیکھانے خلق کے رکھا ہی اور مقامِ فنا سے ساتھ حالِ بقا کے نقل کر دیتے
ہین اور وہ متصرف ہوتے ہین ساتھ اوصافِ حق کے نہ ساتھ اوصافِ نفس اپنے
کے پس یہ حال بقا کا حالِ فنا سے بلندتر ہوتا ہی کسی نے جنید سے سوال کیا کہ فراست
کیا چیز ہی جواب دیا کہ ہو المصادقۃ الاصابۃ یعنی پانا اصابت اور ثواب کا یعنی
دریافت مین اپنی خطا نہ کرنا کسی چیز مین پھر سوال کیا کہ صاحبِ فراست کو یہ حال تمام
وقت مین رہتا ہی یا بعضے وقت جواب دیا کہ ہر وقت رہتا ہی کیونکہ فراست بخشش اور
ہدیہ ہی طرف سے حق سبحانہ کے خاص واسطے بندہ کے اور بخشش حق سبحانہ کی ہمیشہ
رہتی ہی اے عزیز ایک گروہ مشائخ قدس اللہ ارواحہم سے ہی کہ وہ طریقہ ملامت کا

اختیار کرتے ہین پس ملامت تین وجہ پر ہی ایک راست چلنا دوسرا قصد کرنا تیسرا ترک کرنا صورت ملامت راست چلنے کی یہ ہی کہ سالک معاملات دین کی رعایت رکھتا ہی اُسکو بسبب اُس رعایت کے خلق ملامت کرتی ہی پس یہ راہ حق کی ہی اُسمین اور وہ فارغ اور صورت ملامت قصد کرنے کی یہ ہی کہ سالک درمیان خلق کے جاہ اور مرتبہ بہت پیدا کرکے نشانہ ملامت کا ہوجاتا ہی اور دل کو اپنے میلان طرف جاہ کے دیکھکر طبیعت کو وابستہ اُسکا کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ دل کو اپنے اِس حیلہ مین خلق سے فارغ کرکے طرف حق سبحانہٗ کے رجوع کرے بالضرور راہ ملامت خلق کی اختیار کرتا ہی اُن چیزون مین کہ راہ شریعت کا کسی طرح نقصان نہو اور خلق اُس سے نفرت قبول کرے پس یہ راہ اُسکی ہی خلق مین اور خلق اُس سے فارغ اور صورت ملامت ترک کرنے کی یہ ہی کہ سالک راہ کفر اور ضلالت کی اختیار کرتا ہی بالسبب ترک راہ شریعت اور پیروی اُسکی کے خلق نفرت پکڑے اور کہتا ہی کہ یہ طریقہ ملامت کا ہی پس یہ راہ اُس مین ضلالت واضح اور آفت ظاہر ہی اور وہ دائرۂ اسلام سے خارج پس جو شخص کہ راست رو ہوکر نفاق سے دور ہی اُسکو ملامتِ خلق سے کچھ خوف نہین وہ تمام احوال مین راست اور درست ہی اے عزیز کمال حال بندہ کا وہ ہی کہ نہ وہ بندہ حجاب کسی چیز کا ہو اور نہ کوئی چیز حجاب اُسکی پس اگر کوئی چیز حجاب اُسکا ہوجاوے وہ عابد اُس چیز کا ہوتا ہی اور اگر وہ اپنے کو حجاب کسی چیز کا کرے معبود اُس چیز کا ہی پس بزرگون نے تمام چیزونکو پیش نظر سے اُٹھایا ہی یہانتک کہ عابد حق سبحانہٗ کے ہوکر اُسکو معبود اپنا گردانا ہی اور اپنے کو پیش دل مخلوق سے دور کیا ہی یہانتک کہ خلق عابد حق سبحانہٗ کے ہوے ہین اور حق معبود اُنکا

دیگر ۶۳

قال عزوجل یا غوث الاعظم لا معراج لمن لا صلوٰۃ لہ والمحروم عن الصلوٰۃ ہو المحروم عن المعراج عندی فرمایا حق سبحانہٗ نے اے غوث اعظم نہین ہی معراج اُسکو کہ نہو نماز واسطے اُسکے اور جو شخص کہ محروم کیا گیا ہی نماز سے محروم کیا گیا معراج سے نزدیک

سیری سے اے عزیز الصلوٰۃ معراج المومنین حکم صاحب شریعت کا ہے کہ نماز معراج مومن کی ہے
پس معراج عام کا عروج کرنا ہے کاموں خسیس اور بیہودہ اور نجاست ظاہرہ وغیرہ سے اور
معراج خاص کا عروج کرنا ہے خطرات نفسانی اور شیطانی اور خباثت باطنی سے اور معراج
اخص الخاص کا عروج کرنا ہے دوئی اور خودی اور ہستی اپنی سے اور شعور اور پندار دوگی
اور سیری سے اے عزیز نماز جامع تمام عبادتوں قرآن اور تسبیح اور درود اور دعا اور مراقبہ
اور حضوری کی ہے روایت ہے کہ بوقت نماز کے جوش دل مبارک حضرت سلطان
الانبیاء رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تین کوس سے سنا جاتا پس حال اس نماز کا
تحریر اور تقریر سے باہر ہے کہ الصلوٰۃ مناجی ربہ پس نماز تین قسم پر ہے اول نماز عام کی وہ
ہے کہ بوقت عبادت کے حق سبحانہ کو حاضر اور ناظر اوپر تمام احوال ظاہر اور باطن کے
جانتے اور دوسری نماز خاص کی وہ ہے کہ بوقت عبادت کے حق سبحانہ کو ایسا جانے کہ
دیکھتا ہے اس طرح استغراق اور مشاہدہ باطن کا حاصل ہو اور نماز اخص الخاص کی وہ
ہے کہ بوقت نماز کے شعور اور خودی اور ہستی باقی نہ رہے جیسا کہ فرمایا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہ لم اعبد ربا حتی لم اراہ اور جب نماز میں پیکان تیر کا جسم مبارک علی رضی اللہ
عنہ سے نکالا گیا آپکو بالکل خبر نہوئی اے عزیز نماز عام کی شریعت ہے کہ منہ طرف قبلہ ظاہری
کے لاتے ہیں اور دل ساتھ حضوری رکعت کے رکھتے ہیں لاکن حضوری باطن سے
کچھ خبر نہیں اور نماز خاص کی طریقت ہے کہ منھ طرف قبلہ باطن کے لاتے ہیں اور دل
ساتھ حضوری باطن کے رکھتے ہیں اور طرف کسی چیز کے التفات نہیں کرتے لاکن مشاہدہ سے
کچھ خبر نہیں اور نماز اخص الخاص کی حقیقت ہے کہ نظر کمال پر دوست کے رکھکر اپنے کو نہیں
دیکھتے اور شعور اور خودی اور ہستی سے درگذرتے ہیں اور فرق درمیان ساجد اور
مسجود کے نہیں جانتے اللہم ارزقنا ہذہ الصلوٰۃ بحق محمد المحبوب وآلہ المسعود صلوٰۃ
اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اے عزیز نصیحت اور شفقت اصول دین یہ ہے
قولہ تعالی ما جعل اللہ من قلبین فی جوفہ یعنی حضرت بیچون نے کہ تجکو نعمت ہستی کی عطا
کی باطن میں تیرے بجز ایک دل کے نہ رکھا تجکو بھی لازم ہے کہ محبت میں اسکی ایک دل

اور ایک وہ ہو کر غیر حق سے روگردان اور طرف حق سبحانہ کے متوجہ ہو جاوے تو اور یہ نہین
کہ ایک دل کو سو پارہ کرکے ہر پارہ کو در پے ہر مقصود کے آوارہ کرے جو کہتے ہین کہ ہر اد تفرقہ
سے وہ ہے کہ سالک دل کو بواسطہ متعلق کر دینے طرف امور متعددہ کے پراگندہ کرے
اور جمع وہ ہے کہ تمام دل کو ساتھ مشاہدہ واحد کے متوجہ کرے ایک فریق نے گمان کیا
کہ جمعیت جمع کرنے مین اسباب کے ہے پس وہ ہمیشہ عین تفرقہ مین رہے اور دوسرے فریق
نے یقین سے سمجھا کہ جمع کرنا اسباب کا عین اسباب تفرقہ کا ہے پس تمامون سے دست بردار
ہوے قول تعالے وہو معکم اینما کنتم حق سبحانہ تمام جا حاضر اور تمام حال مین ساتھ ظاہر اور باطن
تیرے کے ناظر پس یہ کیا خسارت ہے کہ تو دیدہ لقاے حق سبحانہ سے اٹھا کر طرف دوسرون کے
ڈالتا ہے اور طریق رضامندی حق سبحانہ کا طلب کرکے راہ دوسری چلتا ہے پس وجود ماسواے
حق سبحانہ کا زوال پذیر ہے اور حقیقت ماسوی اللہ کی معلوم ہے معدوم اور صورت اسکی موجود کہ
موہوم اور وہ ماسوی روز اول نہ بود رکھتا تھا نہ نمود اور آج کے روز نمود رکھتا ہے بے بود پس
ایسی شی سے تجکو کیا حاصل ہوگا لگام اختیار کی ہاتھ مین امید اور آرزو کے دنیا لاحاصل اور
پشت اعتماد کی ساتھ اس مزخرفات خالی کے رکھنا بے فائدہ پس دل تمامون سے اٹھا اور طرف حق سبحانہ
کی لگا اور تمامون سے توڑ اور ساتھ حق کے پیوند دے تجمل علی الاطلاق حضرت ذوالجلال کو
ہے جمال اور کمال کہ تمام مراتب مین ظاہر ہے پر تو جمال اور کمال اسکا ہے کہ تمامون پر چمکا
پس جس شخص کو دانا جانے تو اثر دانائی اسکی کا ہے اور جس کسیکو بینا دیکھے تو اثر بینائی اسکی
کا ہے کہ روح کل سے طرف جزئیت کے اور مطلق سے طرف مقید کے تنزل فرما کر تجلی کی
ہے تا تجکو جز سے ساتھ کل کے اور مقید سے ساتھ مطلق کے پہونچاوے یہ نہین کہ تو ساتھ
جز کے کل سے اور ساتھ مقید کے مطلق سے باز رہے آ کر عزیزا اگرچہ آدمی بسبب جسمانیت
کے نہایت کثافت مین ہے لاکن باعتبار روحانیت کے نہایت لطافت مین ہے پس
آدمی جس طرف متوجہ ہوگا حکم اسکا لیگا اور رنگ اسکا قبول کریگا عام خلائق بسبب
بہت اتصال رکھنے ساتھ اس صورت جسمانی کے اور کمال مشغول ہونے ساتھ اس
ہیکل ہیولانی کے عالم روحانی سے باز رہے ہین اگر اندیشہ آدمی کا گل ہے آدمی گلشن ہے اور

اگر اندیشہ خار ہے آدمی ہیزم چولی کا ہے پس تجکو لازم ہے کہ کوشش کرے اور اپنے کو نظر سے
اپنی ڈھانپے اور ساتھ ذات واحد حقیقی کے متوجہ ہووے کیونکہ درجات موجودات کے
تمام آثار جمال حق سبحانہ کے ہین اور تمام مراتب کائنات کے آئینہ کمال اسکے ہین پس
اس نسبت عینی پیاتنک مداومت کرے تو کہ وہ نسبت ساتھ روح تیری کے قائم ہو کر ہستی
تیری نظر سے تیری اٹھ جاوے پیاتنک کہ اگر تو ساتھ اپنے متوجہ ہووے ایسا یقین ہو کہ ساتھ
حق سبحانہ کے متوجہ ہوا ہے اور جب اپنے سے تعبیر کرے گویا اُس سے تعبیر کرتا ہے پس مقید مطلق
ہو کر انا الحق ہو الحق ہو جاوے اور ورزش اس نسبت کی ایسی کرنا چاہیے کہ کسی وقت
اور کسی حال مین اس نسبت شریفہ سے خالی نہ رہے کیا آنے اور جانے مین اور کیا کھانے
اور سونے مین اور کیا کہنے اور سننے مین حاصل کلام یہ ہے کہ تمام حرکات اور سکنات مین حاضر
وقت رہے تا کوئی وقت خالی نہ گذرے بلکہ دم سے اپنے خبردار رہے تا غفلت سے بچاوے پس
جسقدر کہ نسبت بڑھے گی اُسی قدر کیفیت بھی اسکی ترقی کریگی لاکن واسطے قائم کرنے اس نسبت
کے چندے صحبت سے خلق کی اور صورتون سے موجودات کی یکطرف ہونا ضرور ہے اور جبتک
کہ نفی خطرات اور اوہام کی قلب سے نہ کریگا وہ نسبت حاصل نہوگی پس جتنا کہ خطرات منفی
تر اور وسوسے مختفی تر اسی قدر وہ نسبت بھی قوی تر ہوتی ہے آے درویش کوشش کرتا
خطرات متفرقہ میدان سینہ سے خیمہ اپنا باہر لگا دین تا نور ظہور حق سبحانہ کا باطن مین تیری
پر تو ڈالے اور تجکو تجسے لیجاوے پیاتنک کہ تجکو ساتھ اپنے بالکل شعور باقی نہ رہے بلکہ تو اس
بے شعوری سے بھی بیخبر ہو جاوے بل لم یبق الا الواحد الحق سبحانہ کسواسطے کہ بزرگون
نے فرمایا فنا وہ ہے کہ ظہور حق سبحانہ کا باطن مین بندہ کے ایسا غالب ہو جاوے کہ بندہ کو
کچھ شعور ماسوی کا باقی نہ رہے اے عزیز معلوم ہو کہ فناء الفنا فنا مین داخل ہے کیونکہ صاحب
فنا کو اگر اپنی فنا کا شعور رہے وہ صاحب فنا نہین کسواسطے کہ فنا اور فانی ہر دو ماسوا ہی
ہین پس شعور ساتھ فنا کے منافی فنا کا ہے اسی واسطے کہا ہے کہ توحید یگانہ ہونا دل کا ہے یعنی
خالص اور مجرد ہونا دل کا تعلق ماسوای حق سبحانہ سے ازروے طلب و ارادہ کے
اور جہت علم اور معرفت سے یعنی طلب اور ارادہ اسکا تمام مطلوبات اور مرادات سے

منقطع ہوجاوے اور تمام معقولات اور معلومات نظر بصیرت سے اسکی اٹھ جاوین اور
تمام طرح سے روگردان ہو کر ساتھ غیر حق سبحانہ کے آگاہی اور شعور اسکو نہ رہے پس
جبتک کہ آدمی ہوا اور ہوس مین گرفتار ہے یہ نسبت اس سے قائم ہونا نہایت دشوار
مگر جبکہ آثار جذبات لطف الٰہی کے اسپر ظہور کرکے شغلہ محسوسات اور معقولات کو باطن سے
بندہ کے دور کرے اور لذتین اسکی اوپر لذات جسمانی اور روحانی کے غلبہ کرین البتہ
کلفت مجاہدہ کی درمیان سے دور ہو کر بجاے اسکے لذت مشاہدہ کی قرار پاتی ہے اور
خطرات غیر کے قلب سے اٹھ جاتے ہین پس اسحال مین مقدمہ جذبہ کا کہ وہ لذت یاد ہی
یاد حق سبحانہ سے اپنے مین بندہ کو حاصل ہوتا ہے لازم ہے کہ تمام ہمت کو اپنی متوجہ اسطرف
کرے اور جو چیز کہ منافی اسکی ہے اپنے سے دور کرے فی المثل اگر کوئی شخص تمام عمر اپنی صرف
اس معنی کے کرے ہرگز عہدہ حق گزاری سے اسکی باہر نہوگا اے عزیز حقیقت حق سبحانہ کی
ہستی ہے اور ہستی کو اسکی اختلاط اور پستی نہین پاک ہے تغیر اور تبدل سے اور مبرا ہے عیب
تعدد اور تکثر سے تمام نشانون سے بے نشان نہ علم مین سماتا ہے نہ اعیان مین سماتا ہے تمام
چند اور چون تا اس سے پیدا ہین اور وہ بے چند اور چون یا ہمہ ہو کر بے ہمہ تمامون سے
جدا اور وہ درمیان جان اور دل کے ہو کر جان اور دل اس سے بے حاصل اے عزیز
اصطلاح مین عارفون کی لفظ وجود کا ہے معنی اسکے ہونا یا حاصل ہونا ہے اور یہ معنی
قبیل مفہومات اعتباریہ اور معقولات ثانیہ سے ہے کہ مقابل مین اسکے کوئی امر خارج مین
نہین بلکہ ماہیات کو عارض ہوتا ہے اور گاہے لفظ وجود کا کہتے ہین اور مراد اس سے
حقیقی لیتے ہین کہ ہستی اسکی بذات خود ہے اور ہستی باقی موجودات کی ساتھ اسکے اور
فی الحقیقت خارج مین غیر حق سبحانہ کا موجود نہین اور باقی موجودات عارض اسکے ہین
اور قائم ساتھ اسکے اور نہ کہنا اس اسم وجود کا اوپر حق سبحانہ کے ساتھ معنی ثانی کے ہے
نہ ساتھ معنی اول کے اے عزیز معرفت حق سبحانہ کی دنیا مین جمال اور کمال آدمی کا ہے
اور آخرت مین عزت اور ذخیرہ اسکا اور مستعد معرفت مین اسکی تن آدمی مین دل ہے
نہ اعضا اسکے پس جاننے والا حق سبحانہ کا اور چلنے والا طرف اسکی اور تقرب طلب

کرنے والا حضرتِ حق کا دل ہی اور جبکہ معارف حق سبحانہ کے مکشوف ہوتے ہین دل
ہی اور تمام اعضا تابعدار اور فرمان بردار اسکے ہین کہ دل آن اعضا سے طلب خدمت
کرتا ہی اور وہی دل مقبول حق کا ہی جبکہ غیر سے خالی ہو اور وہی دل محجوب حق سے
ہی جبکہ ساتھ غیر کے مشغول ہو اور تمام سوال اور جواب اور خطاب اور عقاب ساتھ اُسی کے
ہی اور سعادت قرب حق سبحانہ کی اور رستگاری واسطے اُسی دل کے ہی بشرطیکہ تو اُسکو
پاک رکھے اور شقاوت اور دوری حضرتِ حق سے صفت اُسی دل کی ہی اگر تو اُسکو
معصیت مین آلودہ رکھے اور طاعت وظیفہ دل کا ہی اور غذا اُسکی اور جو عبادت کہ تن
پر ظاہر ہوتی ہی اثر اسکا ہی نورانیت سے اُسکی اور جو معصیت کہ تن پر وارد ہوتی ہی
اثر اسکا ہی ظلمت اور خباثت سے اُسکی پس معرفت دل اور حقیقت اوصاف اُسکے کی اصل دین اور
بنیاد طریق یقین کا ہوتا ہی پس حقیقت دل کی معنی روحانی ربانی ہی کہ اُسکو ساتھ اِس قلب
جسمانی کے تعلق دیا ہی اور حقیقتِ انسانی وہ ہی کہ طرف اُس عالم کے جاوے اور تمام
اعضا انسان سے عالم اور عارف اور مدرک اور مخاطب اور معاقب اور مقبول اور
مردود وہی ہی اور اکثر خلائق اسمین متحیر ہین کہ وجہ تعلق اُسکے کا ساتھ اِس قلب جسمانی
کے مانند تعلق اعراض کے ساتھ اجسام کے ہی یا مانند اوصاف کے ساتھ موصوف
کے یا مانند تعلق مکین کے ساتھ مکان کے پس معلوم کرنا اِس معنی کا تعلق ساتھ علوم
مکاشفہ کے رکھتا ہی اِس سبب سے کہ شارع نے افشا اِس راز کا نہین کیا اور اُسکو روح
انسانی بھی کہتے ہین جیسا کہ نفس کہتے ہین اور مراد اُس سے آدمی مین وہ چیز ہی کہ جامع
قوتِ غضب اور شہوت اور دوسری صفات ذمیمہ کی ہی اور یہ نفس آدمی کا کہ حقیقت
آدمی کی اُسی سے ہی ساتھ اوصاف مختلف کے موصوف ہی موافق اختلاف احوال کے
کے جبکہ وہ نفس تحت مین امر کے ساکن ہو کر بے آرامی شہوت کی اُس سے دور ہو جاوے
اُسکو نفس مطمئنہ کہتے ہین قولہ تعالے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی اور وہ نفس کہ منع کرنے والا
صفات حمیدہ آدمی کا ہی رجوع اُسکا طرف حق سبحانہ کے ممکن نہین کیونکہ وہ لشکرون
مین سے شیطان کے ہی جبکہ شیطان مردود ہی وہ بھی مردود ہی اور اگر وہ نفس انسانی آرام

اور ساکن تحت مین امر کے ہنوا لیکن وہ نفس شہوانی حیوانی کو دفع کرتا ہی اور ہمیشہ انکار مین
اُسکے ہی کہ افعال بد سے کسی چیز کو اپنے پر گوارا نہین رکھتا اُسکو نفس لوامہ کہتے ہین قولہ تعالےٰ
ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور اگر ترک اعتراض کرتا ہی اور مطیع شہوات کا ہوتا ہی اُسکو نفس
امارہ کہتے ہین قولہ تعالےٰ ان النفس لامارۃ بالسوء ای عزیز رحمت حق سبحانہ کی بسبب جود اور
کرم ذاتی کے کسی شخص سے دریغ نہین اور حضرت حق سبحانہ بخل اور منع سے پاک اور بلند ہی
لیکن بسبب خبث اور کدورت اور مشغول ہونے دل کے ساتھ غیر حق کے محجوب ہی کہ گنجایش
رحمت کی اُسمین نہ رہی جیسا کہ کوزہ جبکہ پانی سے بھر جاتا ہی ہوا کو اُسمین راہ نہین رہتی پس
جو دل کہ ساتھ غیر خدا کے مشغول ہو معرفت جلال حق کی اُس دل مین نہین ہوتی پس جو
شخص کہ تمام اعضا کو اپنے علم اور عمل مین صرف کرتا ہی تشبیہ ساتھ ملائکہ کے دیتے ہین اور
وہ لائق اُسکا ہوتا ہی کہ ساتھ ملائکہ کے ملے اور اُسکو ملک بار بانی نام رکھتے ہین ان ہذا الا ملک کریم
اور جو شخص کہ تمام ہمت اپنی ساتھ لذات بدنی کے مصروف رکھتا ہی مقام مین بہائم اور
چارپایون کے ہی پس وہ شخص یا بیخبر اور بہت کھانے والا ہوگا مانند گاؤ کے یا بے حمیت ہوگا
مانند خوک کے یا عروم در ہوگا مانند سگ کے یا کینہ ور ہوگا مانند شیر کے یا متکبر ہوگا مانند چیتے
کے یا حیلہ گر ہوگا مانند لومڑی کے یا جامع ان تمام اوصاف کا ہوگا مانند شیطان کے اور جو
شخص کہ اعضا کو اپنے طرف حق سبحانہ کے متوجہ کرے اور راہ کو اُسکے بجا لاوے سعادت ابدی
پاویگا کہ ہرگز بد بخت نہوگا اور جو شخص کہ اس سے پھرے اُسنے تخم بے دولتی کا بویا اور بدبخت
ازلی ہوا پس سیر تمام سعادتونکا اس سفر مین وہ ہی کہ لقا کو حق سبحانہ کی مقصد اپنا کرے
اور سراے آخر کو مسکن اور دنیا کو منزل اور بدن کو مرکب اور اعضا کو خادم اور باقی قوتین
جس کام کی ہین اُس کام پر رکھے اور اُس سعادت ابدی کو حاصل کرے اور شاکر نعمتون
حق سبحانہ کا ہی اور اگر رعایت دشمنون شہوت اور غضب وغیرہ کی کریگا شقی اور کافر نعمت
ہو کر مستحق دشمنی اور دوری کا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک پس یہ سیر راہ کا ذکر ہی اور ذکر راہ
شفقت کی اور کشف راہ فوز اکبر کی اور فوز اکبر راہ لقاء حق سبحانہ کی ہوتی ہی اللہم ارزقنا فی الدنیا
والاخرۃ رب وتباب وتم بالخیر آمین خیر الکلام ما قل ودل وللعارف تکفیہ الاشارۃ

قصیدۂ مبارک

ای شاہِ شاہان نامِ تو
بر جسمِ وحدت نامِ تو

بر چرخِ ہفتم گامِ تو
یا شیخ عبد القادرا

ای آلِ یٰسین آلِ تو
آن نکتۂ بر خالِ تو

من خود ندانم حالِ تو
یا شیخ عبد القادرا

در عرشِ اعظم جائے تو
در لامکان ماوائے تو

بر فرقِ شاہان پائے تو
یا شیخ عبد القادرا

پاہیت بہ فرقِ ہر ولی
ای نورِ ابصارِ علی

زنگارِ دل را صیقلی
یا شیخ عبد القادرا

در طورِ اقصےٰ رازِ تو
در گوشِ روح آوازِ تو

با حق تعالےٰ رازِ تو
یا شیخ عبد القادرا

حکمِ شریعت گفتۂ
راہِ طریقت رفتۂ

دُرِّ حقیقت سفتۂ
یا شیخ عبد القادرا

عارف توئی عرفان توئی
سالک توئی سلطان توئی

در بحرِ جان جانان توئی
یا شیخ عبد القادرا

سر حلقۂ چہل تن توئی
زان پنج تن پاک تن توئی

میزانِ حق میزان توئی
یا شیخ عبد القادرا

در مذہبِ شافی توئی
در مشربِ آدم توئی

در منصبِ اکرم توئی
یا شیخ عبد القادرا

سر دفترِ غنہا توئی
درویشِ اعظم فقرا توئی

خوش فہم ہم شعرا توئی
یا شیخ عبد القادرا

عالم توئی عادل توئی
از آسمان نازل توئی

با یادِ حق راضی توئی
یا شیخ عبد القادرا

فاضل توئی قاضی توئی — شهید الله توئی غازی توئی

مفتی توئی ملّان توئی — یا شیخ عبد القادرا

با سروران سرور توئی — سلطان دین پرور توئی

دلبند آن حیدر توئی — یا شیخ عبد القادرا

دانا بسر حکمت توئی — بینا بسر قدرت توئی

با عزّ و با عظمت توئی — یا شیخ عبد القادرا

صافی توئی صوفی توئی — کافی توئی کوفی توئی

آنکس که معروفی توئی — یا شیخ عبد القادرا

هم عارفی هم کاملی — با لطف ایزد شاملی

هم عالمی هم عاملی — یا شیخ عبد القادرا

گیتی ز تو معمور شد — عالم ز تو پر نور شد

سرّ حق ز تو مشهور شد — یا شیخ عبد القادرا

با عشق یازان عاشقی — با صدق بازان صادقی

من هرچه گویم لائقی — یا شیخ عبد القادرا

زاهد بگویم زاهدی — عابد بگویم عابدی

با حق عجائب شاهدی — یا شیخ عبد القادرا

هم راکعی هم ساجدی — هم احمدی هم حامدی

از ملت خود آمدی — یا شیخ عبد القادرا

هم مجمعی هم جامعی — هم مسمعی هم سامعی

هم لمعی هم لامعی — یا شیخ عبد القادرا

هم آفتاب خاوری — هم پادشاه داوری

از عیب مندان نادری — یا شیخ عبد القادرا

عقل است درس آموز تو — عشق است نار افروز تو

چرخ دو عالم روز تو ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
تا راز تو روشن همی شود ۔۔۔ بادا ز تو توسن مے شود
خاک از تو گلشن می شود ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
سب پیر تو ئی صاحب تو ئی ۔۔۔ یا جدّ خود نائب تو ئی
در چشم ما حاضر تو ئی ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
سیفی ز تو گستور رشاد ۔۔۔ قدسی ز تو پُر نور رشاد
عالم ز تو معمور رشد ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
در قاب قوسین نه قدم ۔۔۔ غارت مکن باغ ارم
بر در رسند ان کن کرم ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
عالم همه حیرانِ تو ۔۔۔ بر سبز تو با شانِ تو
مشکل همه آسانِ تو ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
با دست در فرمانِ تو ۔۔۔ از عرش بالا شانِ تو
شمس و قمر قربانِ تو ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
ای نور در رو سروری ۔۔۔ از سروران سرور توئی
گوئے دو عالم می بری ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
آن طرهٔ طرار می کنند ۔۔۔ با هر کسی یاری می کنند
از بهر حق یاری می کنند ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
باشد اگر هر سو دهان ۔۔۔ در هر دهان صد صد زبان
وصفت نیاید در بیان ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
خیزد چو بانگ الفتی ۔۔۔ آنجا سراج الفتی
پاک از ثنا می ستمتی ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را
ای نور حق حاصل شدی ۔۔۔ حق را از ان واصل شدی
در دلبری کامل شدی ۔۔۔ یا شیخ عبد القادر را

ن شنو د
یا
نا محراب تو
چون محو
توسین جان تو
یا شیخ عبد
چشمان تو شش و قمر
در سر که اندازی کمر
اورا از پائی از سقر
یا شیخ عبد القادرا
فتح علی سگ درگاه تو
از جان و دل همراه تو
هر دو قدم بر راه تو
یا شیخ عبد القادرا
من با سگانت همرهم
در کوی تو خاک رهم
بنواز مارا از کرم
یا شیخ عبد القادرا
مارا شفیعی هر زمان
بستان ز آفت آنجهان
م ز کوی خود مران
یا شیخ عبد القادرا
دستم بگیری از کرم
بنواز مارا دمبدم
هستی تو قبلهٔ محترم
یا شیخ عبد القادرا

ابیات

هر طرف روی اوست خاطر خواه
دیدن حق اگرچه نیست روا
گرچه او را از خود جدا جوئی
اگر خدا از حلول جان پاک ست
تو همو سعکم که خود همی خوانی
گر نه خود را بخود همیشه نمود
شنیدی فشتم وجه الله
پس چرا خواند هذه اعما
من عرف نفسه چرا گوئی
عقل اینجا همیشه گم ناک
این معیت چگو
ما رائی ا